عجائب الفقہ

مفتی جلال الدین احمد امجدی

شبیر برادرز اردو بازار
لاہور

Marfat.com

۵۲۲ حیرت میں ڈال دینے والے مستند مسائل کا شاندار مجموعہ

عجائب الفقہ

یعنی

فقہی پہیلیاں

○ تصنیف ○

مفتی جلال الدین احمد امجدی

دار العلوم براؤں شریف ضلع بستی

○ ترتیب ○

مولانا محمد عیسیٰ رضوی

تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی

ناشر

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار، لاہور

Marfat.com

پاکستان میں جملہ حقوق از مصنف بنام محمد منشا تابش قصوری محفوظ ہیں

نام کتاب . . . . عجائب الفقہ (فقہی پہیلیاں)
تقدیم . . . . محقق دوراں حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ
تصنیف . . . فقیہہ عصر مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی
ناشر . . . . شبیر برادرز لاہور
مطبع . . . ـ یاقت اعواز پرنٹرز لاہور
قیمت . .

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ (۱)
فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (پ ۳ ع ۵)

ترجمہ :- جو احکام شرعیہ کا عالم ہوا اسے بہت بھلائی ملی۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا
يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (بخاری، مسلم)

ترجمہ : خدائے تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے مسائل شرعیہ کا عالم بناتا ہے۔ (۲)

(۱) قال ابن زید الحکمۃ الفقہ فی الدین وقال مالک بن انس الحکمۃ المعرفۃ بدین اللہ والفقہ فیہ والاتباع لہ (حاشیہ تفسیر جلالین صـ۴۲)

(۲) فقہ در اصل بمعنی فہم و فطنت ست و در عرف شرع غالب آمدہ بر علم باحکام عملیہ (اشعۃ ج ۱ صـ۱۵۲)

Marfat.com

تہدیہ

فقیہ اعظم ہند مرشدی صدر الشریعہ حضرت علامہ
حکیم ابو العلا محمد امجد علی صاحب قبلہ
علیہ الرحمۃ والرضوان مصنف بہار شریعت
کی خدمت میں کہ جن کے دامن کی وابستگی سے
مجھے کچھ فقہی بصیرت حاصل ہوئی۔

جلال الدین احمد امجدی

Marfat.com

فقہی پہیلیاں مندرجہ ذیل کتابوں کی اصل عبارتوں سے مزین ہے

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین	سنہ وفات
۱	بخاری شریف	ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری	۲۵۶ھ
۲	مسلم شریف	ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری	۲۶۱ "
۳	مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	۷۴۰ "
۴	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی	۱۰۱۴ "
۵	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری	۱۰۵۲ "
۶	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین رازی	۶۰۶ "
۷	تفسیر روح البیان	شیخ اسمٰعیل حقی بروسوی	۱۱۳۷ "
۸	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی	۷۲۵ "
۹	تفسیرات احمدیہ	شیخ احمد ملا جیون	۱۱۳۰ "
۱۰	نبراس	علامہ محمد عبدالعزیز پرہاروی	
۱۱	نورالانوار	شیخ احمد ملا جیون	۱۱۳۰ "
۱۲	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری	۹۷۰ "
۱۳	فتح القدیر	شیخ کمال الدین محمد بن عبدالواحد الشہیر بابن ہمام	۸۶۱ "
۱۴	بدائع الصنائع	ملک العلماء ابوبکر بن مسعود کاسانی	۵۸۷ "
۱۵	بحر الرائق	شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری	۹۷۰ "
۱۶	جوہرہ نیرہ	شیخ الاسلام ابوبکر بن علی بن محمد حداد یمنی	تقریباً ۸۰۰
۱۷	غنیہ	علامہ ابراہیم بن محمد حلبی	۹۵۶
۱۸	سعایہ	ابوالحسنات مولانا عبدالحئی فرنگی محلی	۱۳۰۴ھ

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین	سنہ وفات
۱۹	تنویر الابصار	شیخ الاسلام محمد بن عبداللہ غزی تمرتاشی	۱۰۰۴ھ
۲۰	درمختار	شیخ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	۱۰۸۸ھ
۲۱	ردالمحتار	سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی	۱۲۵۲ھ
۲۲	نورالایضاح	شیخ حسن بن علے شرنبلالی	۱۰۶۹ھ
۲۳	مراقی الفلاح	" " "	"
۲۴	طحطاوی علی مراقی	سید العلماء سید احمد طحطاوی	۱۲۳۱ھ
۲۵	قدوری	امام ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر قدوری	۴۲۸ھ
۲۶	ھدایہ	شیخ برہان الدین ابوالحسن علی مرغینانی	۵۹۳ھ
۲۷	عنایہ	امام اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی	۷۸۲ھ
۲۸	کفایہ	امام جلال الدین خوارزمی کرلانی	آٹھویں صدی
۲۹	شرح وقایہ	صدرالشریعہ عبیداللہ بن مسعود	۷۴۷ھ
۳۰	عمدۃ الرعایہ	ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی محلی	۱۳۰۴ھ
۳۱	فتاوی قاضیخاں	امام فخرالدین حسن بن منصور اوزجندی	۵۹۲ھ
۳۲	فتاوی عالمگیری	ترتیب بحکم شہنشاہ ہند اورنگزیب عالمگیر	۱۱۱۹ھ
۳۳	فتاوی رضویہ	اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ
۳۴	فتاوی عزیزیہ	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	۱۲۳۹ھ
۳۵	فتاوی افریقہ	اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی	۱۳۴۰ھ
۳۶	بہار شریعت	صدرالشریعہ ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی	۱۳۶۷ھ
۳۷	اعفاء اللحی	اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہم الرحمۃ والرضوان	۱۳۴۰ھ
۳۸	اصول الشاشی		

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
تسمیہ کی پہیلیاں	۵۴
عقائد کی پہیلیاں	۵۸
وضو کی پہیلیاں	۶۳
غسل کی پہیلیاں	۷۰
پانی اور نجاست کی پہیلیاں	۷۴
تیمم کی پہیلیاں	۸۸
نماز کے اوقات کی پہیلیاں	۹۴
اذان کی پہیلیاں	۹۷
شرائط نماز کی پہیلیاں	۹۹
صفۃ الصلوٰۃ کی پہیلیاں	۱۰۳
قرأت کی پہیلیاں	۱۱۰
امامت واقتداء کی پہیلیاں	۱۱۳
مفسدات نماز کی پہیلیاں	۱۱۷
مسجد کی پہیلیاں	۱۲۹
دعائے قنوت کی پہیلیاں	۱۳۲
سجدہ سہو کی پہیلیاں	۱۳۵
سجدہ تلاوت کی پہیلیاں	۱۳۹
نماز مسافر کی پہیلیاں	۱۴۴
جمعہ کی پہیلیاں	۱۵۰
متفرقات نماز کی پہیلیاں	۱۵۳
جنازہ کی پہیلیاں	۱۶۵
زکاۃ وصدقۂ فطر کی پہیلیاں	۱۷۴
روزہ کی پہیلیاں	۱۸۰
رویت ہلال کی پہیلیاں	۱۸۵
حج کی پہیلیاں	۱۸۹
نکاح کی پہیلیاں	۱۹۴
طلاق کی پہیلیاں	۲۰۲
عدت کی پہیلیاں	۲۱۵
قسم کی پہیلیاں	۲۱۹
بیع کی پہیلیاں	۲۲۷
قربانی کی پہیلیاں	۲۳۰
کھانے کی پہیلیاں	۲۴۶
سونے اور جاگنے کی پہیلیاں	۲۵۰
حظر واباحت کی پہیلیاں	۲۵۵
وراثت کی پہیلیاں	۲۶۴
متفرق مسائل کی پہیلیاں	۲۶۹
کتاب ملنے کے پتے	۲۸۰

Marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیبہ

سرور القلوب

بذکر المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۴۶ھ ــــــــ ۱۲۹۷ھ
۱۸۳۰ء ــــــــ ۱۸۸۰ء
والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ۰ اردو بازار لاہور ۲

Marfat.com

نگاہِ اوّلیں

آج کل لوگوں کے نزدیک عالم ہونے کے کئی معیار ہیں بعض لوگوں کے نزدیک عالم ہونے کا معیار ہے تعویذ لکھنا اور جھاڑ پھونک کرنا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ کیسا عالم ہے کہ جو نہ تعویذ لکھتا ہو اور نہ جھاڑ پھونک کرتا ہو۔ یعنی ان کے نزدیک حقیقت میں عالم وہی شخص ہے جو یہ سب کام کرتا ہو۔

اور کچھ لوگوں کے نزدیک عالم ہونے کا معیار ہے تقریر میں جادو بیانی۔ لہٰذا جو لوگ جادو بیان مقرر نہیں ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک حقیقت میں وہ عالم ہی نہیں ہیں۔ اور بعض لوگوں کے نزدیک عالم صرف وہی ہیں جو فلسفہ اور منطق کے ماہر ہیں۔

اور کچھ لوگوں کے نزدیک حقیقت میں عالم وہ شخص ہے جو جھوٹے کاغذات بنا کر زیادہ سے زیادہ گورنمنٹ سے روپیہ حاصل کرنے کا فن جانتا ہو۔ مدارس عربیہ کے دینی ماحول کو دنیاداری کے سانچے میں ڈھالنے کی مہارت رکھتا ہو، خوب جھوٹ بولتا بھی ہو اور دوسروں کو جھوٹ سکھاتا بھی ہو۔ حلال و حرام اور جائز و ناجائز میں کوئی امتیاز نہ رکھتا ہو، حکام وغیرہ کو رشوت دینے میں مہارت رکھتا ہو اور گورنمنٹ کے آفسوں میں چکر کاٹنے پر کوئی غیرت نہ محسوس کرتا ہو۔ تو وہ لوگ ایسے شخص کو بڑے بڑے القابوں سے یاد کرتے ہیں اور اس کو سب سے بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ مسائل شرعیہ جانتا ہو اور باعمل بھی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

Marfat.com

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانۂ مبارکہ بلکہ اس کے بعد بھی کئی صدی تک سب سے بڑے عالم ہونے کا معیار یہی رہا۔ لیکن بعد میں بہت سے لوگوں نے عالم ہونے کا معیار دوسری چیزوں کو بنا لیا۔ لہٰذا جسے اپنے معیار کے مطابق پاتے ہیں اسی کو عالم سمجھتے ہیں اور اسی کی قدر کرتے ہیں ــــ اس لیے روز بروز مسائل شرعیہ سے جانکاری کی دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور نوجوان علماء و طلبہ کا رجحان احکام شرعیہ کی بجائے تقریر وغیرہ کی جانب زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے عالم کہلانے والے طہارت اور نماز وغیرہ کے موٹے موٹے مسائل سے بھی واقفیت نہیں رکھتے۔

لہٰذا علماء کے امتحان کے لیے نہیں بلکہ عام لوگ خصوصاً طالب علموں میں مسائل شرعیہ کی دلچسپی پیدا کرنے کے لیے الغاز الفقہ (فقہی پہیلیاں) جو کانپور کے استقامت ڈائجسٹ میں بغیر عربی عبارت کے صرف کتابوں کے حوالے کے ساتھ قسط وار شائع ہوتی رہیں۔ اور اب ان بکھری ہوئی ساری پہیلیوں کو عزیز گرامی مولانا محمد عیسیٰ صاحب رضوی زید مجدہم فاضل فیض الرسول نے الگ الگ باب میں فقہائے کرام کی اصل عربی اور فارسی وغیرہ کی عبارتوں کے ساتھ مرتب کر دیا جسے کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

محقق دوراں استاذی الکریم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے فقہ اسلامی کی تاریخ اور اس کی اہمیت و ضرورت سے متعلق اس کتاب کے لیے ایک طویل مقدمہ تحریر فرما کر اس کی افادیت میں بے انتہا اضافہ فرما دیا۔ خدائے عزوجل صحت و سلامتی کے ساتھ ان کے سایۂ عاطفت کو ہم اہلسنت وجماعت کے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات سے

Marfat.com

ساری دُنیا کے لوگوں کو مستفیض فرمائے. آمین

کتاب میں بعض سوال ایسے بھی ہوں گے کہ جن کے کئی جواب ہو سکتے ہیں لیکن ہمارے ذہن میں بروقت ایک دو یا جتنے جوابات آئے لکھ دیے گئے. اور سوال وجواب کی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ ایک باب کے سارے سوالوں کو اکٹھا درج کر دیا گیا ہے. پھر اس کے بعد نمبروار ان کے جوابات لکھے گئے ہیں تاکہ سوال پڑھنے کے بعد کچھ دیر آدمی حیرت میں رہے اور پھر جواب پڑھنے کے بعد مسئلہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے.

جواب میں حتی الامکان مفتیٰ بہ اقوال نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر بہت ممکن ہے کہ غیر مفتیٰ بہ اور ضعیف اقوال بھی درج ہو گئے ہوں. اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: نبی کے سوا کوئی کیسے ہی عالی مرتبہ والا ایسا نہیں جس سے کوئی نہ کوئی قول ضعیف خلاف دلیل یا خلاف جمہور نہ صادر ہوا ہو. (الزبدۃ الزکیۃ)

لہٰذا اہل علم سے گذارش ہے کہ اگر کوئی مسئلہ غیر مفتیٰ بہ اور خلاف جمہور نظر آئے تو لوگوں میں اس کتاب کی اہمیت گھٹانے کی بجائے بذریعہ تحریر ہم کو مطلع کریں. تاکہ نئے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے.

خواجۂ علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب رضوی شیخ المعقولات دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف کے ہم نہایت شکرگذار اور ممنون ہیں کہ وہ اکثر معاملہ میں ہمیں اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں.

دُعا ہے کہ خدائے عزوجل اس کتاب کو مقبول خاص وعام فرمائے. اور آخرت میں ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے. اور تازندگی خلوص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق رفیق بخشتا رہے. آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین.

جلال الدین احمد الامجدی

۷ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۴ء

Marfat.com

حالات مُصنّف (بقلم خود)

میری پیدائش ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء میں ہوئی سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں مراد علی سے ملتا ہے جو پہلے مراد سنگھ راجپوت خاندان کے ایک فرد تھے والد بزرگوار جان محمد مرحوم بڑے متقی و پرہیزگار تھے جنھوں نے زندگی بھر بلا تنخواہ جامع مسجد کی امامت کی۔ ان کا انتقال ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء کو ہوا۔ والدہ مرحومہ بی بی رحمت النساء ایک دیندار گھرانے کی لڑکی تھیں بہت نمازی اور صبح تلاوت قرآن مجید کی بے حد پابند تھیں۔ دعائے گنج العرش ان کو زبانی یاد تھی جسے وہ روزانہ بلا ناغہ پڑھا کرتی تھیں۔ ۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء کو میں ان کے سائے سے محروم ہوگیا۔

ناظرہ اور حفظ کی تعلیم مقامی مولوی محمد زکریا صاحب مرحوم سے حاصل کی۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا اور ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ء یعنی ساڑھے دس سال کی عمر میں حفظ مکمل کیا۔ فارسی آمدنامہ مولانا عبدالرؤف صاحب النقان گنجوی سے پڑھی۔ اور فارسی کی دوسری کتابوں کی تعلیم مولانا عبدالباری صاحب متوطن ڈیہلو ضلع فیض آباد سے حاصل کی اور عربی کی ابتدائی کتابیں بھی انہی سے پڑھیں جب حفظ قریب الختم تھا تو میرے نوجوان بھائی محمد نظام الدین ۱۳۶۳ھ میں انتقال کر گئے۔ پھر آٹھ دس ماہ کے وقفہ سے گھر میں دو بار ایسی چوری ہوئی کہ چوروں نے پانی پینے کے لیے گلاس تک نہ چھوڑا۔ پھر ۳۰ر رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۹۴۵ء کو ہمارے والد کی چھتری پر ایسی بجلی گری کہ ساتھ کے تین آدمی فوراً مر گئے اور والد صاحب اگرچہ بچ گئے مگر زیادہ کام کے قابل نہیں رہ گئے۔ غربت اور افلاس نے ہر طرف سے گھیر لیا کہ میرے علاوہ ان کا اور کوئی بیٹا نہ تھا مجبوراً ہم نے تعلیم

Marfat.com

جاری رکھنے کے ساتھ التفات گنج ضلع فیض آباد کے پرانے رئیس حاجی محمد شفیع صاحب مرحوم کے یہاں دس روپیہ ماہوار پر ملازمت کرلی۔

جب التفات گنج کے مدرسہ کا نصاب مکمل کرلیا تو ۱۹۴۷ء کے ہنگامے کے فوراً بعد میں ناگپور چلا گیا۔ دن بھر کام کرتا جس سے پچیس تیس روپیہ ماہانہ اپنے والدین کی خدمت کرتا اور اپنے کھانے پینے کا انتظام کرتا اور بعد مغرب اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ تقریباً بارہ بجے تک حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ سے مدرسہ شمس العلوم میں تعلیم حاصل کرتا اس طرح ناگپور میں میری تعلیم کا سلسلہ آخر تک جاری رہا یہاں تک کہ ۲۴ شعبان ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹ مئی ۱۹۵۲ء کو حضرت علامہ نے دس ساتھیوں کے ہمراہ مجھے بھی سند فراغت عطا فرمائی ہم لوگوں کی دستار بندی کے بعد حضرت علامہ نے ناگپور سے جمشید پور جا کر مدرسہ فیض العلوم قائم فرمایا۔ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۴ء میں حضرت کی طلب پر میں بھی جمشید پور پہونچ گیا بر وقت مدرسہ فیض العلوم میں مدرس کی ضرورت نہ تھی تو مجھے ایک مکتب میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا گیا تو میں دل برداشتہ ہو کر حضرت علامہ کی اجازت سے گھر چلا آیا۔

جمادی الاولی ۱۳۷۴ھ مطابق جنوری ۱۹۵۵ء میں شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ اور شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب قبلہ علیہما الرحمۃ والرضوان کی اجازت سے مدرسہ قادریہ رضویہ بھاؤ پور ضلع بستی کا مدرس مقرر ہوا جو فتنہ کا اکھاڑہ ہے اسی درمیان میں شعیب الاولیاء حضرت شاہ صاحب قبلہ نے مکتب فیض الرسول کو دار العلوم بنا دیا اور میں بھاؤ پور کے فتنوں سے عاجز ہو چکا تھا تو حضرت کی طلب پر براؤں شریف چلا آیا اور یکم ذی الحجہ

Marfat.com

۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء سے دارالعلوم فیض الرسول کا باقاعدہ مدرس ہوگیا۔
۲۴ صفر ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء کو ۲۴ سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا۔ پھر ۲۵ سال تک ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے ہزاروں فتاوے بڑی محنت سے لکھے جو قدر کی نگاہوں سے دیکھے گئے۔ اس درمیان میں متعدد کتابیں بھی لکھیں جو عوام وخواص دونوں میں پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھی گئیں۔ بالخصوص ۵۵۴ احادیث اور ۴۰ مسائل کا مستند ذخیرہ انوار الحدیث نے ملک اور بیرون ملک میں طبع ہوکر بہت شہرت حاصل کی اور بے انتہا پسند کی گئی۔ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء میں حج بیت اللہ و مدینہ طیبہ کی حاضری سے مشرف ہوا واپسی میں "حج وزیارت" نام کی ایک عام فہم کتاب لکھی جو بہت مقبول ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذلک۔
ربیع الاوّل ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں دماغی کمزوری کے سبب فتویٰ نویسی سے مستعفی ہوکر اب دارالعلوم فیض الرسول کے صرف شعبۂ تعلیم کی خدمت انجام دے رہا ہوں۔ دعا ہے کہ خدائے عزوجل زندگی کی آخری سانس تک خلوص کے ساتھ اپنے دین متین کی خدمت لیتا رہے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے آمین بجرمۃ النبی الکریم الامین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات واکمل التسلیم۔

جلال الدین احمد الامجدی
خادم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف
ضلع بستی یوپی۔

Marfat.com

مقدمہ

از محقق دوراں حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ۔ والصلاۃ علی نبیہ۔ وعلی آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین

عزیز گرامی حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب امجدی دامت برکاتہم کو خداوند کریم نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔ وہ بلند پایہ اور راسخ العلم مدرس بھی ہیں، حاضر دماغ اور بالغ نظر مفتی بھی، خوش بیان اور نکتہ رس خطیب بھی ہیں اور فکر انگیز وحقائق نگار مصنف بھی اور ان ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ متواضع، شریف النفس اور عالم باعمل بھی۔ ان کے بیشمار تلامذہ ان کے علم وفضل، ان کے دینی تصلب اور ان کی تقویٰ شعار زندگی کا آئینہ ہیں۔

موصوف کی تصنیفات عوام وخواص دونوں طبقے میں قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ انوار الحدیث ان کی ایسی گراں قدر تصنیف ہے جو دینی زندگی کے ایک دستور العمل کی حیثیت سے ہند و پاک میں مقبول عام ہے۔ اس کتاب پر موصوف کے اصرار سے میں نے ایک مقدمہ بھی لکھا ہے جو کتاب کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ معلوم کر کے مجھے خوشی ہوئی کہ علمی دنیا میں اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک

Marfat.com

الغاز الفقہ (فقہی پہیلیاں) کے نام سے موصوف نے ایک تازہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔ یہ کتاب ایسے فقہی مسائل پر مشتمل ہے جنھیں پڑھنے کے بعد آدمی اچنبھے میں پڑجاتا ہے اور مسئلے کی تفصیل نہ معلوم ہونے کی وجہ سے تھوڑی دیر تک ذہنی کش مکش میں مبتلا رہتا ہے۔ کتاب سوال وجواب کے انداز میں مرتب کی گئی ہے۔ سوال پڑھنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں بلکہ ایک فقہی معمہ ہے۔ لیکن جواب پڑھتے ہی اچانک دماغ میں روشنی کی ایک کرن پھوٹتی ہے اور قاری حیران رہ جاتا ہے کہ مسئلے کی یہ تفصیل میری نگاہ سے کہاں اوجھل رہ گئی تھی۔ ذیل میں سوال وجواب کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

سوال:۔ وہ کون روزہ دار ہے کہ کھانے پینے کے باوجود اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب:۔ جو روزہ دار کہ بھول کر کھائے پیئے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۷ میں ہے اذا اکل الصائم اوشرب اوجامع حال کونہ ناسیا فی الفرض والنفل قبل النیۃ او بعدھا علی الصحیح لم یفطر۔ ملخصاً

دراصل موصوف نے یہ کتاب علم فقہ کے طلبہ کی ذہنی تمرین کے لیے تحریر فرمائی ہے تاکہ ان کے اندر فقہی تجسس اور علمی تلاش کا جذبہ پیدا ہو۔ لیکن اپنی افادیت کے لحاظ سے یہ کتاب عوام وخواص سب کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ فقہی نوادر پر یہ کتاب اپنے قاری کو بھرپور معلومات فراہم کرتی ہے۔ کتاب کے اندازِ ترتیب کا

Marfat.com

ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ فقہی مسائل یادداشت کی گرفت میں آجاتے ہیں کیونکہ سوال پڑھنے کے بعد ذہن میں صحیح جواب کے لیے جستجو کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو چیز طلب کے بعد حاصل ہوتی ہے ذہن اسے محفوظ رکھتا ہے اور جو چیز سرسری طور پر نظر سے گزرتی ہے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں ہوتی۔

مولانا موصوف نے ازراہ اخلاص و مودت اس کتاب پر بھی ایک مقدمہ لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ اسی کام کے لیے کئی بار جمشید پور اور دھلی کا بھی انھوں نے سفر کیا تاکہ مجھ سے ملاقات کر کے وہ اپنی اس خواہش کا اظہار کر سکیں۔

ملک و بیرون ملک بہت سارے اداروں کی نگرانی اور ہندوستان کے طول وعرض میں اہل سنت کے جماعتی مسائل کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اب دہلی میں جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء کے نام سے ایک دینی مرکز کے قیام کی جد وجہد میں میری مصروفیات بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں لیکن ان ساری معذوریوں کے باوجود مجھے بہرحال حضرت مولانا موصوف سلمہٗ کی خواہش کی تکمیل کرنی ہے کہ وہ میرے قابل افتخار تلامذہ میں ہیں۔

یہ کتاب چونکہ فقہ کے موضوع پر ہے اس لیے فقہ کی تعریف، فقہ کی ضرورت فقہ کی تاریخ، فقہ کے اصول اور فقہی مآخذ پر قارئین کرام ذیل میں میری مختصر معروضات ملاحظہ فرمائیں۔ اور میرے لیے برکت وخیر اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

Marfat.com

فقہ کی تعریف

لغت میں فقہ کے معنی ہیں الشق والفتح یعنی شق کرنا اور کھولنا۔ اسی بنیاد پر زمخشری نے فقیہ کی تعریف یہ کی ہے

الفقیہ - العالم الذی یشق الاحکام ویفتش عن حقائقھا۔

فقیہ وہ عالم دین ہے جو شریعت کے احکام کو کھولتا ہے اور ان کے حقائق کی تفتیش کرتا ہے۔

شرح مسلم الثبوت میں فقہ کی تعریف یہ کی گئی ہے الفقہ حکمۃ شرعیۃ فرعیۃ۔ یعنی فقہ اس حکمت شرعیہ کا نام ہے جس کا تعلق عقائد سے نہیں بلکہ احکام سے ہے۔

عام فقہاء سے فقہ کی تعریف یوں منقول ہے۔

العلم بالاحکام الشرعیۃ عن ادلتھا التفصیلیۃ (توضیح)

احکام شرعیہ کو معلوم کرنا ان کے تفصیلی دلائل کے ذریعہ۔

صاحب مسلم الثبوت کی صراحت کے مطابق عہد قدیم میں علم فقہ کا اطلاق وسیع مفہوم میں ہوتا تھا۔ یعنی اس کے دائرۂ بحث میں علم شریعت کے علاوہ علم الٰہیات اور علم طریقت کے مسائل بھی شامل تھے۔

موصوف کے الفاظ یہ ہیں

ان الفقہ فی الزمان القدیم کان متناولا لعلم الحقیقۃ وھی الالٰھیات من مباحث الذات والصفات وعلم الطریقۃ	علم فقہ زمانۂ قدیم میں شامل تھا علم حقیقت کو بھی جسے علم الٰہیات بھی کہتے ہیں اور جس میں خدا کی ذات وصفات سے بحث ہوتی ہے۔ اور شامل تھا علم طریقت کو

Marfat.com

وھی مباحث المنجیات و المھلکات وعلم الشریعۃ الظاھرۃ۔ (مسلم الثبوت)

یعنی جس میں نجات دینے والے اور ہلاک کرنے والے امور سے بحث ہوتی ہے اور شامل تھا علم شریعت ظاہرہ کو بھی جس میں احکام سے بحث ہوتی ہے۔

جس عہد میں فقہ کے مباحث کا دائرہ اتنا وسیع تھا اس وقت فقہ کی تعریف یہ کی جاتی تھی۔

الفقہ معرفۃ النفس مالھا وما علیھا۔

انسان کے فرائض وحقوق اور منافع ومضار کو جاننا علم فقہ کہلاتا ہے۔

امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کتاب کا نام فقہ اکبر غالباً اسی اصطلاح کے نتیجے میں ہے۔

ایک عرصہ دراز تک علم فقہ کا اطلاق اسی مفہوم میں ہوتا رہا لیکن اسلامی فتوحات کے نتیجے میں جب دنیا کی مختلف اقوام کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات قائم ہوئے تو علوم وفنون کے تبادلے کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ اس دور میں یونانی فلسفہ کے اثرات بھی دینی مباحث میں داخل ہو گئے۔ اور جب وقت کے تقاضے کے مطابق عقائد وایمانیات کو عقلی دلائل سے مسلح کرنے کی جدوجہد شروع ہوئی تو عقائد کے مباحث نے "علم کلام" کے نام سے ایک مستقل فن کی حیثیت اختیار کر لی اس کے بعد فقہ کا مفہوم "علم شریعت ظاہرہ" میں محدود ہو گیا۔

لیکن حجۃ الاسلام سیدنا امام غزالی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی گراں قدر تصنیف احیاء العلوم میں ایک فقیہ کے جو اوصاف بیان کیے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہزار انفرادیت کے باوجود فقہ پر علم طریقت

Marfat.com

کو اثر انداز رہنا چاہئے۔ ایک فقیہ کے اوصاف کے سلسلے میں امام غزالی کے ارشادات کا خلاصہ یہ ہے

فقیہ وہ ہے جو دُنیا سے دل نہ لگائے اور آخرت کی طرف ہمیشہ راغب رہے۔ دین میں کامل بصیرت رکھتا ہو۔ طاعات پر مداومت اپنی عادت بنالے۔ کسی حال میں بھی مسلمانوں کی حق تلفی برداشت نہ کرے۔ مسلمانوں کا اجتماعی مفاد ہر وقت اس کے پیشِ نظر ہو مال کی طمع نہ رکھے۔ آفاتِ نفسانی کی باریکیوں کو پہچانتا ہو۔ عمل کو فاسد کرنے والی چیزوں سے بھی باخبر ہو۔ راہِ آخرت کی گھاٹیوں سے واقف ہو دنیا کو حقیر سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس پر قابو پانے کی قوت بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ سفر و حضر اور جلوت و خلوت میں ہر وقت دل پر خوفِ الٰہی کا غلبہ ہو (احیاء العلوم جلد ۱)

فقہ کی بُنیاد قرآن میں

فقہ کا فن عقلی علوم و فنون کی طرح خود ساختہ نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث میں اس کی بُنیادیں موجود ہیں۔ قرآن کے ساتھ علم فقہ کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ فقہ کا لفظ بھی قرآن ہی سے لیا گیا ہے۔ ویسے تو جگہ جگہ قرآن میں تدبر، تفکر، تعقل اور شعور و ادراک کی دعوت عام ہے لیکن ایک آیت کریمہ میں قرآن نے نہایت صراحت کے ساتھ اہل ایمان کو تفقہ کی دعوت دی ہے۔ وہ آیت کریمہ یہ ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ۔ (پ ۱۱ ع ۴)

پس ایسا کیوں نہ ہو کہ مومنین کے ہر طبقے سے ایک جماعت نکلے تاکہ دین میں تفقہ حاصل کرے۔

Marfat.com

واضح رہے کہ جس علم سے دین میں تفقہ پیدا ہوتا ہے اسی کا نام علم فقہ ہے کیونکہ فقہ ایک ایسا فن ہے جس کا تعلق بے شمار علوم وفنون سے ہے۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔ ایک حدیث کے مطابق قرآن کی اس آیت کریمہ میں بھی فقہ کی بنیاد ہمیں ملتی ہے۔

وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ۔ (پ ۳ ع ۵)

جو حکمت دیا گیا وہ خیر کثیر سے مالا مال ہوا۔

حدیث میں فقہ کی بنیاد

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین (رواہ البخاری)

اللہ جس کے بارے میں خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں تفقہ عطا فرماتا ہے۔

دوسری حدیث مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم میں ہے کہ ایک موقع پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ان رجالا یاتونکم من الارض یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرًا (کتاب العلم۔ مشکوٰۃ المصابیح)

زمین کے مختلف خطوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے تاکہ دین میں تفقہ حاصل کریں۔ جب وہ تم سے ملیں تو تم انھیں خیر کی وصیت کرنا۔

اس حدیث میں صراحت کے ساتھ غیب کی خبر بھی ہے اور علم فقہ کی شرعی اہمیت کا اظہار بھی۔ فقہ کا علم سیکھنے کے لیے دُنیا کے کونے کونے سے صحابۂ کرام کے گرد تاریخ کے آئینے میں پروانوں کی جو بھیڑ ہم دیکھتے ہیں وہ حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخبار بالغیب ہی

Marfat.com

کی واقعاتی تصویر ہے۔

فقہ کی ضرورت

ویسے تو قرآن وحدیث کے مذکورہ بالا نصوص ہی اس امر کے ثبوت کے لیے بہت کافی ہیں کہ مسلمانوں کو فقہ کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ضرورت نہ ہوتی تو دین میں تفقہ حاصل کرنے کی دعوت کیوں دی جاتی۔ لیکن چونکہ ایک طبقہ شدت کے ساتھ فقہ کی ضرورت کا منکر ہے اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ ذرا تفصیل کے ساتھ اس مسئلے کو منقح کردوں۔

منکرین کا کہنا ہے کہ قرآن خدا کی کتاب ہے اور احادیث خدا کے پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے فرمودات کا مجموعہ۔ قرآنی احکام میں جو اجمال ہے اس کی تفصیلات احادیث میں ہیں۔ جہاں تک شریعت کے احکام سے باخبر ہونے کا تعلق ہے تو اس کے لیے قرآن وحدیث کے بعد اب ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

فقہ چند انسانوں کے اقوال کا مجموعہ ہے۔ بندہ اور اُمتی ہونے کی حیثیت سے ہم صرف خدا اور رسول کے احکام کے پابند ہیں۔ اسی ہی طرح امت کے چند افراد کی اِطاعت ہمارے اوپر قطعاً مسلط نہیں کی جاسکتی۔ شارع کی حیثیت سے بندوں پر یا تو خدا کا قول نافذ ہو سکتا ہے یا رسول کا۔ —— امت کے چند افراد کے لیے تشریعی منصب تسلیم کرنا اسلام کا نہیں شرک کا تقاضا ہے۔

اس استدلال کے جواب میں سب سے پہلے ہم اس خیال فاسد

Marfat.com

کی تردید ضروری سمجھتے ہیں کہ اللہ و رسول کے علاوہ کسی اور کی اطاعت اسلام میں شرک ہے۔ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا صاف و صریح فرمان موجود ہے یایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنی اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر ہیں ان کی اطاعت کرو۔ (پ ع ۵) ——— اولوالامر سے مراد خلفائے اسلام ہوں یا علمائے امت۔ دونوں طبقے میں سے کوئی بھی نہ خدائی کا منصب رکھتا ہے اور نہ رسالت و نبوت کا۔ لیکن اس کے باوجود ازروئے فرمانِ خداوندی اُن کے حکم ہمارے لئے واجب الاطاعت ہیں۔

یہ آیت کریمہ واضح طور پر اس عقیدے کی تردید کرتی ہے کہ ائمۂ مجتہدین کے اقوال کی اطاعت ہمارے ہی طرح چند انسانوں کے اقوال کی اطاعت ہے۔ بلکہ اولوالامر ہونے کی حیثیت سے ان کی اطاعت بعینہٖ اللہ کی اطاعت ہے کہ اللہ ہی کے حکم سے ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس طرح آیت کریمہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (پ۵ غ) میں رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے کہ اللہ ہی نے اپنے رسول کو اپنا نائب اکبر اور مطاع الکل بنا کر بھیجا ہے۔

اب رہ گیا یہ سوال کہ زندگی کے بیشمار احوال و ظروف میں شریعت کا حکم معلوم کرنے کے لیے ہمیں قرآن و حدیث کے علاوہ بھی کسی اور چیز کی ضرورت ہے یا نہیں۔ تو اس سلسلے میں ایک بنیادی نکتہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ مصدر احکام اور منبع قانون ہونے کی حیثیت سے قرآن و حدیث ہی اصل ہیں۔ قانون وضع کرنے کا حق صرف اللہ و رسول کا ہے۔ ائمۂ مجتہدین

Marfat.com

کو ہم شارع کی حیثیت سے نہیں بلکہ قانون کے شارح کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ فقہ ان مسائل و جزئیات کے مجموعہ کا نام ہے جو ایک مسلمان کو اپنی شخصی زندگی میں پیش آتے ہیں اور جنھیں ائمۂ مجتہدین نے قرآن و حدیث کے اصول و کلیات سے اخذ کیا ہے۔

اُمت پر ائمۂ مجتہدین کا یہ احسان عظیم ہے کہ انھوں نے صحابۂ کرام کے فقہی احکام، قضایا اور روزمرہ پیش آنے والے مسائل میں ان کے اجتہادات کا غائر نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد یہ طریقہ اخذ کیا کہ نئے نئے حوادث میں قرآن و حدیث کے اصول و کلیات سے احکام کا استخراج کس طرح کیا جاتا ہے۔ کون سا لفظ کتنے معنوں میں مستعمل ہے۔ قرآن کے نصوص سے مفہوم اخذ کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ زمان و مکان، احوال و ظروف اور اشخاص و طبائع کے اختلاف کا احکام پر کیا اثر پڑتا ہے، کیوں پڑتا ہے اور کب پڑتا ہے۔ تعبیرات اور انداز بیان سے حکم کی نوعیت معلوم کرنے کا ضابطہ کیا ہے۔ اسناد و رجال کے اعتبار سے حدیث کی قوت و ضعف کا احکام پر کیا اثر پڑتا ہے اور کس نوعیت کے احکام کس حدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

اس طرح کے بیشمار اصول و ضوابط ائمۂ مجتہدین نے سالہاسال کی عرق ریزی، غور و فکر اور چھان بین کے بعد مرتب فرمائے جو اصول فقہ کے نام سے ایک مستقل فن کی صورت میں آج بھی ہماری درسگاہوں میں داخل درسیات ہیں۔ اور طرفہ تماشا یہ ہے کہ فقہ اور اصول فقہ ان دونوں فن کی کتابیں منکرین کے مدرسوں میں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

Marfat.com

ایک دلچسپ مکالمہ

ایک غیر مقلد صاحب جو اپنے کسی مدرسہ کے صدر مدرس تھے۔ ایک موقع پر ان سے بات چیت کے دوران میں نے دریافت کیا کہ جب آپ لوگ فقہ اور اصولِ فقہ کو مانتے ہی نہیں ہیں تو اپنے مدرسوں میں پڑھاتے کیوں ہیں؟ انھوں نے نہایت صفائی سے کہا کہ اُصُولِ فقہ کے بغیر قرآن و حدیث کے مطالب کا سمجھنا تو بڑی بات ہے صحیح ترجمہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور فقہ اس لیے ہم پڑھاتے ہیں کہ وہ اصولِ فقہ کے کارخانے کے ڈھلے ہوئے مال ہیں جنھیں دیکھنے کے بعد صحیح اندازہ لگتا ہے کہ مال کس طرح ڈھالا جاتا ہے۔ میں نے کہا سچ سچ بتائیے کیا آج کے علماء اس سے بہتر مال ڈھال سکتے ہیں؟ —— تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد انھوں نے اعتراف کیا کہ بہتر تو کیا اس کے برابر بھی نہیں ڈھال سکتے۔ میں نے کہا کہ جب بہتر بھی نہیں ڈھال سکتے اور اس کے برابر بھی نہیں ڈھال سکتے تو پہلے کے ڈھلے ہوئے مال کے قبول نہ کرنے کی وجہ سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ حضرات اپنے عوام سے امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے بجائے اپنی تقلید کرانا چاہتے ہیں۔ پیشوائی کی ہوس میں آپ حضرات اپنی قرار واقعی حیثیت تک بھول گئے۔ آپ حضرات نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں فرمائی کہ امام بخاری جیسے نقاد، بالغ نظر اور مجتہد فی الحدیث امام جنھیں اسانید و رجال کی پوری تفصیلات کے ساتھ لاکھوں حدیثیں یاد تھیں وہ تو امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقلید سے اپنے آپ کو مستغنی نہیں سمجھ سکے اور آپ حضرات بخاری شریف کو صرف الماریوں میں رکھ کر مجتہد بن گئے؟

Marfat.com

آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت

فقہ کی ضرورت کے سلسلے میں بحث کا یہ گوشہ بھی ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ قرآن حکیم میں چونکہ احکام کے صرف اصول وکلیات ہیں اس لیے قرآنی احکام کی تفصیل وتشریح کے لئے ہمیں احادیث کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن احادیث کے بارے میں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ فرائض واحکام کی تعمیل کے سلسلے میں ایک ایک فرد کو جو احوال وواقعات پیش آتے ہیں ان ساری تفصیلات کے لیے ان میں صریح احکام موجود ہیں شریعت محمدی قیامت تک کے لیے مسلمانوں پر نافذ ہے۔ اس لیے زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور زندگی کے مختلف ظروف واحوال میں انھیں شریعت کی طرف سے واضح ہدایت چاہیے —— یہیں سے شخصی زندگی کے ان مسائل میں جن کے متعلق کتاب وسنت میں صریح ومنصوص احکام موجود نہیں ہیں اجتہاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور اس طرح کے حالات میں اجتہاد کا حق علمائے امت کو خود رسول محترم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے عطا کیا ہے۔ اور قرآن بھی مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل سے تم واقف نہیں ہو واقف کاروں سے پوچھ لو پارہ ۱۷، رکوع اول میں ہے فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ ظاہر ہے کہ پوچھنا عمل ہی کے لیے ہے۔ اس لیے یہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ ازروئے قرآن بتانے والوں کے بتائے ہوئے مسائل پر عمل کرنا بھی ضروری ہے ورنہ پوچھنا لغو ہو جائے گا۔ اور بغیر علم کے یا تو آدمی اپنی خواہش نفس کی پیروی کرے گا یا بے عمل رہے گا۔

Marfat.com

جب کتاب وسنت سے اجتہاد کی ضرورت اور اس کا جواز ثابت ہو گیا تو اب یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ اجتہادی مسائل کے مجموعہ کا نام ہی فقہ ہے۔

فقہ کی تاریخ

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ فقہ کا فن ائمۂ مجتہدین کے دور کی پیداوار ہے۔ یہ صریح غلطی ہے۔ احادیث وسیر اور اسلامی تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ فقہ کی بنیاد رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے عہد میمون میں پڑ چکی تھی۔ اس طرح ہم فقہ کو چار ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

پہلا دور

فقہ کا پہلا دور ظہور نبوت سے لے کر سنہ ۱۱ھ تک ہے۔ جسے ہم عہد رسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس عہد مبارک میں چونکہ حضور انور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی منبع احکام اور شارع اسلام ہونے کی حیثیت سے صحابہ کے درمیان موجود تھی اس لیے اپنی شخصی زندگی میں جب بھی انھیں کوئی نیا مسئلہ پیش آتا وہ فوراً حضور سے دریافت کر لیتے۔ انھیں حکم معلوم کرنے کے لئے اجتہاد کی ضرورت نہیں پیش آتی تھی۔ البتہ جب حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کسی کو عامل بنا کر باہر بھیجتے تھے تو حضور کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ ارباب حل وعقد کو جب کوئی نیا مسئلہ پیش آجائے اور حکم دریافت کرنے

Marfat.com

کے لیے پیغمبر بھی سامنے موجود نہ ہوں اور قرآن و سنت سے بھی کوئی صریح ہدایت نہ ملتی ہو تو ایسی حالت میں شریعت کا حکم معلوم کرنے کے لیے انھیں اجتہاد سے کام لینا چاہیے۔ اسی طرح کے واقعات سے ہمیں عہد رسالت میں فقہ اسلامی کی بنیاد دستیاب ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں نئے نئے مسائل میں خود حضور پرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے احکامات و ارشادات سے بھی شریعت کا مزاج سمجھ میں آتا ہے کہ کن حالات میں شریعت کیا چاہتی ہے۔

دوسرا دور

فقہ اسلامی کا دوسرا دور کبار صحابہ کا عہد مبارک ہے جو سنہ ۱ھ کے بعد سے شروع ہو کر سنہ ۴۱ھ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسے ہم فقہ صحابہ کا دور کہتے ہیں۔ اس دور کے مشہور فقہاء یہ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔

تیسرا دور

فقہ اسلامی کا تیسرا دور صغار صحابہ اور کبار تابعین کا ہے۔ یہ دور سنہ ۴۱ھ کے بعد سے شروع ہو کر دوسری صدی ہجری کی ابتداء

Marfat.com

تک پہونچ کر ختم ہوجاتا ہے۔ یہی وہ مبارک دور ہے جبکہ اسلامی اقتدار کا سورج خط نصف النہار پر چمک رہا تھا۔ شرق و غرب اور جنوب و شمال میں دور دور تک اسلام کی پادشاہت کے جھنڈے گڑے ہوئے تھے۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے امت کے اصحاب علم و فضل اسلامی مفتوحات کی وسعتوں میں ہر طرف گروہ در گروہ پھیل گئے۔ چنانچہ اس دور کے مشہور فقہاء کے اسمائے گرامی پڑھنے کے بعد آپ واضح طور پر محسوس کریں گے کہ علمی اور فقہی شخصیتوں کے مراکز کم و بیش سارے اسلامی بلاد میں قائم ہو گئے تھے جہاں سے دینی علوم اور فقہی مسائل کی تدوین و اشاعت کا سلسلہ ساری دنیا میں پھیل گیا تھا۔

اب ذیل میں اس دور کے مشہور فقہائے اسلام کے اسمائے گرامی بقید بلاد ملاحظہ فرمائیں۔

فقہائے مدینہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت عروہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہم، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہما، حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما، حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم، حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہم، حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت ابوجعفر محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالٰی عنہم، حضرت ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہم، حضرت یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

فقہائے کوفہ

حضرت علقمہ بن قیس نخعی، حضرت مسروق بن اجدع، حضرت عبیدہ بن عمر سلمانی، حضرت اسود بن یزید نخعی، حضرت شریح بن حارث کندی، حضرت ابراہیم بن یزید نخعی، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ماعز بن شرحبیل رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

فقہائے بصرہ

حضرت انس بن مالک انصاری، حضرت ابو العالیہ، حضرت ابو الشعثا، جابر بن زید، حضرت محمد بن سیرین، حضرت حسن بن ابو الحسن یسار اور حضرت قتادہ بن دعامہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

فقہائے شام

حضرت عبد اللہ بن غنم اشعری، حضرت ابو ادریس خولانی حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت مکحول بن ابو مسلم، حضرت رجا بن حیات کندی اور حضرت عمر بن عبد العزیز بن مروان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فقہائے مصر

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص، حضرت ابو الخیر مرشد بن عبد اللہ

Marfat.com

اور حضرت یزید بن حبیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

فقہائے یمن

حضرت طاؤس بن کیسان جندی، حضرت وہب بن منبہ اور حضرت یحییٰ بن کثیر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

فقہ اسلامی کا چوتھا دور

فقہ اسلامی کا چوتھا دور دوسری صدی ہجری کی ابتدا سے شروع ہو کر چوتھی صدی ہجری کے تقریباً نصف تک پہونچ کر تمام ہو جاتا ہے۔

اس دور میں اسلامی فتوحات کی وسعت، مختلف اقوام عالم کے ساتھ مسلمانوں کے اختلاط، زبانوں کے تبادلے، دینی حلقوں میں یونانی علوم و فنون کی ترویج، اقطار ارض میں اسلامی علوم کی نشر و اشاعت اور مختلف تہذیبوں کے ساتھ اسلامی تمدن کے تصادم کی وجہ سے اس وقت کی دنیا ایک جہان نو میں تبدیل ہو گئی تھی۔ اسلامی تاریخ کا یہی وہ فرخندہ فال عہد ہے جبکہ اساطین امت کو پورے اقطار ارض میں زندگی کے نئے نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ دین کی بقا اور کتاب و سنت کے تحفظ کے لیے نئی نئی ضرورتوں کا احساس ہوا۔ فکر و نظر کے جوہر کھلے، علم و ادراک کے سیکڑوں دائرے حرکت میں آئے نئے نئے فنون کی بنیادیں رکھی گئیں، تدوین حدیث کا کام پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ مجتہدین امت کے بہت سارے حلقے وجود میں آئے اور سیکڑوں افراد

Marfat.com

اسلامی قوانین کی تدوین و استنباط کے کام میں شب و روز لگے رہے تب جاکر ہزاروں مجلدات پر مشتمل اسلامی مسائل و قوانین کا ایک عظیم الشان ذخیرہ اسلامی تاریخ کو دستیاب ہوا۔ جو قیامت تک کے لیے اُمت کی دینی ضروریات کا کفیل ہے۔ اسی دور میں فقہ کے اُصول مُرتب ہوئے اور کتاب و سُنت کے احکام کے لیے فرض، واجب، سنت، مستحب اور مندوب کی اصطلاحات وضع ہوئیں۔

اس دَور کے مَشاہیر فقہاء

امام اعظم ابو حنیفہ، امام دار الہجرۃ امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل، حضرت سفیان بن سعید ثوری، حضرت شریک بن عبداللہ نخعی اور عمر بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

امامِ اعظم ابو حَنیفہ کے مشہور تلامذہ

امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری، امام محمد بن حسن بن فرقد شیبانی، امام زفر بن ہذیل بن قیس کوفی، اور امام حسن بن زیاد لولوی کوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔

فقہ اِسلامی کے مآخذ

شرح مسلّم الثبوت میں مآخذ کی تعریف یہ کی گئی ہے۔

هو علم بقواعد يتوصل بها — اصول فقہ ایسے قواعد کے جاننے کو کہتے ہیں

Marfat.com

الی استنباط الاحکام الفقہیۃ عن دلائلھا ۔ — جن کے ذریعہ احکام فقہیہ کو ان کے دلائل سے استنباط کیا جاتا ہے ۔

اس تعریف سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ ماخذ اس سرچشمہ کا نام ہے جہاں سے فقہی احکام اخذ کئے جاتے ہیں ۔ ویسے حقیقی طور پر سارے احکام کا ماخذ قرآن مجید ہے ۔ قرآن ہی کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوا کہ خدا کے احکام کی طرح اس کے رسول کے احکام کی اطاعت بھی ہم پر فرض ہے اس لحاظ سے احادیث کو بھی شرعی احکام کے ماخذ کی حیثیت سے تسلیم کرنا ضروری ہوا ۔ فقہی احکام کے باقی ماخذ کی شرعی حیثیت بھی کتاب وسنت ہی سے ماخوذ ہے ——— اصول اور فقہی کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فقہی احکام کے بارہ ۱۲ ماخذ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔

(۱) قرآن حکیم (۲) احادیث (۳) اجماع امت (۴) قیاس (۵) استحسان (۶) استدلال (۷) استصلاح (۸) مسلمہ اشخاص کی آراء (۹) تعامل (۱۰) عرف (۱۱) ماقبل کی شریعت (۱۲) ملکی قانون ۔

لیکن عام طور پر اصول فقہ کی کتابوں میں صرف چار ماخذ کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بعض ماخذ بعض میں داخل ہیں ۔ مثال کے طور پر قیاس کے عموم میں استحسان واستصلاح وغیرہ داخل ہیں ۔ اجماع کے عموم میں تعامل اور عرف داخل ہے ۔ ماقبل کی شریعت قرآن یا احادیث کے عموم میں آتی ہے ۔ ملکی قانون تعامل کے ذیل میں شمار ہو سکتے ہیں ۔ مسلمہ اشخاص کی آرا اگر قیاس پر مبنی ہیں تو ان کا شمار قیاس میں ہوگا اور اگر سماع پر مبنی ہیں تو حدیث کے ذیل میں آئے گی ۔ استدلال بھی قیاس ہی کے زمرے کی چیز ہے ۔

Marfat.com

اس طرح اصل مآخذ چار ہیں۔ ① قرآن ② احادیث ③ اجماع
④ قیاس ــــــ اب ان چاروں مآخذ پر ذیل میں الگ الگ
مختصر نوٹ ملاحظہ فرمائیں

قرآنِ حکیم

قرآنِ کریم سے کس طرح کے احکام اخذ کیے جاتے ہیں اس پر
روشنی ڈالتے ہوئے حضرت علامہ شاطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی گرانقدر
تصنیف "الموافقات" میں تحریر فرماتے ہیں :-

القرآن علی اختصارہ جامع
ولا یکون جامعا الا والمجموع
فیہ امور کلیات لان الشریعۃ
تمت بتمام نزولہ لقولہ تعالیٰ
الیوم اکملت لکم دینکم
وانت تعلمون ان الصلاۃ والزکاۃ
والجھاد واشباہ ذلک
لم یبین جمیع احکامھا
فی القران انما بینھا السنۃ
وکذلک العادیات من
الانکحۃ والعقود و
القصاص والحدود
وغیرھا۔

قرآن اپنے اختصار کے باوجود زندگی کے
سارے مسائل کو حاوی اور سارے احکام
کا جامع ہے اور جامع وہی ہو سکتا ہے جس
میں امور کلیات بیان کیے جائیں۔ اس لیے کہ
نزولِ قرآن کی تکمیل کے بعد شریعت مکمل ہو گئی
جیسا کہ ارشاد باری ہے کہ آج تمہارے
دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا۔ اور تم اس
بات کو جانتے ہو کہ نماز، زکاۃ، جہاد اور
اس کے مثل دیگر عبادات کے سارے تفصیل
احکام قرآن میں نہیں بیان کیے گئے ہیں۔
تفصیلات کا علم احادیث کے ذریعہ ہوتا ہے
اسی طرح معاملات جیسے نکاح، بیع وشرا
اور قصاص وحدود وغیرہ کے تفصیلی احکام

Marfat.com

بھی قرآن میں موجود نہیں ہیں (الموافقات ج ۳ ص ۳۸۴)

اس عبارت سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ قرآن میں احکام کے اصول و کلیات ہیں ان کی تفصیلات کا علم احادیث کے ذریعہ ہوتا ہے۔ قرآن سے احکام اخذ کرنے کے لیے جن علوم میں مہارت ضروری ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے علامہ شاطبی تحریر فرماتے ہیں۔

لابد للفقیہ ان یعلم ما ھو ناسخ و منسوخ و ما ھو مجمل و مفسر و ما ھو خاص و عام و ما ھو محکم و متشابہ (الموافقات)

ایک فقیہ کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ قرآن کی کون سی آیت ناسخ ہے اور کون سی منسوخ ہے۔ کون سی آیت مجمل ہے اور کون سی آیت مفسر کون سا لفظ خاص ہے اور کون سا عام۔ یونہی کونسی آیت محکم ہے اور کون سی متشابہ۔

اور فقیہ کے لیے اس بات کا علم بھی ضروری ہے کہ مامور بہ کس درجہ کا ہے؛ یعنی فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے، مستحب ہے یا مندوب ہے۔ اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ منہی عنہ کس درجہ کا ہے؛ کفر ہے، حرام ہے، یا مکروہ ہے۔ قرآن فہمی کے لیے شان نزول اور احکام کی علت و حکمت اور نزول قرآن کے وقت عرب کے معاشرہ کی جو حالت تھی اس سے بھی باخبر ہونا ضروری ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ آیات کی تفسیر میں مرفوع احادیث اور صحابہ کے اقوال ماثورہ کا علم بھی ضروری ہے۔

قرآن فہمی کے لیے ان علوم لازمہ کی تفصیلات سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو گئی کہ صرف ترجمہ دیکھ کر قرآن کے صحیح مطالب تک پہنچنا ناممکن ہے۔

سنت

سنت کے لغوی معنی ہیں "مروجہ طریقہ" اور اصطلاحی معنی یہ ہیں

Marfat.com

السنة يطلق على قول الرسول وفعله وسكونه وعلى اقوال الصحابة وافعالهم (نور الانوار)

حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قول وفعل اور سکوت کو سنت کہا جاتا ہے۔ اور صحابہ کے اقوال وافعال کے لیے بھی سنت کا لفظ بولا جاتا ہے۔

قرآن میں سنت کی بنیاد

مندرجہ ذیل آیتوں سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ قرآن کی طرح سنت بھی احکام کا ماخذ ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (پ۱۴ ع ۱۲)

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف قرآن نازل کیا تاکہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کی طرف اترا۔ اور تاکہ وہ لوگ غور وفکر کریں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ (پ۵ ع ۱۴)

اے محبوب بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری تاکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔

سنت کے بارے میں صحابۂ کرام کا مسلک

اس سلسلے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عمل نقل کرتے ہوئے علامہ شاطبی تحریر فرماتے ہیں۔

كان ابوبكر اذا ورد عليه حكم نظر فى كتاب الله فان وجد فيه ما يقضى به قضى به وان لم يجد فى كتاب الله نظر فى سنة رسول الله فان وجد فيها ما يقضى به قضى به فان اعياه ذلك

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو وہ اس کا حکم کتاب اللہ میں تلاش کرتے اور اس کے مطابق فیصلہ صادر فرماتے اگر کتاب اللہ میں حکم نہ ملتا تو احادیث میں تلاش کرتے اور اس کے مطابق حکم صادر فرماتے۔ اگر خود اپنی معلومات

Marfat.com

سئل الناس هل علمتم ان رسول اللہ قضی فیہ قضاء فربما قام الیہ القوم فقضی فیہ بکذا بکذا — جواب دیدیتی تو لوگوں سے دریافت کرتے کہ اس طرح کے مسئلے میں حضور پاک کا کوئی فیصلہ آپ لوگوں کو معلوم ہو تو بتائیں۔ لوگ جیسا بتلاتے اس کے مطابق عمل فرماتے۔

(الموافقات جلد ۴ المسئلۃ الثالثۃ)

سنت سند مل جانے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوتے اور فرماتے

الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ علی سنن نبینا (حجۃ اللہ البالغہ جلد ۱) — خدا کا شکر ہے کہ ہمارے اندر ایسے لوگ موجود ہیں جن کے سینے میں احادیث رسول محفوظ ہیں۔

اس سلسلے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا

سیاتی قوم یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوھم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔ — تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی آیات متشابہات کے مطالب کے سلسلے میں تم سے جھگڑا کریں گے اس وقت تم حدیثوں پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا۔ اس لیے کہ حدیث سے جو لوگ باخبر ہیں وہی لوگ قرآن کو بہتر سمجھتے ہیں۔

(میزان الشریعۃ الکبریٰ للشعرانی ۱)

سنت کے بارے میں ائمہ مجتہدین کا مسلک

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

لولا السنن ما فہم احد منا القرآن (میزان الشریعۃ) — حدیثوں کے بغیر قرآن کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔

یہ قول بھی انہی کی طرف منسوب ہے

لم تزل الناس فی صلاح ما دام — لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک علم کو حدیث

Marfat.com

منھم من یطلب العلم بالحدیث فاذا — کے ساتھ طلب کرتے رہیں گے۔ جب حدیثوں کو چھوڑ دیں
طلبوا العلم بلا حدیث فسدوا (میزان الشریعہ) — گے تو لوگ بن فساد پیدا ہو جائے گا

اس سلسلے میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ان لفظوں میں نقل کیا گیا ہے

اجمع المسلمون علی من استبان لہ — اس بات پر اہل اسلام کا اجماع ہے کہ کسی کو نبی
سنۃ من رسول لم یحل لہ ان یدعہ — کی حدیث مل جائے تو اسے جائز نہیں ہے کہ اسے
بقول احد (اعلام الموقعین جلد ۲) — چھوڑ کر کسی دوسرے کے قول پر عمل کرے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

ما وافق الکتاب والسنۃ فخذوہ — جو بات کتاب و سنت کے موافق ہو اسے قبول
وکل مالم یوافقہ والسنۃ فاترکوہ — کرو اور جو موافق نہ ہو اسے چھوڑ دو۔
(جامع بیان العلم)

اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

من رد حدیث رسول اللہ صلی اللہ — جس نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی حدیث
تعالیٰ علیہ وسلم فھو علی شفا — کو رد کر دیا وہ ہلاکت کے دہانے پر پہنچ گیا۔
ھلکۃ۔ (کتاب المناقب لابن الجوزی)

سنت کے افادات

آیات قرآنیہ کے مفاہیم و معانی کے تعین اور احکام کے استنباط میں احادیث کریمہ کے افادات کا خلاصہ یہ ہے

(۱) مجمل احکام کی تفصیل
(۲) مطلق حکم کی تقیید

Marfat.com

(۴) مبہم معانی کی توضیح و تفسیر

احادیث کے ذریعہ آیات قرآنیہ کی تفسیر کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں

(الف) لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ (پ ع ۱۵) میں ظلم کی تفسیر شرک کے ساتھ کی گئی ہے۔

(ب) حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ (پ ع) میں خیط ابیض یعنی سفید ڈورے کی تفسیر دن کی سفیدی اور خیط اسود یعنی سیاہ ڈورے کی تفسیر رات کی تاریکی کے ساتھ کی گئی ہے۔ اگر حدیث رہنمائی نہ کرتی تو "خیط ابیض" اور "خیط اسود" سے قرآن کی کیا مراد ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

(ج) أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (پ ع) میں شجر طیب کی تفسیر حدیث میں کھجور کے درخت سے کی گئی ہے اگر حدیث معاونت نہ کرتی تو شجر طیب سے قرآن کی کیا مراد ہے یہ سمجھنا مشکل تھا۔

(د) لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ (پ ع) میں زیادت کی تفسیر حدیث میں دیدار الٰہی سے کی گئی ہے۔ اگر حدیث نے عقدہ کشائی نہ کی ہوتی تو زیادت سے قرآن کی کیا مراد ہے کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

(ہ) قرآن میں إِدْبَارَ النُّجُومِ اور أَدْبَارَ السُّجُودِ کے الفاظ آئے ہیں حدیث میں کہا گیا ہے کہ ادبار النجوم سے قبل فجر کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے بعد مغرب کی دو رکعتیں مراد ہیں۔

(و) حدیث نے وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ (پ ع) کی تفسیر میں بتایا گیا ہے کہ رعد سے مراد وہ فرشتہ ہے جو ابر پر مقرر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

خدا کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔

اتباع صحابہ پر قرآن سے استدلال

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام کا اتباع بھی مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔ اتباع صحابہ کے سلسلے میں قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے استدلال کیا گیا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پ ع ۲)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار۔ اور جنہوں نے بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ اللہ ان سے راضی۔ اور وہ اللہ سے راضی۔ اور ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے

وجہ اتباع پر روشنی ڈالتے ہوئے صاحب توضیح و تلویح ارشاد فرماتے ہیں۔

لان اکثر اقوالهم مسموع بحضرة الرسالة فرايهم اصوب لانهم شاهدوا موارد النصوص

اس لیے کہ ان کے اکثر اقوال حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُنے ہوئے ہیں اس لیے ان کی رائے اصوب ہے اور اس لیے بھی کہ انھوں نے آیات قرآنی کے محل نزول کا مشاہدہ کیا ہے۔

قرآن کریم کے بعد احکام شریعت کا دوسرا سرچشمہ سُنّت ہے۔ اس کا

Marfat.com

ایک اجمالی تعارف پچھلے اوراق میں آپ کی نظر سے گذر چکا۔ اب احکام کے تیسرے سرچشمہ اجماع پر ذیل میں مختصر نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔

اجماع

لغت میں اجماع کے معنی ہیں ,, عزم و اتفاق ،، چنانچہ قرآن کی اس آیت کریمہ میں یہی معنی مراد ہیں فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ (پ ۱۱ ع ۱۳)
لیکن اجماع کے اصطلاحی معنی جو اصول فقہ کی عام کتابوں میں شائع ہے یہ ہیں۔

ھو اتفاق اھل الحل و العقد من امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی امر من الامور۔	اجماع کہتے ہیں اُمت محمدی کے اصحاب حل و عقد کا کسی مسئلے پر متفق ہو جانے کو۔

کتاب و سُنت کے بعد اجماع کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے صاحب تلویح ارشاد فرماتے ہیں۔

ولاشك ان الاحکام التی تثبت بصریح الوحی بالنسبة الی الحوادث قلیلة غایة القلة فلو لم یعلم احکام تلك الحوادث من الوحی الصریح وبقیت احکامها مهملة لا یکون الدین کاملا فلا بد من ان یکون للمجتهدین ولایة استنباط احکامها	اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ احکام جو وحی صریح سے ثابت ہیں وہ پیش آنے والے نئے مسائل کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اگر وحی صریح کے ذریعہ ان مسائل کے احکام معلوم نہ کئے جائیں تو ان کا اہمال لازم آجائے گا اور دین میں نقصان پیدا ہو جائیگا اس لیے ضرورت ہے کہ مجتہدین کو ان مسائل کے احکام کے استنباط کا حق دیا جائے گا۔

قرآن میں اجماع کی بُنیاد

اب ذیل میں وہ آیتیں ملاحظہ فرمائیے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اجماع اُمت

Marfat.com

کہ یہ بھی دلیل شرعی کی حیثیت رکھتا ہے اور حرمت و وجوب اور حسن و قبح کے احکام اس سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (پ ۵ ع ۵)

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی۔ اطاعت کرو رسول کی اور تم میں جو صاحب امر ہیں۔ ان کی اطاعت کرو۔

(۲) وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ (پ ۵ ع ۱۴)

اور جو رسول کے خلاف کرے اس کے بعد کہ حق راستہ اس پر کھل چکا۔ اور مسلمانوں کی راہ سے جدا دوسری راہ چلے تو ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔

(۳) وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ (پ ۴ ع ۸)

اور معاملات میں ان سے مشورہ لو۔ پھر جب کسی بات کا پکا ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔

(۴) وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ ۪ (پ ۲۵ ع ۵)

اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورہ سے ہے۔

توضیحات

پہلی آیت میں اولی الامر سے مراد علمائے امت ہوں یا اصحاب حل و عقد۔ بہرحال ان کا فیصلہ دلیل شرعی ہونے کی حیثیت سے واجب الاطاعت ہے۔ قرآن کی رو سے ان کی اطاعت کا وجوب ہی اجماع کی حجیت کو ثابت کرتا ہے کہ احکام شریعت میں امت کے ارباب حل و عقد کا اجماعی فیصلہ بھی مؤثر ہے۔

دوسری آیت میں سبیل المؤمنین سے مراد امت کا تعامل ہے اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ امت کا تعامل بھی اجماع ہی ہے

Marfat.com

کی ایک شکل ہے۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے لیے
کے تعامل کی پیروی اس درجہ ضروری ہے کہ انحراف کی صورت میں عذاب جہنم
کی وعید بھی ہے اور خلاف عمل کی توثیق بھی۔

تیسری اور چوتھی آیتوں میں امت کے ارباب حل و عقد سے مشورہ کا حکم
دیا گیا ہے اور باہمی مشاورت کو ایک دستور العمل کی حیثیت سے اسلامی نظام حیات
میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اگر امت کے ارباب حل و عقد کی رائے کسی امر کے
فیصلے میں حجت نہ ہوتی تو مشاورت کا حکم ہی کیوں دیا جاتا۔

نتیجے کے طور پر مذکورہ بالا آیات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی کہ
اجماع امت بھی دلیل شرعی کی حیثیت سے اسلام میں واجب التسلیم ہے

اجماع امت حدیث کی روشنی میں

اجماع امت کا دلیل شرعی کی حیثیت سے قابل قبول ہونا
احادیث سے بھی ثابت ہے۔ ذیل میں پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
دو حدیثیں ملاحظہ فرمائیں

① — لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔ میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہو گی

ایک شبہ: اجماع امت کے سلسلے میں ایک شبہ وارد کیا جا سکتا ہے کہ امت
کے ارباب حل و عقد اگر کسی گمراہی پر متفق ہو جاتے ہیں تو کیا اس اجماع کے ذریعہ
اس گمراہی کو بھی سند جواز مل سکتی ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ
ارشاد فرما کر کہ میری امت گمراہی پر کبھی مجتمع نہیں ہو گی ہمیشہ کے لیے اس شبہہ کا
سد باب کر دیا۔ بعض لوگوں کا یہ ارشاد گرامی بھی اس غیبی قوت کا مظہر ہے جو
[illegible] غیب مستقبل کے [illegible] حالات بیان کرنے کے [illegible]

Marfat.com

عطا فرمائے ہیں۔

(۲) — مَا رَأٰہُ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

جس چیز کو جمہور مسلمین اچھا سمجھیں وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

اس حدیث پاک کے ذریعہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس نکتے کو واضح فرما دیا کہ جمہور مسلمین کا کسی چیز کو اچھا سمجھنے کی بنیاد پر اسلام میں وہ چیز صرف اس لیے اچھی سمجھی جاتی ہے کہ خدا کے نزدیک بھی وہ اچھی ہے۔

اجماع کے سلسلے میں ایک ضروری وضاحت

اجماع امت کے سلسلے میں یہ سوال وضاحت طلب ہے کہ کن لوگوں کے اجماع کو دلیل شرعی کی حیثیت سے قبول کیا جائے گا۔ حصول المامول کے مصنف اس سوال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لا اعتبار بقول العوام فی الاجماع لا وفاقا ولا خلافا عند الجمھور، لانھم لیسوا من اھل النظر فی الشرعیات ولا یفھمون الحجۃ ولا یعقلون البرھان۔

اجماع کے سلسلے میں عوام کالانعام کی رائے کا کوئی اعتبار نہیں ہے نہ موافقت میں اور نہ مخالفت میں۔ اس لیے کہ شرعی مسائل میں انھیں کوئی دسترس حاصل نہیں ہے۔ نہ وہ حجت شرعی سے واقف ہیں اور نہ برہان کو سمجھتے ہیں۔

اس عبارت کا مفاد یہ ہے کہ کسی مسئلے پر ناخواندہ عوام کا اتفاق اجماع امت نہیں کہلائے گا اور نہ اسے دلیل شرعی کی حیثیت حاصل ہوگی۔ اجماع کی یہ بنیادی شرط اگر نظر انداز کر دی جائے تو بہت سی وہ ناجائز رسوم و بدعات جو ناخواندہ عوام میں مقبول و رائج ہیں، اجماعِ مسلمین کے نام پر سند جواز حاصل

Marfat.com

کریں گی۔ یہیں سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ تعامل مسلمین کو جو ایک شرعی حیثیت حاصل ہے اسے ناخواندہ عوام کا تعامل نہیں مراد ہے بلکہ مسلمانوں کا وہ تعامل مراد ہے جس پر امت کے ارباب حل و عقد نے اپنی مہر توثیق ثبت فرمائی ہو۔

قیاس

قیاس کے لغوی معنی ہیں ـــــ اندازہ کرنا۔ دو چیزوں میں مطابقت پیدا کرنا ـــــ اور اصطلاح فقہ میں قیاس کے معنی ہیں۔ علت کو مدار بنا کر سابق نظائر کی روشنی میں نئے مسائل کا حل کرنا ـــــ نورالانوار میں قیاس کی یہ تعریف کی گئی ہے تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ قیاس کی ایک اصطلاحی تعریف یہ بھی کی گئی ہے الحاق امر بامر فی الحکم الشرعی لاتحاد بینھما فی العلۃ۔

قرآن حکیم میں قیاس کی بنیاد

فقہ کے چار اصولوں میں سے چوتھی اصل قیاس ہے۔ قیاس بھی دلیل شرعی کی حیثیت سے مسلمہ ائمہ اسلام ہے اور اس کی بنیادیں قرآن و حدیث میں موجود ہیں ـــــ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیتیں قیاس کی مشروعیت پر بھرپور روشنی ڈالتی ہیں۔

(۱) فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ (پ ۲۸)

توضیح تلویح میں اعتبار کے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں۔

معنی الاعتبار رد الشیٔ الی نظیرہ ای الحکم علی الشیٔ بما ھو ثابت لنظیرہ۔

اعتبار کے معنی ہیں۔ شیٔ کو اس کی نظیر کی طرف پھیر دینا۔ یعنی کسی شے پر وہی حکم لگانا جو اس کی نظیر کے لئے ثابت ہے۔

Marfat.com

(۴) فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ۔ (پ ۱۱ ع ۴)

پس ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آتی جو دین میں تفقہ حاصل کرتی

اس آیت کریمہ میں "تفقہ فی الدین" کے لفظ سے قیاس کی بنیاد فراہم ہوتی ہے۔ کیونکہ دین میں تفقہ کے معنی ہی غیر منصوص مسائل میں احکام کے استخراج و استنباط کے ہیں۔ اور یہ عمل قیاس کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔

حدیث میں قیاس کی بنیاد

صحاح کی کتابوں میں یہ حدیث شائع و ذائع ہے کہ: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضور نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجنا چاہا تو ان سے دریافت فرمایا

بم تقضی قال بما فی کتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ تعالٰی قال اقضی بما قضی به رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فان لم تجد ما قضی به رسول اللہ قال اجتهد برائی قال علیه السلام الحمد للہ الذی وفق رسول رسوله بما یرضی به رسوله

کس چیز سے تم لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو گے عرض کیا قرآن کریم سے۔ فرمایا اگر قرآن میں حکم نہ ملے تو۔ عرض کیا رسول اللہ کی حدیثوں میں اس کا حکم تلاش کروں گا اور اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ فرمایا اگر حدیث رسول میں بھی حکم نہ ملے تو۔ عرض کیا قیاس کے ذریعہ حکم کا استخراج کروں گا۔ یہ جواب سن کر حضور نے ارشاد فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اپنے رسول کی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

(۲) اسی طرح کا سوال حضور نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت

Marfat.com

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی فرمایا تھا جنکو قاضی بنا کر امین یمن بھیجا گیا تھے۔ انھوں نے جواب میں عرض کیا تھا۔

اذا لم نجد الحکم فی السنۃ نقیس الامر بالامر فما کان اقرب الی الحق عملنا به فقال علیه السلام اصبتما۔ (منہاج الاصول)

جب ہم کسی مسئلہ کا مرجع حکم حدیث میں نہیں پائیں گے تو ایک امر کا قیاس دوسرے امر پر کریں گے تو ہماری نظر میں جو بات حق سے قریب تر ہو گی اس پر عمل کریں گے۔ یہ جواب سن کر حضور نے اس کی توثیق فرمائی۔

ان دونوں حدیثوں سے واضح طور پر مندرجہ ذیل نکات ثابت ہوتے ہیں۔

پہلا نکتہ تو احکام کے ماٰخذ کی ترتیب کا ہے کہ احکام کی تخریج میں سب سے پہلا ماٰخذ قرآن ہے۔ اس کے بعد سنت کا درجہ ہے۔ قیاس کا مرحلہ بالکل آخری ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ قیاس کے ذریعہ اجتہاد میں اپنی رائے کا دخل ضروری ہے۔ اور یہ اسلام میں مذموم نہیں ہے ورنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جواب پر حضور اس طرح اپنی خوشنودی کا اظہار نہ فرماتے۔ یہیں سے ان لوگوں کا اعتراض باطل ہو گیا جو ائمہ احناف کو اصحاب رائے کہہ کر مطعون کرتے ہیں۔

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جواب میں نہایت صراحت کے ساتھ قیاس کا ذکر ہے۔ اور حضور نے اس کی توثیق فرما کر قیاس کو بھی دلیل شرعی کا مقام عطا فرمایا ہے۔

Marfat.com

چند اصول فقہ

ائمۂ احناف نے کتاب و سنّت اور اجماعِ امت کے فقہی احکام، شرعی قوانین اور مجموعۂ قضایا و فتاویٰ کا گہرا مطالعہ کرنے کے بعد ان کی روشنی میں کچھ فقہی اصول منضبط کئے ہیں جنہیں وہ ضوابط کلیہ کے طور پر احکام کی تخریج میں استعمال کرتے ہیں۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب الاشباہ والنظائر سے نمونے کے طور پر چند اصول ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ اس کتاب کے قارئین کرام ائمۂ احناف کی قانونی بصیرتوں، فکر و نظر کی وسعتوں اور تمدّن و معاشرت اور انسانوں کے طبعی حالات و ضروریات پر ان کے گہرے اور وسیع مطالعہ کا اندازہ لگا سکیں۔

① المشقۃ تجلب التیسیر	مشقت آسانی کو چاہتی ہے
② الضرورات تبیح المحظورات	ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔
③ ما ابیح للضرورۃ یتقدر بقدرھا۔	جو چیز ضرورۃً مباح ہو وہ ضرورت ہی کی حد تک مباح رہے گی۔ یعنی ضرورت کے دائرہ سے باہر اسے مباح نہیں سمجھا جائے گا۔
④ ماجاز بعذر بطل بزوالہ	جو چیز کسی عذر کی وجہ سے جائز قرار دی جائے عذر ختم ہو جانے کے بعد اس کا جواز بھی ختم ہو جائیگا
⑤ الضرر لایزال بالضرر	ضرر کا ازالہ ضرر کے ذریعہ نہیں کیا جائے گا۔
⑥ یتحمل الضرر الخاص لاجل دفع الضرر العام	ضرر عام کے دفع کے لیے ضرر خاص کو برداشت کیا جائے گا۔
⑦ اعظمھما ضررا یزال	زیادہ ضرر والی چیز کم ضرر والی چیز کے ذریعہ

Marfat.com

بالاخف

زائل کی جائے گی ۔

⑧ من ابتلی ببلیتین وھما متساویان یاخذ بایتہما شاء وان اختلفا یختار اھونہما۔

جو کسی ایسی دو بلاؤں میں گھر جائے جو قباحت کے لحاظ سے مساوی ہوں تو دونوں میں سے جسے چاہے اختیار کرلے ۔ اور اگر ایک میں قباحت کم ہے دوسرے میں زیادہ تو کم والی کو اختیار کرے ۔

⑨ درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح ۔

حصول نفع کے مقابلے میں نقصان سے بچنا زیادہ بہتر ہے

⑩ اذا تعارض المانع والمقتضی یقدم المانع ۔

جب مقتضی اور مانع کے درمیان تعارض پیدا ہو جائے تو مانع کو ترجیح دی جائے گی

⑪ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام ۔

جب کسی مسئلے میں حلال وحرام دونوں پہلو جمع ہو جائیں تو حرام کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی ۔

⑫ تصرف الامام علی الرعیۃ منوط بالمصلحۃ ۔

عوام کے مسائل وحقوق میں سلطانِ وقت کے تصرفات مصلحت پر مبنی ہوں گے ۔

⑬ الولایۃ الخاصۃ اقوی من الولایۃ العامۃ ۔

ولایت خاصہ ولایت عامہ کے مقابلے میں زیادہ قابل ترجیح ہوگی

⑭ الامور بمقاصدھا

امور اپنے مقاصد کے تابع ہوتے ہیں ۔

⑮ الیقین لایزول بالشک

یقین شک سے نہیں زائل ہوگا ۔

⑯ ماثبت بیقین لا یرتفع الا بالیقین ۔

جو چیز یقین سے ثابت ہو وہ یقین ہی کے ذریعہ مرتفع ہوگی ۔

⑰ الاصل العدم

نہ ہونا ہی اصل ہے ۔

Marfat.com

نوٹ:۔ اس ضابطہ کا تعلق ان اوصاف سے ہے جو کسی چیز کو عارض ہوتے ہیں۔

(۱۸) الاصل الوجود — ہونا ہی اصل ہے۔

نوٹ:۔ اس ضابطہ کا تعلق کسی چیز کی صفات اصلیہ سے ہے۔

(۱۹) الحدود تندرئ بالشبہات — شبہات حدود کے نفاذ سے مانع ہوتے ہیں۔

(۲۰) التعزیر یثبت بالشبہۃ — شبہہ بھی تعزیر کے لیے کافی ہے

نوٹ:۔ شبہہ کہتے ہیں جو ثابت نہ ہو لیکن ثابت کے مشابہ ہو (الشبہۃ مایشبہ بالثابت ولیس بثابت)

(۲۱) ما حرم اخذہ حرم اعطائہ — جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے

(۲۲) ما حرم فعلہ حرم طلبہ — جس کام کا کرنا حرام ہے اس کی طلب بھی حرام ہے

(۲۳) لاعبرۃ بالظن البین خطاؤہ — اس گمان کا کوئی اعتبار نہیں جس کا غلط ہونا ظاہر ہو

(۲۴) ذکر بعض مالا یتجزی کذکر کلہ — کسی ایسے ٹکڑے کا ذکر جو کل سے الگ نہ کیا جا سکے کل کے ذکر کی طرح ہے۔

(۲۵) اذا اجتمع المباشر والمسبب اضیف الحکم الی المباشر۔ — جب کسی کام کا مرتکب اور سبب دونوں جمع ہو جائیں تو حکم کا تعلق مرتکب کے ساتھ ہوگا۔

(۲۶) اعمال الکلام اولیٰ من اھمالہ۔ — کسی کلام کو با معنی بنانا اسے مہمل بنانے سے بہتر ہے

(۲۷) التابع تابع — وجود میں تابع حکم میں بھی تابع ہوتا ہے۔

(۲۸) التابع یسقط بسقوط المتبوع — متبوع کے سقوط سے تابع بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

(۲۹) یسقط الفرع اذا سقط الاصل — اصل جب ساقط ہو جائے تو فرع بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

(۳۰) الحرب خُدعة۔ — جنگ دشمن کو دھوکے میں رکھنے کا نام ہے۔

(۳۱) الثابت بالعرف کالثابت بالنص — عرف کے ذریعہ جو چیز ثابت ہو اس کا نفاذ بالکل ایسے ہی ہوگا جیسے کوئی چیز نص کے ذریعہ ثابت ہو

(۳۲) العادة تجعل حکما اذا لم یوجد التصریح بخلافه — عادت وعرف پر وہاں حکم لگایا جائے گا جہاں نص صریح اس کے مخالف نہ ہو۔

(۳۳) البناء علی الظاهر واجب مالم یتبین خلافه — ظاہر پر حکم کی بُنیاد رکھنا واجب ہے جب تک اس کے خلاف ثبوت نہ ہو۔

(۳۴) مجرد الخبر لا یصلح حجة — خبرِ محض حجت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

(۳۵) الثابت بالبینة کالثابت بالمعاینه — شہادت سے ثابت شدہ مشاہدہ سے ثابت شدہ امر کی طرح ہے۔

(۳۶) المعلق بالشرط یثبت بوجود الشرط — کسی شرط پر معلق چیز اسی وقت ثابت ہوگی جبکہ شرط پائی جائے۔

(۳۷) المعلق بالشرط معدوم قبل الشرط — جو چیز کسی شرط پر معلق ہو وہ شرط کے وجود سے پہلے معدوم سمجھی جائے گی۔

(۳۸) یسقط اعتبار دلالة الحال اذا جاء التصریح بخلافها — دلالتِ حال کا اعتبار ساقط ہو جائے گا جبکہ اس کا مخالف پہلو صراحت کے ساتھ ثابت ہو جائے۔

(۳۹) یجب العمل بالمجاز اذا تعذّر العمل بالحقیقة — مجاز پر عمل واجب ہے جبکہ حقیقت پر عمل متعذر ہو جائے۔

(۴۰) الکتاب الی من نائی کالخطاب بمن دنی۔ — دور والے کے نام خط حکم کے لحاظ سے بالکل ایسے ہی ہے جیسے سامنے والے سے خطاب۔

(۴۱) الولد یتبع خیر الابوین دینا۔ — بچہ اپنے ماں باپ میں سے اسی کے تابع قرار دیا

Marfat.com

جائے گا جو دین کے اعتبار سے دونوں میں بہتر ہو

۴۲ من فی دارالحرب فی حق من فی دارالاسلام کالمیت۔
دارالحرب میں رہنے والا اس شخص کے حق میں جو دارالاسلام میں رہتا ہے میت کی طرح ہے۔

۴۳ مال المسلمین لا یصیر غنیمۃ للمسلمین بحال۔
مسلمانوں کا مال مسلمانوں کے لیے کسی حال میں بھی مال غنیمت نہیں ہو سکتا

۴۴ شرط صحۃ الصدقۃ التملیک
صدقۂ واجبہ کے صحیح ہونے کی شرط مالک بنانا ہے

۴۵ التبرع فی المرض وصیۃ۔
مرض الموت میں احسان و حسن سلوک وصیت کے حکم میں ہے۔

۴۶ خیر الامور اوساطہا۔
ہر چیز میں بہتر وہی ہے جو درمیانی ہو۔

۴۷ السکران فی الحکم کالصاحی
نشے میں مدہوش حکم کے اعتبار سے باہوش کی طرح ہے

۴۸ عند اجتماع الحقوق یبدأ بالاھم۔
مختلف حقوق کے اجتماع کے وقت سب سے اہم حق کو اولیت دی جائے گی۔

۴۹ لا یجوز ترک الواجب للاستحباب۔
کسی مستحب کی وجہ سے واجب کا ترک جائز نہیں ہے۔

۵۰ الاجتہاد لا یعارض النص
اجتہاد نص کے معارض نہیں ہو سکتا (یعنی حکم منصوص کے خلاف کوئی اجتہاد قابل قبول نہیں)

(الاشباہ والنظائر۔ شرح السیر الکبیر)

جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء کے لیے زمین کے حصول کے سلسلے میں شب و روز کی مصروفیات کے باعث وقت نہیں مل رہا ہے کہ اس مضمون کو

Marfat.com

پھیلاؤں ورنہ ارادہ یہ تھا کہ مختلف فقہی مذاہب کے ساتھ فقہ حنفی کا ایک تقابلی
مطالعہ اپنے قارئین کے سامنے پیش کرتا اور ثابت کرتا کہ فقہ حنفی کتاب و سنت کے
دلائل سے مسلح ہونے کے ساتھ ساتھ فطرت انسانی اور عقل و حکمت کے تقاضوں سے
کس درجہ ہم آہنگ ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ عجم کو اسلام کا گرویدہ بنانے
میں جو گراں قدر خدمت فقہ حنفی نے انجام دی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔
دعا ہے کہ پروردگار عالم سُنی حنفی مسلک پر ہمیں ہمیشہ قائم رکھے۔ اور
اس کی برکتوں سے دونوں جہان میں سرخرو فرمائے۔ آمین

آمدہ بودیم از دریا بہ موج
باز از موجے بدریا می رویم

ارشد القادری

مہتمم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء۔ نئی دہلی ۱۳
۲۷ ذوالقعدہ ۱۴۰۴ھ
۲۵ اگست ۱۹۸۴ء

Marfat.com

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

① کس وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے؟

② کب بسم اللہ پڑھنا سنت ہے؟

③ کس وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے؟

④ کب بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن ہے؟

⑤ کس وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے؟

⑥ کب بسم اللہ پڑھنا حرام ہے؟

⑦ کس وقت بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے؟

Marfat.com

جوابات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) — جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اگرچہ پوری پڑھنا فرض نہیں جیساکہ طحطاوی علی مراقی الفلاح ص میں ہے اما الاتیان بالبسملة فتارة یکون فرضا کما عند الذبح وان کان لا یشترط هذا اللفظ بتمامه بل لایسن وانما المنقول باسم اللہ اللہ اکبر اھ

(۲) — بیرون نماز کسی سورت کے شروع سے تلاوت کی ابتداء کے وقت وضو کے شروع میں۔ نماز کی ہر رکعت کے اول میں۔ اور ہر اہم کام جیسے کھانے، پینے اور تمبسر وغیرہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے جیساکہ طحطاوی علی مراقی ص پر ہے تارة یکون سنة کما فی الوضوء واول کل امر ذی بال ومنه الاکل والجماع ونحوها۔

(۳) — خارج نماز درمیان سورت سے تلاوت کی ابتداء کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ بہار شریعت حصہ سوم ص میں ہے "اور سورہ توبہ کے درمیان سے پڑھتے وقت بھی یہی حکم ہے :

(۴) — اٹھتے بیٹھتے ہر وقت۔ اور نماز میں سورۂ فاتحہ اور سورت کے درمیان بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔ جیساکہ طحطاوی علی مراقی ص میں ہے تارة یکون

Marfat.com

مباحا کما ھی بین الفاتحۃ والسورۃ علی الراجح وفی ابتداء المشی والقعود مثلا۔

(۵)—— شراب پینے، زنا کرنے، چوری کرنے، جوا کھیلنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا کفر ہے یعنی جبکہ حرام قطعی کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کو حلال سمجھے بہار شریعت حصہ نہم ص۲۷ اور فتاوی عالمگیری جلد دوم ص۲۴۵ میں ہے الاتفاق علی انہ ان ممسک القدح وقال بسم اللہ وشربہ یصیر کافرا وھکذا ان بسمل وقت مباشرۃ الزنا او حال لعب القمار فانہ یصیر کافرا کذا فی الفصول العمادیۃ۔

(۶)—— حرام قطعی کرنے اور چوری وغیرہ کا ناجائز مال استعمال کرنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا حرام ہے جبکہ پڑھنے کو حلال نہ سمجھے۔ اسی طرح حائضہ عورت سے ہمبستری کرتے وقت بھی پڑھنا حرام ہے اور وہ شخص کہ جس پر غسل فرض ہے اسے تلاوت کی نیت سے بسم اللہ پڑھنا حرام ہے۔ البتہ اسے ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے طحطاوی علی مراقی ص۲ میں ہے تارۃ یکون الاتیان بھا حراما کعند الزنا و وطی الحائض وشرب الخمر واکل مغصوب او مسروق قبل الاستحلال واداء الضمان والصحیح انہ ان استحل ذلک عند فعل المعصیۃ کفر والا لا۔

(۷)—— سورہ برات کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے جبکہ سورہ انفال سے ملا کر پڑھے۔ اسی طرح حقہ، بیڑی، سگریٹ پینے اور لہسن، پیاز جیسی چیز کھانے کے وقت اور نجاست کی جگہوں میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور شرمگاہ کھولنے کے وقت بھی پڑھنا مکروہ ہے طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۳ پر ہے تارۃ یکون الاتیان بھا مکروھا کما فی اول سورۃ براءۃ دون اثنائھا فیستحب ومنہ شرب الدخان وفی محل النجاسات اھ تلخیصا اور شامی جلد اول

Marfat.com

میں ہے تکرہ عند کشف العورۃ او محل النجاسات وفی اول سورۃ براءۃ اذا وصل قراءتھا بالانفال کما قیدہ بعض المشایخ قیل وعند شرب الدخان ای ونحوہ من کل ذی رائحۃ کریھۃ کاکل ثوم وبصل وتحرم عند استعمال محرم بل فی البزازیۃ وغیرھا یکفر من بسمل عند مباشرۃ کل حرام قطعی الحرمۃ وکذا تحرم علی الجنب ان لم یقصد بھا الذکر اھ

خزینۂ عملیات

مجموعہ عملیات وتعویذات ازنفوش قرآنی کا مستند اور انمول ذخیرہ جو ہر قسم کی بیماریوں اور حاجتوں میں انتہائی زود اثر اور تیر بہدف ثابت ہو چکے ہیں

مولانا صوفی محمد عزیز الرحمن پانی پتی

شبیر برادرز ○ اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

عقائد کی پہیلیاں

(۱) — ایک شخص کلمہ نہ پڑھنے کے باوجود مسلمان ہو گیا اس کی کیا صورت ہے ؟

(۲) — وہ کونسی صورت ہے کہ ایک شخص دل سے مذہب اسلام کو صحیح مانتا ہے اور زبان سے اقرار بھی کرتا ہے مگر اس کے باوجود کافر ہے ؟

(۳) — زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو ہر جگہ سے افضل ہے ؟

(۴) — کب سنت کو چھوڑ دینا کفر ہے ؟

(۵) — کس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے ؟

(۶) — وہ کونسی بدعت ہے جس کا کرنا ضروری ہے اگر نہ کریں تو گنہگار ہوں گے ؟

(۷) — وہ کون سی چیز ہے کہ خدائے تعالیٰ کو اس کا خالق کہنا جائز نہیں ؟

(۸) — وہ کون شخص ہے جو کافر اصلی سے بھی بدتر ہے ؟

(۹) نہ جانکاری میں کلمۂ کفر بک جائے تو کافر ہو گا یا نہیں ؟

Marfat.com

جوابات عقائد کی پہیلیاں

(۱) —— جو شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام قبول کر لیا تو وہ مسلمان ہو گیا اگرچہ اس نے کلمۂ طیبہ نہیں پڑھا۔ جیسا کہ فتاوی افریقہ لاہوری صفحہ میں ہے "اتنا کہنا کہ میں نے وہ مذہب چھوڑ کر دین محمدی قبول کر لیا اسلام کے لیے کافی ہے "۔ اور ردالمحتار جلد سوم صفحہ میں ہے لو قال انا مسلم فھو مسلم وکذا لو قال علی دین محمد او علی الحنیفیۃ او علی دین الاسلام۔

(۲) —— اس کی صورت یہ ہے کہ وہ دل سے صحیح مانے اور زبان سے اقرار کرنے کے ساتھ مذہب اسلام کو اپنا دین نہیں قرار دیتا اس سبب سے وہ کافر ہے اس لیے کہ کفر کی چار قسمیں ہیں (۱) کفر انکاری :۔ کہ نہ دل سے صحیح مانے اور نہ زبان سے اقرار کرے جیسے کہ فرعون وغیرہ کا کفر۔

(۲) کفر جحودی :۔ کہ دل سے صحیح مانے مگر زبان سے اعتراف نہ کرے جیسے کہ یہودی وغیرہ کا کفر۔ (۳) کفر نفاقی :۔ کہ دل سے صحیح نہ مانے مگر زبان سے اقرار کرے جیسے کہ ابی بن خلف وغیرہ کا کفر (۴) کفر عنادی :۔ کہ دل سے صحیح مانے اور زبان سے اعتراف بھی کرے مگر مذہب اسلام کو اپنا دین نہ قرار دے جیسے کہ ابوطالب وغیرہ کا کفر تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۳۱ رکوع اول کی آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کے تحت ہے الکفر علی اربعۃ اضرب کفر انکار وھو ان لا یعرف اللہ اصلا ککفر فرعون و ھو قولہ مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ وکفر جحود وھو ان یعرف اللہ بقلبہ ولا یقر بلسانہ ککفر ابلیس وکفر الیہود، وکفر عناد وھو ان یعرف

Marfat.com

اللہ بقلبہ ویقر بلسانہ ولایذکر بہ ککفر امیۃ بن ابی الصلت و ابی طالب حیث یقول فی شعر لہ

ولقد علمت بان دین محمد ٭ من خیر ادیان البریۃ دینا
لولا الملامۃ او الحذار مسبۃ ٭ لوجدتنی سمحا بذاک مبینا

وکفر نفاق وھو ان یقر بلسانہ ولا یعتقد صحۃ ذلک بقلبہ فجمیع ھذہ الانواع کفر۔

(۳) —— زمین کا وہ حصہ جو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعضائے مبارکہ سے لگا ہوا ہے وہ ہر جگہ سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ شریف اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے جیسا کہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ تربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش سے افضل ہے (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۶۸۰) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۲۵۶ میں ہے ما ضم اعضاءہ علیہ الصلاۃ والسلام فانہ افضل مطلقا حتی من الکعبۃ والعرش والکرسی۔

(۴) —— جبکہ سنت کو حق نہ سمجھے تو اس صورت میں سنت نماز کو چھوڑ دینا کفر ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۵۰ میں ہے رجل ترک سنن الصلاۃ ان لم یر السنۃ حقا فقد کفر لانہ ترکھا استخفافا۔ اور غنیہ صفحہ ۳۶۲ میں ہے لو ترک سنۃ الفجر او التی قبل الظھر او التی بعدھا ونحوھا من المؤکدۃ قیل لا تلحقہ الاساءۃ لان محمدا سماہ تطوعا الا ان یستخفہ فیقول ھذا فعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا لا افعلہ فحینئذ یکفر۔

فائدہ:۔ جبکہ سنت کا استخفاف کفر ہے تو جس کی سنت ہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استخفاف بدرجۂ اولیٰ کفر ہے۔

Marfat.com

(۵) —— جبکہ نماز کی تحقیر مقصود ہو مثلاً نماز ایسی کوئی مہتم بالشان چیز نہیں کہ جس کے لیے ٹوپی پہنی جائے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے۔

(درمختار و ردالمحتار جلد اول ص۴۳۱، بہار شریعت جلد ۳ ص۱۴۷)

(۶) —— وہ بدعت بدعتِ واجبہ ہے جس کا کرنا مسلمان پر ضروری ہے اگر نہ کریں گے تو گنہ گار ہوں گے کما ھو حکم الواجب۔ شامی جلد اول ص۳۷۶ میں ہے قد تکون (البدعۃ) واجبۃ کنصب الادلۃ للرد علی اھل الفرق الضالۃ وتعلم النحو المفھم للکتاب والسنۃ۔ یعنی بدعت کبھی واجب ہوتی ہے جیسے کہ گمراہ فرقے والوں پر رد کے دلائل قائم کرنا اور علم نحو کا سیکھنا جو قرآن و حدیث سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "بعض بدعتہاست کہ واجب ست چنانچہ تعلیم و تعلم صرف و نحو کہ بداں معرفت آیات و احادیث حاصل گردد و حفظ غرائب کتاب و سنت و دیگر چیزہائے کہ حفظ دین و ملت برآں موقوف بود" یعنی بعض بدعتیں واجب ہیں جیسے کہ علم صرف و نحو کا سیکھنا سکھانا کہ اس سے آیات و احادیثِ کریمہ کے مفاہیم و مطالب کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور قرآن و حدیث کے غرائب کو محفوظ کرنا اور دوسری چیزیں کہ دین و ملت کی حفاظت ان پر موقوف ہے (یہ سب بدعت واجبہ ہیں۔ اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۲۸)

(۷) —— خدائے تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے لیکن اس کو خالق الخنزیر کہنا جائز نہیں۔ شرح عقائد نسفی کی شرح نبراس ص۱۶۳ میں ہے ان اللہ تعالیٰ خالق کل شی ویلزمہ ان یکون خالق الخنازیر مع انہ یجوز اطلاق الملزوم لا اللازم۔

(۸) —— وہ شخص جو کافر اصلی سے بھی بدتر ہے وہ مرتد ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم

Marfat.com

مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں المرتد اقبح کفراً من الکافر الاصلی۔

(الاشباہ والنظائر ص۱۹۰)

(۹) ـــ عام مشائخ کے نزدیک کافر ہو جائے گا اور نہ جانکاری کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا جیساکہ الاشباہ والنظائر ص۳۰۴ میں ہے فی الخلاصۃ اذا تکلم بکلمۃ الکفر جاھلاً قال بعضھم لا یکفر وعامتھم علی انہ یکفر ولا یعذر۔

Marfat.com

وضو کی پہیلیاں

① — کب داڑھی میں خلال کرنا مکروہ ہے ؟

② — وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز نہیں اسکی صورت کیا ہے ؟

③ — پانی زیادہ ہونے کے باوجود اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا جائز نہیں اس کی صورت کیا ہے ؟

④ — دوسرے کو وضو کے لیے پانی دینا جائز نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

⑤ — وہ کون شخص ہے کہ جس پر نماز فرض ہوتی ہے مگر اسے نماز پڑھنے کے لیے نہ وضو کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تیمم کی ؟

⑥ — کسی صورت میں وضو کرنے والے کو پیر دھونا ضروری نہیں ؟

⑦ — وہ کون مسلمان ہے کہ چاہے جس طرح بھی سوئے نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا ؟

⑧ — ہوا نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

⑨ — خون یا پیپ نکل کر بہا مگر وضو نہیں ٹوٹا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

⑩ — مونھ بھر قے ہوئی اور وضو نہیں ٹوٹا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

⑪ — بالغ آدمی رکوع و سجود والی نماز میں ٹھٹھا مار کر ہنسا اور وضو نہیں ٹوٹا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

⑫ — دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد بھی قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

⑬ — کن صورتوں میں وضو کرنا فرض ہے ؟

⑭ — کس صورت میں وضو کرنا واجب ہے ؟

Marfat.com

(۱۵) — کن صورتوں میں وضو کرنا سُنت ہے ؟

(۱۶) — کن صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے ؟

(۱۷) — وضو کے بعد غیر معذور کے بدن سے نجاست نکلی مگر وضو کی دوبارہ حاجت نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۸) — ظہر کے وقت میں پورا وضو کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ پہنا مگر عصر کے وقت وضو کرنے میں وہ موزہ پر مسح نہیں کر سکتا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۹) — چمڑا کے ایک ہی موزہ میں پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار ٹخنے کے نیچے نظر آرہا ہے۔ اس کے باوجود اس موزہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جوابات وضو کی پہیلیاں

(۱)___ جبکہ احرام باندھے ہو تو ایسے وقت میں داڑھی کا خلال مکروہ ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۱۵۹ میں ہے تخلیل الشعر سنۃ فی الطہارۃ و یکرہ للمحرم

(۲)___ جبکہ نماز کا وقت تنگ ہو گیا یا کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے فرائض وضو کے لیے پانی پورا نہیں ہو گا۔ تو ان صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں جائز نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۱۱۲ میں ہے لوضاق الوقت اوالماء عن سنن الطہارۃ حرم فعلہا۔

(۳)___ جبکہ جانتا ہو کہ اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے سے نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں پانی زیادہ ہونے کے باوجود اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا جائز نہیں۔ کما ھو الظاھر۔

(۴)___ جبکہ نماز کا وقت ہو گیا اور کسی شخص کے پاس اتنا پانی ہے کہ جس سے صرف ایک آدمی کا وضو ہو سکتا ہے تو اس صورت میں اس شخص کو خود تیمم کرنا اور دوسرے کو وضو کے لیے پانی دینا جائز نہیں جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں لو دخل الوقت و معہ ماء یتوضأ بہ فوہبہ لغیرہ لیتوضأ بہ لم یجز لا اعرف فیہ خلافا لان الایثار انما یکون فیما یتعلق بالنفوس لا فیما یتعلق بالقرب والعبادات۔ (الاشباہ والنظائر ص۱۱۹)

(۵)___ جس شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر سے کٹے ہوں اور چہرہ زخمی ہو تو ایسے شخص پر نماز فرض ہوتی ہے مگر اس کو نماز پڑھنے کے لیے نہ وضو کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تیمم کی جیسا کہ نور الایضاح باب التیمم ص۴۲ میں ہے مقطوع الیدین والرجلین اذا کان بوجہہ جراحۃ یصلی بغیر طہارۃ

Marfat.com

والبعید۔ اسی طرح درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۱۶۱ میں بھی ہے۔

(٦) — جبکہ وضو کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ پہنے ہو تو مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن تین راتیں وضو کرنے میں پیر کا دھونا ضروری نہیں بلکہ صرف مسح کافی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری وغیرہ)

(٧) — وہ نبی ہے کہ چاہے جس طرح سوئے نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا اور جو شخص کہ ریاح نکلنے کی بیماری کے سبب معذور ہو اس کا وضو بھی کسی طرح کی نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ بہار شریعت حصہ سوم صـ۲۷ میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ — اور بحرالرائق جلد اول صـ۳۹ میں ہے ان النوم مضطجعًا ناقض الا فی حق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرح فی القنیۃ بانہ من خصوصیاتہ ولھذا ورد فی الصحیحین ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نام حتی نفخ ثم قام الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ — اور سعایہ جلد اول صـ۲۳۶ میں ہے ان نومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس بناقض لقولہ علیہ السلام تنام عینای ولاینام قلبی کما نص علیہ جمع ممن صنفوا علیہ فی الخصائص — اور ردالمحتار جلد اول صـ۹۵ میں ہے فی فتاوی ابن الشبلی قال سئلت عن شخص بہ انفلات ریح ھل ینقض وضوءہ بالنوم فاجبت بعدم النقض بناءً علی ما ھو الصحیح من ان النوم نفسہ لیس بناقض وانما الناقض ما یخرج۔

(٨) — جبکہ ہوا عورت یا مرد کے آگے کے مقام سے نکلے تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صـ۹ پر ہے الریح الخارجۃ من الذکر وفرج المرأۃ لاتنقض الوضوء علی الصحیح۔

(٩) — خون یا پیپ نکل کر آنکھ یا کان میں بہا مگر ان سے باہر نہیں آیا تو وضو

Marfat.com

میں نوٹتا۔ جیساکہ فتح القدیر جلد اول صہ۳۴ میں ہے اذا کان فی عینہ قرحۃ ووصل الدم منھا الی جانب اٰخر من عینہ فلا ینقض وضوءہ لانہ لم یصل الی موضع یجب غسلہ فی الجملۃ۔

(۱۰) ــــ بلغم، کیڑا یا سانپ کی موتہ بھرتے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹتا جیساکہ درمختار مع شامی جلد اول صہ۹۴ میں ہے لا ینقضہ قیٔ من بلغم علی المعتمد اصلا۔ اور فتاوی رضویہ جلد اول صہ۹۱ پر قنیہ سے ہے لوقاء دودا کثیرا اوحیۃ ملأت فاہ لاینقض۔

(۱۱) ــــ نماز پڑھتے ہوئے سوگیا اور اسی حالت میں ٹھٹھا مار کر ہنسا تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ رکوع وسجود والی نماز ہو۔ جیساکہ شرح وقایہ جلد اول صہ۶۲ میں ہے لونام فی الصلوۃ علی ای ھیأۃ فقھقھتہ لا ینقض الوضوء۔

(۱۲) ــــ اگر سجدۂ سہو واجب ہو مگر سہو ہونا یاد نہ ہو اور دونوں طرف سلام پھیر دے اس کے بعد کوئی فعل منافی نماز کرنے سے پہلے قہقہہ مار کر ہنسے پھر یاد آنے پر سجدۂ سہو کرے۔ تو اس صورت میں دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد بھی قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیساکہ درمختار مع شامی جلد اول صہ۵۰۳ پر ہے سلام من علیہ سجود سھو یخرجہ من الصلاۃ خروجا موقوفا ان سجد عاد الیھا والا لا وعلی ھذا فیبطل وضوءہ بالقھقھۃ ان سجد للسھو۔

(۱۳) ــــ محدث کو ہر قسم کی نماز، نماز جنازہ، سجدۂ تلاوت اور قرآن مجید چھونے کے لئے اگرچہ ایک ہی آیت ہو وضو کرنا فرض ہے نور الایضاح صہ۳۴ میں ہے الاول فرض علی المحدث للصلوۃ ولوکانت نفلا ولصلاۃ الجنازۃ وسجدۃ التلاوت ولمس القراٰن ولو اٰیۃ۔

(۱۴) ــــ کعبہ شریف کا طواف کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے جیساکہ مراقی الفلاح مع طحطاوی صہ۴۵ میں ہے القسم الثانی وضوء واجب وھو الوضوء

Marfat.com

للطواف بالكعبة.

(۱۵)——غسل جنابت سے پہلے۔ جنب کو کھانے پینے اور سونے کے لیے، اذان وا
خطبۂ جمعہ وعیدین۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مبارکہ کی زیارت
وقوف عرفہ اور صفا مروہ کے درمیان سعی۔ ان تمام کاموں کے لئے وضو کرنا سُنت ہے
(بہار شریعت حصۂ دوم صـ۲۳)

(۱۶)—— سونے کے لئے اور سونے کے بعد، میت نہلانے یا اٹھانے کے بعد، جما
سے پہلے، غصہ کے وقت، زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لئے۔ حدیث اور علم دین پڑھنے
پڑھانے کے لئے، جمعہ وعیدین کے علاوہ باقی خطبوں کے لئے، دینی کتابیں چھو
کے لئے، ستر غلیظ چھونے کے بعد، جھوٹ بولنے گالی دینے اور فحش لفظ نکالنے کے
بعد، صلیب یا بُت چھونے اور کوڑھی یا سفید داغ والے سے بدن مس ہو جانے کے
بعد، بغل کھجانے سے جبکہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو چیزیں
پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے
حائل مس ہو جانے کے بعد اور باوضو شخص کو نماز پڑھنے کے لئے۔ ان سب صورتوں
میں وضو کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم صـ۲۳)

(۱۷)—— وضو کے بعد مردہ کے بدن سے نجاست نکلی تو اس صورت میں وضو
کی دوبارہ حاجت نہیں جیسا کہ رد المحتار جلد اوّل صفحہ ۹۱ میں ہے لو
خرجت منه (ای المیّت) نجاسة لم يعد وضوءه۔

(۱۸)——معذور ظہر کے وقت میں اگرچہ پورا وضو کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ
پہنے مگر عصر کے وضو میں وہ موزہ پر مسح نہیں کر سکتا صرف اسی ایک وقت
کے اندر مسح کر سکتا ہے کہ جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر وضو کرنے یا موزہ پہننے
کے وقت میں عذر نہیں پایا گیا تو اس کا حکم اس صورت میں تندرست

Marfat.com

کے مثل ہے حاشیہ ہدایہ جلد اول صفحہ ۴۱ پر نہایہ سے ہے التی سال دمہا وقت الوضوء واللبس او وقت الوضوء دون اللبس او بالعکس فانہا لا تمسح بعد خروج الوقت واما اذا کان منقطعا وقت الوضوء واللبس فانہا والصحیحۃ سواء۔

(۱۹) — پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار ٹخنے کے نیچے موزہ کے زیادہ ڈھیلا ہونے کے سبب اوپر سے نظر آرہا ہے تو اس صورت میں اس موزہ پر مسح کرنا جائز ہے شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۰۰ میں ہے لاباس بان یکون واسعا بحیث یری رجلہ من اعلی الخف۔

Marfat.com

غسل کی پہیلیاں

①—— کس غسل میں ہاتھ دھونے کی بجائے پہلے چہرہ دھونے کا حکم ہے ؟

②—— زندہ اور مُردہ کے غسل میں کتنی باتوں کا فرق ہے ؟

③—— وہ کونسا غسل ہے کہ جس میں صرف ایک ہی فرض ہے ؟

④—— منی نکلنے سے کیوں غسل واجب ہوتا ہے جبکہ پیشاب سے واجب نہیں ہوتا۔ اس کی عقلی وجہ کیا ہے ؟

Marfat.com

جوابات غسل کی پہیلیاں

①—— مُردہ کے غسل میں ہاتھ دُھونے کی بجائے پہلے چہرہ دھونے کا حکم ہے. فتاویٰ عالمگیری جلد اول بیان غسل میت ص۱۴۸ میں ہے یبدأ بغسل وجھہ لا بغسل الیدین کذا فی المحیط۔

②—— زندہ اور مُردہ کے غسل میں پانچ باتوں کا فرق ہے۔

① زندہ کو پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا سُنت ہے اور مُردہ کا پہلے چہرہ دھونا مستحب ہے ② زندہ کو کلی کرنا فرض ہے اور مُردہ کے غسل میں کلی نہیں۔ ③ زندہ کو ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے اور مُردہ کے غسل میں منع ہے ④ زندہ کو حکم ہے کہ اگر پاؤں کے پاس دھوؤں کے جمع ہونے کا امکان ہو تو غسل کے وضو میں پاؤں نہ دھوئے بلکہ غسل سے فارغ ہو کر دوسری جگہ دھوئے مگر مُردہ کے غسل میں پاؤں کا دھونا مؤخر نہ کرے ⑤ زندہ اپنے غسل کے وضو میں سر کا مسح کرے اور مُردہ کے وضو میں ایک روایت کے مطابق سر کا مسح نہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس کے بھی سر کا مسح کرے جیسا کہ تفسیر رُوح البیان جلد دوم ص۲۵۶ میں ہے الفرق بین غسل المیت والحی انہ یستحب البدایۃ بغسل وجہ المیت بخلاف الحی فانہ یبدأ بغسل یدیہ ولا یمضمض ولا یستنشق بخلاف الحی ولا یؤخر غسل رجلیہ بخلاف الحی ان کان فی مستنقع الماء ولا یمسح راسہ فی وضوء الغسل بخلاف الحی فی روایۃ کذا فی الاشباہ —— اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص۱۴۸ پر غسل میت کے بیان میں ہے یبدأ بغسل وجھہ لا بغسل الیدین کذا فی المحیط ولا یمضمض

Marfat.com

ولا یستنشق کذا فی فتاوی قاضی خان۔ واختلفوا فی مسح راسہ والصحیح انہ یمسح راسہ ولا یؤخر غسل رجلیہ کذا فی التبیین۔

(۳) —— وہ غسل میت کا ہے کہ جس میں پورے بدن پر پانی بہانا صرف یہی ایک فرض ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل ص۱۴۷ پر غسل میت کے بیان میں ہے الواجب ھو الغسل مرۃ واحدۃ کذا فی البدائع۔

(۴) —— منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے واجب نہیں ہوتا اس کی عقلی وجہیں تین ہیں۔

(۱) انزال منی کے ساتھ قضاء شہوت میں ایسی لذت کا حصول ہوتا ہے کہ جس سے پورا بدن متمتع ہوتا ہے اس لئے اس نعمت کے شکریہ میں پورے بدن کے غسل کا حکم ہوا۔ اسی سبب سے وجوب غسل کے لئے خروج منی علی وجہ الدفق والشھوۃ کی قید ہے کہ بغیر ان کے لذت کا حصول نہیں ہوتا۔ اسی لئے اس صورت میں وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ غسل۔

(۲) جنابت پورے بدن کی قوت سے حاصل ہوتی ہے اسی لیے اس کی زیادتی کا اثر پورے جسم سے ظاہر ہوتا ہے لہذا جنابت سے پورا بدن ظاہر وباطن بقدر امکان دھونے کا حکم ہوا۔ اور یہ باتیں پیشاب وغیرہ میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

(۳) نماز یعنی بارگاہ الٰہی میں حاضری کے لئے کمال نظافت چاہیئے اور کمال نظافت پورے بدن کے غسل ہی سے حاصل ہوگا مگر پیشاب وغیرہ جس کا وقوع کثیر ہے اس میں خدائے تعالٰی نے اپنے فضل وکرم سے بندوں کی آسانی کے لئے وضو کو غسل کے قائم مقام کر دیا۔ اور جنابت کا وقوع چونکہ کم ہے اس لئے اس میں پورے بدن کا دھونا لازم قرار دیا گیا ہے جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد دوم ص۳۵۵ اور بدائع الصنائع جلد اوّل ص۳۶ میں ہے انما وجب غسل جمیع البدن بخروج المنی

ولم یجب بخروج البول والغائط وانما وجب غسل الاعضاء المخصوصة لاغیر بوجوه۔ احدها ان قضاء الشهوة بانزال المنی استمتاع بنعمة یظهر اثرها فی جمیع البدن وهو اللذة فامر بغسل جمیع البدن شکرا لهذه النعمة وهذا لا یتقرر فی البول والغائط۔ والثانی ان الجنابة تاخذ جمیع البدن ظاهره و باطنه لان الوطئ الذی هو سببه لا یکون الا باستعمال لجمیع ما فی البدن من القوة حتی یضعف الانسان بالاکثار منه و یقوی بالامتناع فاذا اخذت الجنابة جمیع البدن الظاهر والباطن وجب غسل جمیع البدن الظاهر والباطن بقدر الامکان ولا کذلک الحدث فانه لا یاخذ الا الظاهر من الاطراف لان سببه یکون بظواهر الاطراف من الاکل والشرب ولا یکونان باستعمال جمیع البدن فاوجب غسل ظواهر الاطراف لا جمیع البدن والثالث ۔ ان غسل الکل او البعض وجب وسیلة الی الصلوٰة التی هی خدمة الرب سبحانه وتعالیٰ والقیام بین یدیه وتعظیمه فیجب ان یکون المصلی علی اطهر الاحوال وانظفها لیکون اقرب الی التعظیم واکمل فی الخدمة وکمال النظافة یحصل بغسل جمیع البدن وهذا هو العزیمة فی الحدیث ایضا الا ان ذلك مما یکثر وجوده فاکتفی فیه بالیسر لنظافة وهی تنقیة الاطراف التی تنکشف کثیرا وتقع علیه الابصار ابدا واقیم ذلك مقام غسل کل البدن دفعا للحرج وتیسیرا وفضلا من الله ونعمة ولا حرج فی الجنابة لانها لا تکثر فبقی الامر فیها علی العزیمة ۔

Marfat.com

پانی اور نجاست کی پہیلیاں

① دُنیا کے تمام پانیوں میں کون پانی سب سے افضل ہے؟

② وہ کون سا پانی ہے کہ نجاست کے سبب بدبودار ہے مگر اس سے وضو اور غسل وغیرہ جائز ہے؟

③ وہ کون سا پانی ہے کہ پاک ہے مگر اس سے وضو کرنا جائز نہیں؟

④ وہ کون سا پانی ہے کہ اس سے وضو کرنا جائز ہے مگر اس کا پینا حرام ہے؟

⑤ وہ کون سا پانی ہے کہ جب زیادہ ہو تو اس میں غسل جنابت جائز نہیں اور جب کم ہو جائے تو جائز ہے؟

⑥ ایک حوض دہ در دہ ہے اور اس میں نجاست کا رنگ، بو، یا مزہ نہیں ہے مگر اس کا پانی ناپاک ہے اس کی صورت کیا ہے؟

⑦ تھوڑا پانی ہے اس سے وضو کرے پھر وہی پانی وضو کے قابل رہے اس کی تدبیر کیا ہے؟

⑧ بے وضو نے بڑے برتن یا چھوٹے حوض میں اپنا ہاتھ بغیر دھوئے ڈال دیا اور پانی مستعمل نہ ہوا اس کی صورت کیا ہے؟

⑨ نماز پڑھنے سے پہلے اعضائے وضو کو دھویا اور پانی مستعمل نہ ہوا اس کی صورت کیا ہے؟

⑩ ایک چوہا کوئیں میں گر کر مر جائے تو کل پانی نہیں نکالنا پڑے گا مگر وہ کونسی صورت ہے کہ زندہ نکل آیا اور کل پانی نکالنا پڑے گا؟

Marfat.com

(۱۱)ـــ کوئیں میں بکری مرگئی جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے مگر تھوڑا سا پانی نکالنے سے کل پانی پاک ہو جائے اس کی تدبیر کیا ہے ؟

(۱۲)ـــ کس صورت کوئیں کا صرف ایک ڈول پانی نکالنا واجب ہے ؟

(۱۳)ـــ مینڈک کوئیں میں مر کے پھول جائے تو کل پانی ناپاک ہو جائیگا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۴)ـــ تھوڑے پانی میں کتا اور سور مر گئے مگر پانی نجس نہیں ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۵)ـــ سانپ کوئیں میں مر گیا پھر پھول اور پھٹ کر اس کے اجزاء پانی میں بکھر گئے مگر پانی نجس نہیں ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۶)ـــ دہ در دہ حوض میں کسی نے پاخانہ کر دیا جس نے پورے حوض میں پھیل کر اس کو نجس کر دیا پھر حوض کا کچھ پانی نہیں نکالا گیا مگر وہ پاک ہو گیا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۷)ـــ کس چیز کا پیشاب پاک ہے ؟

(۱۸)ـــ کس صورت میں پاخانہ پیشاب نجاست نہیں ہوتے ؟

(۱۹)ـــ وہ کونسا کپڑا ہے جو ناپاک نہیں ہے لیکن اگر وہ تھوڑے پانی میں پڑ جائے تو اسے ناپاک کر دے گا ؟

(۲۰)ـــ وہ کونسی چیز ہے کہ اکٹھا ہے تو ناپاک ہے اور تقسیم کر دی گئی تو پاک ہے ؟

(۲۱)ـــ وہ کونسی چیز ہے جو ایک کے لئے پاک ہے اور دوسرے کے لئے ناپاک ؟

(۲۲)ـــ نجس چیزوں کے پاک ہونے کی کل کتنی صورتیں ہیں ؟

(۲۳)ـــ کوئیں کا پانی نجس ہو گیا پھر نہ اس کا پانی نکالا گیا اور نہ بہا مگر کوآں پاک ہو گیا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲۴)ـــ کوئیں کے کنارے یا ٹب سے غسل کرنے پر کس صورت میں نکا پانی نجس ہو جاتا ہے ؟

(۲۵)ـــ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے وضو پر وضو کیا مگر پانی مستعمل نہیں ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲۶)ـــ اوصاف واحکام کے اعتبار سے پانی کی کل کتنی قسمیں ہیں ؟

Marfat.com

(۲۷) — کتنے خون پاک ہوتے ہیں ؟

(۲۸) — عورت کو ماہواری کا خون تین دن سے زیادہ آکر بند ہوگیا اور اس نے غسل بھی کر لیا مگر اس سے ہمبستری کرنا جائز نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۹) — وہ کون سی چیز ہے جو انسان کے بدن سے نکلتی ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر وہ نجس نہیں ہوتی۔

(۳۰) — بالغہ عورت کو پورے تین دن خون آکر بند ہوا مگر وہ حیض نہیں بلکہ بیماری ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۳۱) — ایک شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری اس طرح سے ہے کہ وضو کر کے اس نے نماز پڑھ لی اور اس درمیان میں اسے قطرہ نہیں آیا مگر اس کے باوجود وہ صاحبِ عذر ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۳۲) — درخت کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۳۳) — عورت کے آگے کے مقام سے ہوا کے علاوہ کون سی چیز نکلی کہ اس نے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

Marfat.com

جوابات پانی اور نجاست کی پہیلیاں

(۱)—— جو پانی کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلا وہ پانی دنیا کے تمام پانیوں سے افضل ہے الاشباہ والنظائر ص۳۹۴ میں ہے ما افضل المیاہ؟ فقل ما نبع من اصابعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲)—— پانی کے قریب کہیں مرداری ہے جس کے سبب پانی بدبودار ہو گیا ہے مگر مرداری پانی سے متصل نہیں ہے تو اس سے وضو اور غسل وغیرہ کرنا جائز ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۱ ص۳۹۱)

(۳)—— ماء مستعمل پاک ہے مگر اس سے وضو کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاوی رضویہ جلد اول ص۲۷۲ پر ماء مستعمل کی بحث میں ہے قالوا انہ طاھر غیر طھور عند اصحابنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴)—— جس میں مینڈک یا کوئی دوسرا پانی کا جانور مرا ہو اور اس کے اجزاء پانی میں ملے ہوں تو اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے مگر اس کا پینا حرام ہے جیسا کہ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں " پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہو گا اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزاء پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے (بہار شریعت حصہ دوم ص۵۲) اور اسی طرح الاشباہ والنظائر ص۳۹۴ میں بھی ہے

(۵)—— وہ ایسے حوض کا پانی ہے کہ جس کا اوپری حصہ دہ در دہ سے کم ہے اور نچلا حصہ دہ در دہ سے زیادہ ہے تو جب دہ در دہ سے کم میں پانی رہے گا تو اس میں

Marfat.com

غسل جنابت جائز نہیں اور جب گھٹ کر دہ دردہ میں ہو جائے تو جائز ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص۱۸ میں ہے ان کان اعلی الحوض اقل من عشر فی عشر واسفلہ عشر فی عشر او اکثر فوقعت نجاسۃ فی اعلی الحوض وحکم بنجاسۃ الاعلی ثم انتقص الماء وانتہی الی موضع ھو عشر فی عشر فالاصح انہ یجوز التوضئو بہ والاغتسال فیہ کذا فی المحیط۔

(۶) —— چھوٹے حوض کا پانی جو کسی نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہو گیا تھا اسے نکال کر ایسے بڑے حوض میں کر دیا گیا جس میں پانی نہیں تھا تو اس صورت میں وہ دہ دردہ حوض ناپاک ہے اگرچہ اس میں نجاست کا اثر نہ ہو جیسا کہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تحریر فرماتے ہیں ان کان الماء فی البیر فوقعت فیہا نجاسۃ فنزح کلہا وجعل الماء فی الحوض حتی انبسط وصار عشر فی عشر لم یطہر اعتبارا بحال الوقوع۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص۲۴۳)

اور جو حوض کہ اوپر سے دہ دردہ اور نیچے اس سے کم ہے اس صورت میں پانی جبکہ دہ دردہ سے کم میں ہو اگر اس وقت نجس ہو جائے اور پھر پھیل کر دہ دردہ میں ہو جائے تو ایسے دہ دردہ حوض کا پانی بھی نجس رہے گا اگرچہ اس میں نجاست کا رنگ. بو، یا مزہ نہ پایا جائے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص۱۸ میں ہے الحوض اذا کان اقل من عشر فی عشر لکنہ عمیق فوقعت فیہ نجاسۃ ثم انبسط وصار عشراً فی عشر فھو نجس۔

(۷) —— اتنی چوڑی نالی کہ جس میں وضو ہو سکتا ہے اس کے نیچے کی جانب ایک برتن رکھدے اور پانی اونچے کی جانب سے ڈلوائے جب پانی نالی میں جاری ہو تو اس میں وضو کرے اس تدبیر سے جو پانی برتن میں جمع ہوگا وہ پھر وضو

Marfat.com

کے قابل رہے گا۔

(فتاوی رضویہ جلد اوّل ص۲۵۸)

(۸) ــــ جبکہ چھوٹا برتن وغیرہ نہ ہو کہ جس سے پانی نکالا جا سکے تو بدرجۂ مجبوری بڑے برتن یا چھوٹے حوض میں بے وضوئے اپنا ہاتھ بقدر ضرورت بغیر دھوئے ڈال دیا تو پانی مستعمل نہ ہوگا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر ص۲۱ میں ہے اذا ادخل المحدث او الجنب او الحائض التی طہرت یدہ فی الماء للاغتراف لا یصیر مستعملا للضرورۃ کذا فی التبیین۔

(۹) ــــ باوضو شخص نے صرف ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت سے اعضاء وضو کو دھویا تو اس صورت میں پانی مستعمل نہ ہوا۔ (فتاوی رضویہ جلد اوّل ص۲۴۳)

(۱۰) ــــ زخمی چوہا بلی سے چھوٹ کر کوئیں میں گرا تو اگرچہ زندہ نکل آیا کل پانی نکالنا پڑے گا لان الدم یخرج من جرحہا فینزح الکل بلکہ زخمی نہ ہو مگر بلی سے بھاگ کر کوئیں میں گرا ہو تو اس صورت میں بھی کل پانی نکالنا پڑے گا جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۲۹۴ میں ہے ان کانت ھاربۃ من الھرۃ فینزح کلہ والا لا۔

(۱۱) ــــ کوئیں کا گولا اگر زمین سے اونچا ہو اور وہاں تک پانی بھرا ہو یا بھر دیا گیا ہو پھر وہاں سوراخ کرکے کچھ پانی نکالدیا جائے تو سب پانی پاک ہو جائے گا۔

(فتاوی رضویہ جلد اوّل ص۲۶۲)

(۱۲) ــــ جو کوآں کہ چوہا وغیرہ کے مرنے سے پاک کیا جا رہا تھا اس کا آخری ڈول دوسرے کوئیں میں ڈالدیا گیا تو اس صورت میں دوسرے کوئیں کا صرف ایک ڈول پانی نکالنا واجب ہوگا۔ (الاشباہ والنظائر ص۲۹۴)

(۱۳) ــــ جنگل کا بڑا مینڈک کہ جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے وہ اگر کوئیں میں مر کے پھول جائے۔ تو اس صورت میں کل پانی ناپاک ہو جائے گا ــــ اور خشکی کے مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے درمیان جھلی نہیں ہوتی اور

Marfat.com

پانی کے مینڈک میں جھلی ہوتی ہے۔ ایسا ہی بہار شریعت حصۂ دوم ص۵۳ و درمختار مع شامی جلد اوّل ص۱۲۴ میں ہے۔ اور ردالمحتار میں ہے، ما جزم بہ فی الھدایہ من عدم الافساد بالضفدع البری وصححہ فی السراج محمول علی ما لادم لہ سائل کما فی البحر والنھر عن الحلیۃ۔

(۱۴) —— پانی کا کتا اور سور اگر تھوڑے پانی میں مر گئے تو اس صورت میں پانی نجس نہیں ہوا۔ ایسا ہی درمختار و ردالمحتار جلد اوّل ص۱۲۴ میں ہے —— اور بحرالرائق جلد اوّل ص۹۰ میں ہے قال فی الخلاصۃ الکلب المائی والخنزیر المائی اذا مات فی الماء اجمعوا انہ لایفسد الماء۔

(۱۵) —— پانی کا سانپ کوئیں میں مر گیا پھر پھول اور پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں بکھر گئے تو اس صورت میں اگرچہ اس کا پینا حرام ہے مگر پانی نجس نہیں ہوا۔ لان الحیۃ المائیۃ لاتفسد الماء مطلقاً ھکذا فی الجزء الاول من ردالمحتار ص۱۲۴۔

(۱۶) —— نجاست نیچے بیٹھ گئی اور پانی بالکل صاف ہو گیا یہاں تک کہ اس میں نجاست کا کوئی اثر باقی نہیں رہ گیا تو اس طرح پانی نکالے بغیر وہ حوض خود بخود پاک ہو گیا لان الحوض الکبیر الحق بالماء الجاری علی کل حال لاجل الضرورۃ

(فتاوی رضویہ جلد اوّل ص۳۵۰)

(۱۷) —— چمگادڑ کا پیشاب پاک ہے جیسا کہ درمختار میں ہے بول الخفاش وخرءہ طاھر۔ اسی کے تحت ردالمحتار جلد اوّل ص۲۱۲ میں ہے فی البدائع وغیرہ بول الخفاش وخرءھا لیس بنجس لتعذر صیانۃ الثوب والاوانی عنھا لانھا تبول من الھواء۔

Marfat.com

(۱۸) —— پیشاب، پاخانہ جب تک کہ جسم کے اندر ہوتے ہیں نجاست نہیں ہوتے جسم سے نکلنے کے بعد نجاست ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو پیشاب، پاخانہ کی معمولی حاجت میں بھی نماز باطل ہوجائے اس لئے کہ نجاست کو لئے ہوئے نماز جائز نہیں ہوتی۔

(فتاوی رضویہ جلد اول ص۳۶)

(۱۹) —— جس کپڑے پر پیشاب کی باریک بندکیاں مثل سوئی کی نوک کے پڑ گئیں وہ کپڑا ناپاک نہیں ہے (بہار شریعت ...) لیکن اگر وہ تھوڑے پانی میں پڑ جائے تو اسے ناپاک کردے گا جیسا کہ درمختار شامی جلد اول ص۲۱۴ میں ہے عفی بول انتضح کرؤس ابر لکن لو وقع فی ماء قلیل نجسہ فی الاصح اھ تلخیصًا

(۲۰) —— مالش کے وقت جانوروں نے پیر میں پیشاب کیا تو اس کا غلہ جب تک کہ اکٹھا ہے ناپاک ہے اور جب چند شریکوں میں تقسیم کردیا گیا یا اسی میں سے مزدوری دی گئی یا کچھ غلہ خیرات کیا گیا تو وہ پاک ہوگیا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص۴۲ میں ہے الحنطة تداس بالحمر تبول و تروث و یصیب بعض الحنطة و یختلط ما اصیب منها بغیره قالوا لو عزل و وهبه من انسان او تصدق به علیه ابیح تناولها كذا فی الذخيرة۔ تلخیصًا

(۲۱) —— وہ شہید کا خون ہے جو خود اس کے لئے پاک ہے اور دوسرے کے لئے ناپاک ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۸۶ میں ہے دم الشهيد طاهر فی حق نفسه نجس فی حق غيره۔

(۲۲) —— نجس چیزوں کے پاک ہونے کی کئی صورتیں ہیں (۱) ہر وہ بہنے والی چیز کہ جو نچوڑنے نچڑ جائے جیسے پانی اور سرکہ وغیرہ اس سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے (۲) جوتے میں پاخانہ وغیرہ لگ کر سوکھ جائے تو وہ زمین پر رگڑنے سے پاک ہوجاتا ہے لیکن اگر پیشاب سے ناپاک ہو اور مٹی وغیرہ سے دلدار ہوئے بغیر سوکھ گیا تو اس صورت میں

Marfat.com

بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا ۔ ہدایہ جلد اول ص۳۵ ۔ فتاوی رضویہ جلد اول ص۴۹۲ (۳) زمین ہوا۔ اور آگ سے سوکھنے پر زمین پاک ہوجاتی ہے بشرطیکہ نجاست کا اثر جاتا رہے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں (۴) آئینہ اور چھری جب کہ اس میں زنگ اور کھردراپن نہ ہو تو پونچھنے سے پاک ہوجاتے ہیں جبکہ چھری ناپاک پانی میں نہ بجھائی گئی ہو (۵) لکڑی چھیلنے سے پاک ہوجاتی ہے (۶) سوکھی منی کو کھرچنے سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے (۷) پچھنا لگانے کے اوزار ایسے کپڑے سے پونچھنے پر پاک ہوجاتے ہیں کہ جو پانی سے تر ہوں (۸) اور آگ میں جلانے سے بھی پاک ہوجاتے ہیں۔ (۹) شراب سرکہ ہونے سے اور لید و گوبر راکھ ہونے سے پاک ہوجاتے ہیں (۱۰) سوئر کے سوا ہر جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے (۱۱) جمے ہوئے گھی سے مرا ہوا چوہا اور اس کے ارد گرد تھوڑا گھی نکال دینے سے وہ پاک ہوجاتا ہے (۱۲) سوئر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ مگر حرام جانور ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوتا حرام ہی رہتا ہے (۱۳) ناپاک کنواں پانی نکالنے سے یا سوکھنے سے پاک ہوجاتا ہے (۱۴) پانی کا ایک جانب سے داخل ہونا اور دوسری جانب سے نکلنا اسے پاک کردیتا ہے بشرطیکہ نجاست کا رنگ۔ بو یا مزہ نہ پایا جائے (۱۵) ناپاک زمین کو کھود کر اوپر کی مٹی نیچے اور نیچے کی مٹی اوپر کردینے سے وہ پاک ہوجاتی ہے۔

حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں

المطهرات للنجاسة خمسة عشر المائع الطاهر القالع ودلك النعل بالارض وجفاف الارض بالشمس ومسح الصقيل ونحت الخشب وفرك المنى من الثوب ومسح المحاجم بالخرق المبتلة بالماء والنار وانقلاب العين والدباغة والتقور فى الفارة اذا ماتت فى السمن الجامد والذكاة اذا كانت

Marfat.com

من الاصل فی الحل و نزح البیر و دخول الماء من جانب و خروجه من جانب
آخر و حفر الارض بقلب الاعلیٰ اسفل۔

(الاشباہ و النظائر ص۱۶)۔

(۲۳) ـــــ نجس ہونے کے بعد کوآں سوکھ گیا اور پھر پانی واپس آ گیا تو اس صورت
میں نہ اس کا پانی نکالا گیا اور نہ بہا مگر کوآں پاک ہو گیا جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۱۴
میں ہے جفت الارض بالشمس ثم اصابها ماء لا تعود النجاسة فی الاصح
وکذا البیر اذا غار ماءها ثم عاد۔

(۲۴) ـــــ کوئیں کے کنارے یا ٹب سے غسل کرنے میں اگر بدن پر نجاست حقیقیہ ہو
اور اس کے پانی کی چھینٹ کوئیں یا ٹب میں گرے تو اس صورت میں ان کا پانی
نجس ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد اول ص۵۵)

(۲۵) ـــــ جبکہ وضو کے بعد کوئی ایسی عبادت نہ کی ہو کہ جس کے لیے وضو لازم ہے
اور نہ مجلس بدلی ہو تو اس صورت میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بھی وضو
پر وضو کرنے سے پانی مستعمل نہیں ہوگا (مراقی الفلاح مع طحطاوی ص۱۴)

(۲۶) ـــــ اوصاف و احکام کے اعتبار سے پانی کی کل پانچ قسمیں ہیں۔

اول:۔ پاک اور ایسا پاک کرنے والا جو مکروہ نہیں جیسے آسمان، زمین،
سمندر، ندی اور کنواں وغیرہ کا پانی ـــــ اور ان چیزوں کی طرف اضافت سے پانی
مقید نہیں بلکہ مطلق ہی ہے اس لئے کہ ان پانیوں کے لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ پانی
ہے۔ اور گلاب وغیرہ کے پانی کے لیے عرف اور لغت کسی اعتبار سے یہ کہنا صحیح
نہیں کہ یہ پانی ہے۔ اس لیے وہ مقید ہے (مراقی الفلاح وطحطاوی ص۱۳)

دوم:۔ پاک اور پاک کرنے والا مگر مکروہ۔ اس پانی کے ہوتے ہوئے
تیمم کرنا جائز نہیں۔ اور وہ ایسا تھوڑا پانی ہے جو اڑنے والے شکاری جانور

Marfat.com

جیسے چیل اور کوا وغیرہ یا گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چھپکلی اور چوہا وغیرہ کا جھوٹا ہو۔ (نور الایضاح۔ بہار شریعت حصہ دوم ص۵۶)

سوم:- پاک مگر پاک کرنے والا نہیں اور وہ ایسا پانی ہے جو حدث اکبر یا حدث اصغر دور کرنے یا وضو پر وضو کر کے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے استعمال کیا گیا ہو۔ (مراقی الفلاح وطحطاوی ص۱۴)

چہارم:- نجس۔ اور وہ ایسا تھوڑا پانی ہے جس میں نجاست پڑ گئی ہو اگرچہ اس کا اثر یعنی رنگ، بو یا مزہ ظاہر نہ ہو۔ لیکن دہ در دہ یا اس سے زیادہ پانی ہو تو نجاست کا اثر ظاہر ہونے پر نجس ہوگا۔ (نور الایضاح)

پنجم:- پاک ہے مگر پاک کرنے والا ہونے میں مشکوک ہے اور وہ ایسا تھوڑا پانی ہے جس میں گدھا یا خچر نے پیا ہو۔ اگر صرف یہی پانی ہو تو وضو اور تیمم دونوں کرنا ضروری ہے۔ (شرح وقایہ جلد اول ص۸۱)

اور حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالٰی عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ آسمان سے برسنے والے پانی میں اگر زمین پر کسی قسم کی بظاہر تبدیلی نہ ہو تو ماء مستعمل کے علاوہ ہر پانی سے وضو وغسل جائز ہے۔ اور اگر اس میں کسی قسم کی تبدیلی ہوئی تو وہ تبدیلی یا تو خود ہوگی یا دوسری چیز کے سبب ہوگی۔ اگر خود تبدیلی ہوئی تو اس سے وضو وغسل جائز ہے جیسے کہ زیادہ دنوں سے ٹھہرا ہوا پانی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بیر قضاعہ کے پانی سے وضو فرمایا جو مہندی بھگائے ہوئے پانی کے مثل تھا۔ اور اگر پانی کی تبدیلی کسی دوسری چیز کے سبب ہوئی۔ تو وہ چیز پانی سے متصل ہوگی یا نہ ہوگی —— اگر پانی سے متصل نہ ہوگی تو اس سے وضو وغسل جائز ہے جیسے کہ پانی کے قریب میں کہیں مرداری وغیرہ ہو جس کے سبب پانی بدبودار ہو گیا ہو (تفسیر کبیر جلد ششم ص۴۷۱)

Marfat.com

اور جو چیز کہ پانی میں مل ہو وہ یا تو پاک ہو گی یا ناپاک۔ اگر پاک ہے تو اس سے وضو وغسل جائز ہے بشرطیکہ پانی کا نام اور رقت و سیلان باقی ہو اگرچہ اس کا رنگ، بو اور مزہ سب بدل گیا ہو جیسے درخت کے پتے، مٹی یا ریت ملا ہوا پانی یا تھوڑا صابون اور زعفران ملا ہوا پانی۔ ہاں اگر صابون وغیرہ کے ملنے سے رقت و سیلان جاتا رہے اور پانی ستو کے مثل گاڑھا ہو جائے۔ یا زعفران کا رنگ اس میں اتنا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو اس سے وضو وغسل جائز نہیں۔ اسی طرح چائے، شربت اور شوربا وغیرہ سے جائز نہیں کہ پانی کا نام باقی نہ رہا۔ (درمختار۔ ردالمحتار جلد اول صفحہ ۱۲۵)

اور جو چیز کہ پانی میں مل گئی اگر وہ نجاست ہو تو دو صورتیں ہیں۔ یا تو وہ پانی جاری ہو گا یا جاری نہ ہو گا۔ اگر جاری ہو یعنی اس میں تنکا ڈال دیں تو بہ جائے یا کم سے کم سو ہاتھ مربع پانی ہو تو جب تک نجاست کے سبب رنگ، بو یا مزہ نہ بدل جائے اس سے وضو وغسل جائز ہے۔ اور اگر پانی جاری نہیں۔ یا سو ہاتھ مربع سے کم ہے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو نجاست پڑنے سے نجس ہو جائے گا۔ چاہے رنگ، بو یا مزہ بدلے یا نہ بدلے۔

(درمختار، ردالمحتار جلد اول ۱۳۴ وعالمگیری جلد اول صفحہ ۱۷)

۲۷ — دس خون پاک ہوتے ہیں (۱) — شہید کا خون (۲) — وہ خون جو ذبح کے بعد گوشت میں رہ گیا (۳) — وہ خون جو ذبح کے بعد رگوں میں باقی رہ گیا (۴) — جگر اور تلی کا خون (۵) — دل کا خون (۶) — وہ خون جو انسان کے بدن سے بہا نہیں (۷) — کھٹمل کا خون (۸) — پسو کا خون (۹) — کلنی کا خون (۱۰) — مچھلی کا خون جیسا کہ الاشباہ والنظائر

Marfat.com

صفحہ ۱۶۷ میں ہے الدماء کلها نجسة الا دم الشهید والدم الباقی فی اللحم المهزول اذا قطع والباقی فی العروق والباقی فی الکبد والطحال و دم قلب الشاة وما لم یسل من بدن الانسان علی المختار و دم البق و دم البراغیث ودم القمل ودم السمك فالمستثنی عشرة۔

(۲۸) —— خون تین دن سے زیادہ آکر جبکہ عادت سے پہلے بند ہوگیا تو اس صورت میں اگرچہ عورت نے غسل کرلیا مگر عادت کا وقت گذرنے سے پہلے ہمبستری کرنا جائز نہیں ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۴۸ میں ہے لو کان انقطع الدم دون عادتها فوق الثلث لم یقربها حتی تمضی عادتها وان اغتسلت۔ اسی طرح بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۹۱ میں بھی ہے۔

(۲۹) —— ریاح انسان کے بدن سے نکلتی ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر وہ نجس نہیں ہوتی۔ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۹۲ میں ہے الصحیح ان عینها طاهرة حتی لو لبس سراویل مبتلة او ابتل من الیتیه الموضع الذی تمر به الریح فخرج الریح لا یتنجس وهو قول العامة۔

(۳۰) —— حاملہ عورت کو جو خون آیا تو اگرچہ وہ پورے تین دن آکر بند ہوا مگر وہ حیض نہیں بلکہ بیماری ہے۔ اسی طرح پچپن سال کی عمر کے بعد اگرچہ تین دن خون آئے بیماری ہے۔ ہاں اگر اس عمر کی عورت کو خالص خون آئے جیسا پہلے آتا تھا ویسے ہی آئے تو حیض ہی ہے تنویر الابصار میں ہے ما تراہ حامل استحاضة۔ اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ میں ہے ما رأته بعدها ای المدة المذکورة فلیس بحیض فی ظاهر المذهب الا اذا کان دما خالصا فحیض۔ اور اسی کے تحت شامی میں فتح القدیر سے ہے لو لم یکن خالصا وکانت عادتها کذلك قبل الایاس یکون حیضا۔

Marfat.com

(۳۱) —— صاحب عذر قرار دیے جانے کے لیے صرف ابتداء میں استیعاب وقت شرط ہے یعنی پیشاب کے قطرہ وغیرہ کی بیماری کے سبب پورے ایک وقت میں اتنا موقع نہیں ملا کہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ سکے تو صاحب عذر قرار دیا جائے گا۔ اور جب صاحب عذر ہو گیا اس کے بعد پیشاب کے قطرہ کی بیماری اس طرح ہو گئی کہ وضو کر کے نماز پڑھ لی مگر اس کے باوجود صاحب عذر ہے جبکہ ایک دو بار ہر وقت میں قطرہ آجاتا ہے۔ اور یہی حکم اس قسم کی تمام بیماریوں میں ہے۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۲۲۲ میں ہے صاحب عذر من به سلس بول لا یمکنه امساکه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لا یجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ و یصلی فیه خالیا من الحدث ولو حکما لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم ۔ وهذا شرط العذر فی حق الابتداء وفی حق البقاء کفی وجوده فی جزء من الوقت ولو مرة وفی حق الزوال یشترط استیعاب الانقطاع تمام الوقت حقیقة اھ۔

(۳۲) —— درخت کا ایسا پانی کہ جو خود ٹپکتا ہو اس سے وضو کرنا جائز ہے ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۶ میں ہے اما الماء الذی یقطر من الکرم فیجوز التوضی به لانه ماء خرج من غیر علاج ذکره فی جوامع ابی یوسف ۔

(۳۳) —— عورتوں کے آگے کے مقام سے جو اکے علاوہ بغیر خون ملی ہوئی خالص رطوبت نکلی تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ وہ نجس ہوتی ہے۔
(بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۴)

Marfat.com

تیمم کی پہیلیاں

(۱) ــــــ وہ کونسی جگہ ہے کہ جہاں مصلیٰ بچھائے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس زمین سے تیمم کرنا جائز نہیں؟

(۲) ــــــ پانی کے استعمال پر قادر ہے اس کے باوجود تیمم کرنا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے؟

(۳) ــــــ آدمی کے پاس اپنا پانی ہے اور اسے نقصان بھی نہیں کرتا ہے اور نہ اسے پیاس کا خوف ہے اس کے باوجود اس نے تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور نماز ہو گئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۴) ــــــ ولی کو کس صورت میں جنازہ کے چھوٹ جانے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے؟

(۵) ــــــ وہ کون سا تیمم ہے کہ اس سے کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں؟

(۶) ــــــ وہ کون سا تیمم ہے کہ اس سے ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں؟

(۷) ــــــ صرف ایک آدمی کے وضو بھر کا پانی ہے مگر اس کے سبب ہزار وں آدمیوں کا تیمم ٹوٹ گیا اس کی صورت کیا ہے؟

(۸) ــــــ سفر میں جنب، حائضہ اور میت کو غسل کی ضرورت ہے مگر پانی اتنا ہے جو صرف ایک کے لئے کافی ہے۔ تو اس صورت میں وہ پانی کس کے غسل میں خرچ کیا جائے گا اور کون تیمم کرے گا؟

(۹) ــــــ وہ کون سا چونا ہے کہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں؟

(۱۰) ــــــ زمین کی جنس پر ہاتھ نہیں مارا اور ایسے ہی موتھ اور ہاتھ پر مسح کرلیا

Marfat.com

اور تیمم ہوگیا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۱) — پانی کے مالک نے ایک شخص کے وضو کرنے بھر کا پانی تیمم کرنے والی ایک جماعت کو دیا۔ ان لوگوں نے اس پانی پر قبضہ کرنے کے بعد ایک تیمم کرنے والے کو دیدیا جو پانی کے استعمال پر قادر ہے اور اس نے قبضہ بھی کرلیا مگر اس کا تیمم نہیں ٹوٹا۔ اس مسئلہ کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جوابات تیمم کی پہیلیاں

(۱) —— نجس زمین جو دھوپ یا ہوا سے پاک ہوئی ہو اس پر مصلیٰ بچھائے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔ مگر اس زمین سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ شرح وقایہ جلد اول مجیدی باب التیمم صفحہ ۹۰ میں ہے۔ لا یجوز علی مکان کان فیه نجاسة وقد زال اثرها مع انه یجوز الصلاة فیه۔

(۲) —— جبکہ نماز عیدین یا نماز جنازہ کے چھوٹ جانے کا خوف ہو تو پانی کے استعمال پر قادر ہونے کے باوجود تیمم کرنا جائز ہے مگر نماز جنازہ میں ولی کو ایسا کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۲۹ میں ہے یجوز التیمم اذا حضرته جنازة والولی غیره فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته الصلاة ولا یجوز للولی وهو الصحیح هکذا فی الهدایة —— اور شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۹۰ میں ہے اذا خاف فوت صلاة العید جاز له ان یتیمم ویشرع فیهما هذا بالاتفاق۔

(۳) —— آدمی کے پاس پانی ہے مگر وہ جانتا نہیں یا بھول گیا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو اس صورت میں اس کی نماز ہو جائے گی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۹ میں ہے تیمم وفی رحله ماء لا یعلم به او نسیه فصلی اجزأته عندهما خلافا لابی یوسف رحمه الله تعالیٰ کذا فی محیط السرخسی

(۴) —— جبکہ ولی نے دوسرے کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دیدی تو اس صورت میں ولی کو بھی نماز جنازہ کے چھوٹ جانے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے جیسا کہ

Marfat.com

بحر الرائق جلد اول صفحہ ۱۵۰ میں ہے یجوز نوی التیمم اذا اذن لغیرہ بالصلاۃ لانہ حینئذ لاحق لہ فی الاعادۃ فیخاف فوتہا۔

(۵) ——— جو کام کہ عبادت مقصودہ نہ ہو اور بغیر وضو کے صحیح ہو جائے جیسے کہ مسجد میں داخل ہونا۔ قرآن مجید کا پڑھنا۔ اور اذان و اقامت وغیرہ اگر ایسے کاموں کی نیت سے تیمم کیا تو ان کاموں کا کرنا جائز ہے مگر اس تیمم سے کسی نماز کا پڑھنا جائز نہیں جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۹۱ میں ہے ان تیمم لمس المصحف او دخول المسجد لا تصح بہ الصلوۃ لانہ لم ینوبہ قربۃ مقصودۃ لکن یحل لہ مس المصحف و دخول المسجد ——— اور درمختار میں ہے لو تیمم لدخول مسجد اولقراءۃ ولو من مصحف اومسہ اوکتابتہ او تعلیمہ اولزیارۃ قبور اوعیادۃ مریض او دفن میت او اذان او اقامۃ او اسلام اوسلام او ردہ لم تجز الصلاۃ بہ عند العامۃ ——— علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں قولہ لم تجز الصلاۃ بہ ای لفقد الشرط وھو امران کون المنوی عبادۃ مقصودۃ وکونہا لا تحل الا بالطہارۃ۔

(ردالمحتار جلد اول صفحہ ۱۶۳)

(۶) ——— عیدین یا نماز جنازہ چھوٹنے کے خوف سے جو تیمم کیا گیا اس سے دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں لانہ اذا تیمم لصلاۃ الجنازۃ مع وجود الماء لخوف الفوت فان تیممہ یبطل بفراغہ منہا۔ اور عوام میں جو مشہور ہے کہ "جو بھی وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا اس سے دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں" غلط ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۵۸۲)

(۷) ——— پانی کے مالک نے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے جو شخص چاہے اس

Marfat.com

پانی سے وضو کرے۔ تو اگرچہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں اس صورت میں سب لوگوں کا تیمم ٹوٹ جائے گا جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۹۶ میں ہے ان قال صاحب الماء لجماعة من المتيممين ليتوضأ بهذا الماء ايكم شاء على الانفراد والماء يكفى لكل واحد منفردا ينتقض تيمم كل واحد۔

(۸) —— اگر اس پانی کا ایک آدمی مالک ہے تو اسی کے غسل میں وہ پانی خرچ کیا جائے گا۔ باقی لوگوں کے لیے تیمم ہے اور اگر سب مالک ہیں تو کسی کے غسل میں نہیں خرچ کیا جائے گا بلکہ اس صورت میں سب کے لیے تیمم ہے اور اگر اس پانی کا مالک کوئی نہیں ہے یعنی وہ مباح ہے تو اس کو جنب استعمال کرے گا اور حائضہ ومیت کے لیے تیمم ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص۳۶ میں ہے جنب حائض ومیت وثمه ماء يكفى لاحدهم. فان كان الماء ملكا لاحدهم فهو اولى به۔ وان كان لهم جميعا لا يصرف لاحدهم ويجوز التيمم للكل۔ وان كان الماء مباحا كان الجنب اولى به لان غسله فريضة وغسل الميت سنة والرجل يصلح اماما للمرأة فيغتسل الجنب وتتيمم المرأة وييمم الميت —— ومراده من قوله ان غسل الميت سنة ان وجوبه بها بخلاف غسل الجنب فانه فى القرآن۔

(۹) —— موتی، گھونگھے اور سیپ کے چونے سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۶۹)

(۱۰) —— جھاڑو دینے، دیوار گرانے یا کسی اور صورت سے مونھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی۔ اس صورت میں زمین کی جنس پر ہاتھ مارے بغیر یوں ہی تیمم کی نیت سے مونھ اور ہاتھ پر مسح کر لیا تو تیمم ہو گیا (بہار شریعت حصہ دوم ص۷۰

Marfat.com

اور شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۹۱ میں ہے لوکنس داراً او ھدم حائطا او کال حنطۃ فاصاب علی وجہ و ذراعیہ غبار لا یجزیہ حتی یمر یدہ علیہ۔

(۱۱) ـــــ جبکہ اس پانی کو جماعت نے آپس میں تقسیم کئے بغیر شخص مذکور کو دیدیا تو قبضہ کرنے کے باوجود اس صورت میں اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ اس لئے کہ جو چیز تقسیم کے بعد بھی قابل انتفاع رہے تو ایسی چیز کا تقسیم سے پہلے قبضہ کرنے کے باوجود ہبہ صحیح نہیں۔ اور جب ہبہ صحیح نہیں تو ان لوگوں کا اس شخص کو دینا بھی صحیح نہیں۔ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۹۶ میں ہے اذا قال ھذا الماء لکم وقبضوا لا ینتقض تیممھم۔ ثم ان اباحوا لواحد بعینہ ینتقض تیممہ عندھما لا عندہ لانہ لما لم یملکوہ لا یصح اباحتھم۔ ملخصاً۔

Marfat.com

نماز کے اوقات کی پہیلیاں

① ——— کس صورت میں عصر کی نماز کو ظہر ہی کے وقت میں پڑھ لینے کا حکم ہے؟

② ——— وہ کونسی صورت ہے کہ مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھنے کا حکم ہے؟

③ ——— کب مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھنا گناہ ہے؟

④ ——— وہ کونسی نماز ہے جسے طلوع وغروب اور زوال کے وقت پڑھنا جائز ہے؟

⑤ ——— دو نمازوں کو جمع کرنا کس صورت میں جائز ہے؟

⑥ ——— فجر کی نماز کب اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے؟

⑦ ——— کن لوگوں کو فجر کی نماز ہمیشہ اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے؟

Marfat.com

جوابات نماز کے اوقات کی پہیلیاں

① —— جبکہ حاجی میدان عرفات میں عرفہ کے دن سلطان یا اس کے نائب کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھے تو عصر کی نماز کو ظہر ہی کے وقت میں پڑھ لینے کا حکم ہے جیساکہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۳ میں ہے صلی بھم الظھر و العصر باذان و اقامتین فی وقت الظھر۔ تلخیصا۔

② —— جبکہ حاجی عرفہ کے دن رات میں مزدلفہ پہونچے تو اس کو مغرب کی نماز عشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے پڑھنے کا حکم ہے (بہار شریعت جلد ۶ صفحہ ۹۶) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۲۱۵ میں ہے اذا دخل وقت العشاء یؤذن المؤذن ویقیم فیصلی الامام بھم صلاۃ المغرب فی وقت صلاۃ العشاء۔

③ —— عرفہ کے دن مزدلفہ میں حاجیوں کو مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھنا گناہ ہے۔ (بہار شریعت جلد ۶ صفحہ ۹۶)

④ —— نماز جنازہ طلوع و غروب اور زوال کے وقت پڑھنا جائز ہے بلکہ تاخیر مکروہ ہے جبکہ جنازہ انھیں وقتوں میں لایا گیا ہو۔ ہاں اگر پہلے سے تیار موجود ہو تو ان وقتوں میں نماز جنازہ بھی پڑھنا جائز نہیں جیساکہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۴۹ میں ہے اذا وجبت صلاۃ الجنازۃ وسجدۃ التلاوۃ فی وقت مباح و اخرتا الی ھذا الوقت فانہ لا یجوز قطعا۔ اما لو وجبتا فی ھذا الوقت و ادیتا فیہ جاز لانھا ادیت ناقصۃ کما وجبت کذا فی السراج الوھاج۔ وھکذا فی الکافی والتبیین لکن الافضل فی سجدۃ التلاوۃ تاخیرھا وفی صلوۃ الجنازۃ

Marfat.com

التاخیر مکروہ ھکذا فی التبیین۔

⑤ ——— دو نمازوں کو جمع کرنا یعنی ظہر کو اس کے آخر وقت میں پڑھنا پھر اس کے ختم پر وقت عصر آگیا تو اس کو پڑھنا ——— اور اسی طرح مغرب وعشاء میں کرنا مریض ومسافر کو ضرورۃً جائز ہے۔ اسے جمع صوری اور جمع فعلی کہتے ہیں لیکن جمع وقتی اور حقیقی جیسے کہ عرفات میں ظہر کے وقت عصر پڑھی جاتی ہے اور مزدلفہ میں عشاء کے وقت مغرب پڑھی جاتی ہے۔ اس طرح کسی اور صورت میں جائز نہیں ——— قدوری باب صلاۃ المسافر صفحہ ۳۸ پر ہے الجمع بین الصلاتین للمسافر یجوز فعلا ولا یجوز وقتا۔ اور درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۲۵۵ میں ہے ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر سفر ومطر فان جمع فسد لو قدم الفرضین علی وقتہ وحرم لو عکس الا لحاج بعرفۃ ومزدلفۃ۔ اھ تلخیصًا۔

⑥ ——— مزدلفہ میں حاجیوں کو فجر کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۱ میں ہے الاسفار بالفجر افضل الا بمزدلفۃ للحاج۔

⑦ ——— عورتوں کو فجر کی نماز ہمیشہ اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے (درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۴۵، بہار شریعت حصّہ سوم ص۱۹)

Marfat.com

اذان کی پہیلیاں

① ——— وہ کون لوگ ہیں کہ فرض نماز جماعت سے پڑھیں تو ان کو اذان واقامت کہنا مکروہ ہے؟

② ——— وہ کونسی نمازیں ہیں کہ جماعت سے پڑھی جاتی ہیں مگر ان کے لیے اذان واقامت نہیں؟

③ ——— کب دو فرض نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے؟

④ ——— کب دو فرض نمازوں کو ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے؟

⑤ ——— نماز کی وہ کون سی اذان ہے کہ جس کا جواب دینا ضروری نہیں؟

Marfat.com

جواباتِ اذان کی پہیلیاں

(۱) —— وہ معذور لوگ ہیں جن پر جمعہ فرض نہیں ہے. اگر وہ لوگ شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے پڑھیں تو ان کو اذان و اقامت کہنا مکروہ ہے جیسا کہ غنیہ صفحہ ۳۵۰ میں ہے ویستثنی من سنیتھما للجماعة جماعة المعذورین للظهر یوم الجمعة فی المصر فان اداءه بهما مکروه روی ذلك عن علی رضی الله تعالیٰ عنه وکذا جماعة النساء وحدهن۔

(۲) —— وہ عید، بقرعید اور جنازہ کی نمازیں ہیں ان کے لیے اذان و اقامت نہیں جیسا کہ فتاویٰ قاضی خاں جلد اول ۳۵ میں ہے لیس لغیر المکتوبة نحو الوتر وصلاة العیدین وصلاة الجنازة اذان واقامة۔ اهـ

(۳) —— عرفہ کے دن میدان عرفات میں ظہر و عصر کی دو فرض نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۰۳ میں ہے صلی بهم الظهر والعصر باذان واقامتین۔

(۴) —— عرفہ کے دن مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو فرض نمازوں کو ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۶ میں ہے صلی العشائین باذان واقامة۔

(۵) —— نماز کی چند اذانیں سنے تو پہلی اذان کا جواب دینا ضروری ہے. باقی اذانوں کا جواب ضروری نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔

(ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۲۶۸. بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۳۶)

Marfat.com

شرائط نماز کی پہیلیاں

(۱) ——— ایک شخص نے ہندوستان میں پچھم کی بجائے پورب منہ نماز پڑھی اور اور نماز ہو گئی اس کی صورت کیا ہے؟

(۲) ——— وہ کونسی صورت ہے کہ ایک شخص نے ہمارے ملک میں چاروں طرف نماز پڑھی اور صحیح ہو گئی؟

(۳) ——— وہ کونسی صورت ہے کہ نمازی نے جان بوجھ کر قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی اور اس کی نماز ہو گئی؟

(۴) ——— کس صورت میں قبلہ کی طرف سے سینہ کے پھیرنے پر نماز نہیں ٹوٹے گی؟

(۵) ——— کس صورت میں امام کی پیٹھ کی طرف مقتدی کو پیٹھ کرنا جائز ہے؟

(۶) ——— قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی مگر استقبال قبلہ نہیں پایا گیا اور نماز نہیں ہوئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۷) کس صورت میں جس طرف بھی چاہے متوجہ ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

(۸) ——— امام نے دوسری طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی اور مقتدیوں نے دوسری طرف مگر اقتدا صحیح ہوئی اور نماز سب کی ہو گئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۹) ——— ایک درہم سے زائد بدن پر نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہے مگر اسی حالت میں نماز پڑھ لی اور نماز ہو گئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۰) ——— کس صورت میں نجاست لگے ہوئے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے؟

Marfat.com

جوابات شرائط نماز کی پہیلیاں

(۱) —— اس کی صورت یہ ہے کہ وہ شخص کسی طرح سمت قبلہ کو شناخت نہ کر سکا۔ اور نہ وہاں کوئی آدمی تھا کہ جس سے وہ معلوم کرتا تو اس نے تحری کی یعنی غور و فکر کیا جدھر قبلہ ہونے پر دل جما اسی طرف اس نے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اس نے پورب نماز پڑھی تو دوبارہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔ کہ اس حالت میں پورب منھ نماز اس کی ہو گئی۔ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص۵۹ میں ہے ان اشتبهت علیه القبلة ولیس بحضرته من یسئله عنها اجتهد وصلی کذا فی الهدایة۔ فان علم انه اخطأ بعد ما صلی لا یعیدها۔

(۲) —— وہ صورت یہ ہے کہ اس شخص پر قبلہ مشتبہ ہو گیا اور کسی طرح قبلہ کی سمت وہ معلوم نہ کر سکا تو جس طرف اس کا دل جما اس طرف اس نے نماز شروع کر دی تھوڑی دیر بعد اس کی رائے بدل گئی تو فوراً دوسری طرف گھوم گیا اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کی رائے بدلتی رہی اور فوراً گھومتا رہا یہاں تک کہ اس نے چاروں طرف نماز پڑھی اس کے باوجود نماز صحیح ہو گئی۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۲۹۱ میں ہے ان علم به فی صلاته او تحول رایه استدار وبنی حتی لو صلی کل رکعة لجهة جاز۔

(۳) —— نفل نماز مسافر نے سواری پر جان بوجھ کر قبلہ کی طرف نہیں پڑھی بلکہ جس رخ کو سواری جارہی تھی اسی طرف پڑھی تو اس صورت میں نماز ہو گئی کہ سفر میں نفل نماز کے لئے استقبال قبلہ شرط نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد اول صفحہ ۱۳۰ میں ہے من کان خارج المصر تنفل علی دابة الی ای جهة توجهت

Marfat.com

یومی ایماء لحدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی علی حمار وھو متوجہ الی خیبر یومی ایماءً۔

(۴) —— نمازی کو حدث کا گمان ہوا تو اس نے قبلہ کی طرف سے سینہ پھیر لیا پھر اسے اپنے گمان کی غلطی ظاہر ہوئی اس صورت میں اگر مسجد سے خارج نہ ہوا تو سینہ پھیرنے پر نماز نہیں ٹوٹے گی۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۴۲۲ میں ہے لوظن حدثہ فاستدبر القبلۃ ثم علم عدمہ ان قبل خروجہ من المسجد لا تفسد۔

(۵) —— جبکہ کعبہ شریف کے اندر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو امام کی پیٹھ کی طرف مقتدی کو پیٹھ کرنا جائز ہے جیساکہ قدوری باب الصلوٰۃ فی الکعبہ میں ہے ان صلی الامام فیھا بجماعۃ فجعل بعضھم ظھرہ الی ظھر الامام جاز۔

(۶) —— جبکہ قبلہ مشتبہ ہو جائے تو بجہت تحری قبلہ ہے اس صورت میں بغیر تحری اگرچہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی مگر استقبال قبلہ نہیں پایا گیا اور نماز نہیں ہوئی جیساکہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۱۳۸ میں ہے ان شرع بلا تحر لم یجز وان اصاب لان قبلتہ جھۃ تحریہ ولم توجد۔

(۷) —— جبکہ کعبہ شریف کی عمارت کے اندر یا اس کی چھت پر نماز پڑھے تو جس طرف بھی چاہے متوجہ ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جیساکہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۵۹ میں ہے لو صلی فی جوف الکعبۃ او علی سطحھا جاز الی ای جھۃ توجہ۔ھکذا فی المحیط۔

(۸) —— کچھ لوگوں پر قبلہ مشتبہ ہوا انھوں نے اندھیری رات میں جماعت

Marfat.com

سے نماز پڑھی تو ہر ایک نے تحری کی اور جہت تحری کو اپنا قبلہ بنایا لیکن کسی نے یہ نہیں جانا کہ امام کس طرف متوجہ ہوا۔ ہاں ہر ایک نے اتنا جانا کہ امام اس کے پیچھے نہیں ہے تو اس صورت میں امام نے دوسری طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی اور مقتدیوں نے دوسری طرف مگر اقتدا صحیح ہوئی اور نماز سب کی ہو گئی جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۱۲۸ میں ہے صلی قوم فی لیلة مظلمة بالجماعة وتحروا القبلة وتوجه کل واحد الی جهة تحریه ولم یعلم احد ان الامام الی ای جهة توجه لکن یعلم کل واحد ان الامام لیس خلفه جازت صلاتهم۔

(۹) —— بدن پر ایک درہم سے زائد نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہے مگر ایسی کوئی چیز نہیں پاتا ہے کہ جس سے نجاست دور کرے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے ہو جائے گی۔ جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۱۳۰ میں ہے عادم مزیل النجس صلی معه ولم یعد۔

(۱۰) —— جبکہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہو اور نجاست دور کرنے کے لیے پانی وغیرہ نہ ہو اور نہ دوسرا کپڑا ہو تو اس صورت میں ننگے نماز پڑھنے سے نجاست لگے ہوئے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۱۳۰ میں ہے ان صلی عاریا وربع ثوبه طاهر لم یجز وفی اقل من ربعه الافضل صلاته فیه۔

Marfat.com

صِفَةُ الصَّلاۃ کی پہیلیاں

(۱) —— قیام پر قدرت کے باوجود فرض نماز کو بھی بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے اس کی صورت کیا ہے؟

(۲) —— وہ کونسی صورت ہے کہ قعدۂ اولیٰ میں بھول کر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد بھی بیٹھ جانا واجب ہے؟

(۳) —— ایک مقتدی کو مغرب کی نماز میں چودہ بار تشہد یعنی التحیات پڑھنا پڑا اس کی کیا صورت ہے؟

(۴) —— چار رکعت کی نماز میں بغیر کسی سہو کے چار بار التحیات پڑھنا پڑے اس کی صورت کیا ہے؟

(۵) —— فرض نماز میں فرض کی نیت کرنے کے باوجود فرض نماز نہیں ہوگی اس کی صورت کیا ہے؟

(۶) —— وہ کونسی صورت ہے کہ نمازی سلام پھیرنے کے باوجود نماز سے باہر نہیں ہوتا؟

(۷) —— وہ کون سے نمازی ہیں کہ ان کو سلام نہیں پھیرنا ہے؟

(۸) —— جس وقت کی نیت سے نماز پڑھی اس کے بجائے دوسرے وقت کی نماز ہوگئی اس کی صورت کیا ہے؟

(۹) —— رکوع وسجود اور قیام پر قدرت کے باوجود فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

(۱۰) —— پنج وقتی نماز اور عیدین وجمعہ میں کب آخری صف میں شامل ہونا افضل ہے؟

(۱۱) —— وہ کونسی چار رکعت والی نماز ہے کہ جس کی تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے؟

(۱۲) —— کس رکوع کی تکبیر کہنا واجب ہے؟

(۱۳) —— نماز میں ثنا۔ تعوذ اور تسمیہ پڑھنا جائز نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۴) —— کس شخص کو رکوع میں تکبیر کہنے کا حکم ہے؟

Marfat.com

جوابات صفۃ الصلاۃ کی پہیلیاں

① —— جبکہ نمازی کے پاس کپڑا وغیرہ نہ ہو کہ جس سے بدن کو چھپا سکے تو ننگے نماز پڑھنے کی صورت میں قیام پر قدرت رکھنے کے باوجود فرض نماز کو بھی بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۵۵ میں ہے من لم یجد ثوبا صلی قاعدا یؤمی بالرکوع والسجود وقائم برکوع وسجود والاول افضل ھکذا فی الکافی۔

② —— صرف مقتدی قعدۂ اولیٰ میں بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو امام کی متابعت کے لئے اس پر بیٹھ جانا واجب ہے۔ اور نوافل میں بھی جب تک کہ تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے کہ نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے۔ مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۲۵۳ میں ہے اذا سھا المقتدی فحکمہ کالمتنفل اذا قام یعود ولو استتم قائما۔ اور درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۴۹۹ میں ہے اما النفل فیعود مالم یقید بالسجدۃ۔

③ —— ایک مقتدی کو مغرب کی نماز میں چودہ بار تشہد پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ مقتدی نے قعدۂ اولیٰ میں امام کو پا کر پہلی بار تشہد پڑھا پھر امام کے ساتھ اس کی تیسری رکعت پر دوسری بار تشہد پڑھا۔ اور امام پر سجدۂ سہو واجب تھا تو سجدۂ سہو کے بعد امام کے ساتھ تیسری بار تشہد پڑھا۔ پھر امام کو یاد آیا کہ نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت کی ہے اور سجدہ نہیں کیا ہے تو سجدۂ تلاوت کے بعد پھر چوتھی بار امام کے ساتھ تشہد پڑھا کہ سجدۂ تلاوت قعدۂ اخیرہ کو ختم کر دیتا ہے پھر امام نے سجدۂ سہو دوبارہ کرنے کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرا تو مقتدی

Marfat.com

کو پانچویں بار امام کے ساتھ تشہد پڑھنا پڑا اس لیے کہ سجدۂ تلاوت کے سبب امام کا پہلا سجدۂ سہو بیکار ہو گیا تھا۔

اب مقتدی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو اپنی دوسری رکعت کے قعدہ میں چھٹی بار تشہد پڑھا۔ پھر اپنی تیسری رکعت میں ساتویں بار تشہد پڑھا۔ اور اس سے بھی کوئی واجب بھول کر چھوٹ گیا تھا تو سجدۂ سہو کے بعد آٹھویں بار تشہد پڑھا۔ اس کے بعد اسے بھی سجدۂ تلاوت یاد آیا تو سجدۂ تلاوت کے بعد نویں بار تشہد پڑھا اور چونکہ سجدۂ تلاوت کے سبب سہو بیکار ہو گیا اس لیے سجدۂ سہو کے بعد دسویں بار تشہد پڑھ کر سلام پھیرا (ردالمحتار جلد اول ص۳۱۳)

اور درمختار کے مختصر الفاظ یہ ہیں قد یتکرر عشر کمن ادرک الامام فی تشهدی المغرب و علیه سهو فسجد معه وتشهد ثم تذکر سجود تلاوة فسجد معه وتشهد ثم سجد لسهو وتشهد معه ثم قضى الرکعتین بتشهدین ووقع له کذلک

اور جب مقتدی امام کے ساتھ پانچویں بار تشہد پڑھ چکا اگر اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ ہم نے نماز کی کسی رکعت کا ایک ہی سجدہ کیا ہے تو نماز کا چھوٹا ہوا سجدہ کرنے کے بعد امام کے ساتھ مقتدی کو چھٹی بار تشہد پڑھنا پڑا اور نماز کے سجدہ نے چونکہ پھر سجدۂ سہو کو باطل کر دیا اس لئے امام نے پھر تیسری بار سجدۂ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔ تو مقتدی کو امام کے ساتھ کل سات بار تشہد پڑھنا پڑا۔ اور اگر مقتدی کو بھی اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے پڑھنے میں اسی قسم کا معاملہ پیش آیا یعنی اس سے بھی نماز کا سجدہ بھول کر چھوٹ گیا تو مقتدی کو تین رکعت کی نماز میں کل چودہ۱۴ مرتبہ تشہد پڑھنا پڑے گا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۳۱۳ میں ہے مثل التلاوية

Marfat.com

تذکرۃ الصلبیۃ فلو فرضنا تذکرھا ایضا لھما زید اربع اخر۔

(۴) ——— اگر چار رکعت کی نماز میں مقیم نے ایک رکعت ہو جانے کے بعد مسافر امام کی اقتداء کی تو اس صورت میں بغیر سہو کے اُسے چار بار التحیات پڑھنا پڑے گا۔ ایک بار امام کے ساتھ پھر ان دونوں رکعتوں پر کہ جیسے وہ بغیر قراءت پڑھے گا اور چوتھی بار آخری رکعت میں۔ (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۲۹۵)

(۵) ——— فرض نماز میں اگر فرض کی نیت کرے مگر یہ نہ جانے کہ فرض کسے کہتے ہیں تو فرض نماز نہیں ہوگی جیسا کہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں " اگر کوئی شخص نماز فرض میں فرض کی نیت تو کرے مگر یہ نہ جانے کہ فرض کسے کہتے ہیں نماز نہ ہوگی کہ صلاۃ فریضہ میں نیت فرض بھی ضروری تھی جب وہ معنی فرض سے غافل ہے تو لفظ فرض کا خیال ہوا نہ نیت فرض کہ فرض تھی فی الاشباہ عن العنایۃ انہ ینوی الفریضۃ فی الفرض الخ ثم نقل عن القنیۃ ینوی الفرض ولا یعلم معناہ لا یجزیہ۔ (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۷۶)

(۶) ——— جس پر سجدۂ سہو واجب ہو مگر سہو ہونا یاد نہ ہو تو اس صورت میں سلام پھیرنے کے باوجود نماز کے باہر نہیں ہوتا بشرطیکہ سجدۂ سہو کرلے لہٰذا جب تک کہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدۂ سہو کرے اور تشہد وغیرہ پڑھکر نماز پوری کرے در مختار مع رد المحتار جلد اول صفحہ ۵۰۲ میں ہے سلام من علیہ سجود سھو یخرجہ من الصلاۃ خروجا موقوفا ان سجد عاد الیھا والا لا۔

(۷) ——— امام تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد ٹھٹھا مار کر ہنسا۔ یا قصداً وضو توڑ دیا تو ان صورتوں میں اس کے مقتدیوں کو سلام نہیں پھیرنا ہے

Marfat.com

جیساکہ شامی جلد اول صفحہ ۴۱۱ میں ہے لو قہقہ اماما او احدث عمدًا فانھم یقومون بلا سلام۔ اور جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۶۵ میں ہے لو ان الامام قہقہہ بعد ما تعد قدر التشہد او احدث متعمدا فان القوم یذہبون من غیر سلام۔

(۸) —— اس خیال سے کہ ابھی رات باقی ہے تہجد کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی۔ تو اس صورت میں تہجد کی نیت سے پڑھی ہوئی نماز اس کے بجائے فجر کی دو رکعت سُنّت ہو گئی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲ میں ہے لو صلی رکعتین علی ظن انھا تھجد لظن بقاء اللیل فتبین بعد طلوع الفجر کانت عن السنۃ علی الصحیح۔

(۹) —— کشتی یا جہاز میں سر چکرانے کے خوف سے رکوع وسجود اور قیام پر قدرت کے باوجود فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں جواز صلاۃ الفرض فی السفینۃ قاعدا مع القدرۃ علی القیام لخوف دوران الراس۔

(الاشباہ والنظائر صفحہ ۹)

(۱۰) —— جبکہ یہ جانتا ہو کہ آگے کی صف میں شامل ہو گا تو رکعت چھوٹ جائے گی تو اس صورت میں آخری صف میں شامل ہونا افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اذا ادرک الامام راکعا فشروعہ لتحصیل الرکعۃ فی الصف الاخیر افضل من وصل الصف الاول مع فوتھا۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۸)

(۱۱) —— فرض اور ظہر وجمعہ کے پہلے چار رکعت والی سنت کے علاوہ ہر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ

Marfat.com

شامی جلد اوّل صفحہ ۴۵۴ اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۴۶۹ میں ہے لا یصلی
علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی القعدۃ الاولیٰ فی الاربع قبل
الظہر والجمعۃ ولا یستفتح اذا قام الی الثالثۃ منہا وفی البواقی
من ذوات الاربع یصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویستفتح
ویتعوذ ولو نذرًا لان کل شفع صلاۃ ۔

(۱) ــــــ نمازِ عیدین کی آخری رکعتوں کے رکوع کی تکبیر کہنا واجب ہے جیسا کہ
مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۱۳۷ میں ہے یجب تکبیرۃ الرکوع فی ثانیۃ
فی الرکعۃ الثانیۃ من العیدین ۔

(۱) ــــــ جبکہ وقت ختم ہونے سے نماز کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہو تو اس
صورت میں ثناء، تعوذ اور تسمیہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ پورا درود شریف بھی نہ پڑھے
صرف اللھم صل علی سیدنا محمد پڑھکر سلام پھیر دے اور اگر اتنی
بھی گنجائش نہ ہو تو صرف تشہد پڑھکر سلام پھیر دے شرح وقایہ جلد اول
مجیدی صفحہ ۱۸۱ میں ہے اذا ضاق الوقت یترک السنۃ ۔ اور الاشباہ
والنظائر صفحہ ۳۶۲ میں ہے لو ضاق الوقت عن سنن الطہارۃ او الصلوٰۃ
ترکہا وجوبا ۔

(۱۴) ــــــ جو شخص عیدین کی نماز میں اس وقت شامل ہوا جبکہ امام رکوع
میں ہے اور وہ حالت قیام میں تکبیرات زوائد کہکر امام کو رکوع میں نہیں پا
سکتا ہے تو اس شخص کو بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں تکبیر کہنے کا حکم ہے ایسا ہی
بہار شریعت حصّہ چہارم صفحہ ۱۰۰ میں ہے اور نور الانوار صفحہ ۳۹ میں ہے
من ادرک الامام فی صلاۃ العید فی الرکوع وفاتت عنہ التکبیرات
الواجبۃ فانہ یکبر فی الرکوع عندنا من غیر رفع ید ۔

Marfat.com

قراءت کی پہیلیاں

① —— امام کو عشاء کی آخری رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قراءت کرنے کا حکم ہے۔ اس کی صورت کیا ہے؟

② —— وہ کونسی صورت ہے کہ فرض کی چاروں رکعتوں میں قراءت فرض ہے؟

③ —— وہ کونسا نمازی ہے کہ جس کو پنج وقتی نماز میں الحمد شریف پڑھنا حرام ہے؟

④ —— وہ کونسی آیتیں ہیں کہ جن کو بعض نمازوں میں پڑھنا مکروہ ہے؟

⑤ —— کس نماز میں کم قراءت کرنا زیادہ قراءت کرنے سے افضل ہے؟

⑥ —— جہری نماز میں آہستہ قراءت کی مگر نہ سجدۂ سہو واجب ہوا اور نہ اعادہ۔ اس مسئلہ کی صورت کیا ہے؟

⑦ —— فرض کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت پوری پڑھی دوسری رکعت میں بھی اسی صورت کے پڑھنے کا حکم ہے؟

Marfat.com

جوابات قرات کی پہیلیاں

(۱) —— اگر عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول گیا تو اس صورت میں عشاء کی آخری دو رکعتوں میں بھی امام کو سورۂ فاتحہ اور سورت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۱۲۹ میں ہے ان ترک سورۃ اولی العشاء قرأها بعد فاتحة اخريیه وجهر بهما ان ام۔

(۲) —— فرض کی چاروں رکعتوں میں قرات کے فرض ہونے کی صورت یہ ہے کہ دو رکعت فرض نماز پڑھانے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس نے باقی نماز پڑھانے کے لیے ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جس کی دو رکعتیں چھوٹ گئی تھیں اور اشارہ کیا کہ میں پہلی دو رکعتوں میں قرات بھول گیا تو اس صورت میں خلیفہ پر چار رکعتوں میں قرات کرنا فرض ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد اول صفحہ ۳۰۰ میں ہے قد تفرض القراءة فی جمیع رکعات الفرض الرباعی کما لو استخلف مسبوقا برکعتین واشار له انه لم یقرأ فی الاولیین۔

(۳) —— مقتدی کو الحمد شریف پڑھنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ صفحہ ۲۴۷)

(۴) —— سجدہ کی آیتیں عیدین وجمعہ اور ہر وہ نماز کہ جن میں قرات آہستہ کی جاتی ہے امام کو پڑھنا مکروہ ہے جیسا کہ غنیہ صفحہ ۴۷۳ میں ہے یکرہ للامام ان یقرأ آیة السجدة فی صلاة یخافت فیها وکذا فی نحو الجمعة والعید لانه ان ترك السجود لما فقد ترك واجبا وان سجد یشتبه علی المقتدیین الا ان تکون السجدة فی آخر السورة او قریبا منه بحیث تؤدی برکوع الصلاة او سجودها۔

Marfat.com

۵ —— فجر کی دو رکعت سنت میں کم قراءت کرنا زیادہ قراءت کرنے سے افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں تعلیل القراءۃ فی سنۃ الفجر افضل من تطویلہا۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی سنت میں قل یایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

(بہار شریعت بحوالہ ابو یعلیٰ)

اور مغرب کی نماز میں بھی زیادہ قراءت کرنے سے کم قراءت کرنا افضل ہے (درمختار بہار شریعت وغیرہ)

۶ —— منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے جہری نماز میں آہستہ قراءت کی تو نہ سجدہ واجب ہوا اور نہ اعادہ (بہار شریعت حصہ چہارم ص ۵۴ بحوالہ درمختار)

۷ —— جبکہ پہلی رکعت میں پوری قل اعوذ برب الناس پڑھی۔ یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی رکعت والی سورت شروع کر دی۔ یا دوسری سورت یاد نہیں آتی۔ تو ان صورتوں میں دوسری رکعت میں بھی اسی سورت کے پڑھنے کا حکم ہے (بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۰۱ بحوالہ ردالمحتار)

Marfat.com

اِمامت واِقتدار کی پہیلیاں

① ——— ایک امام نے ایک وقت کی ادا فرض کو تین مسجدوں میں پڑھایا اور سب مقتدیوں کی فرض نماز ہوگئی اس کی صورت کیا ہے ؟

② ——— جماعت سے نماز پڑھی گئی۔ امام اور مقتدی سب لوگوں کی نماز مکمل طور پر ہوگئی پھر امام نے کون سا ایسا کام کیا کہ صرف اس کو نماز دوبارہ پڑھنی پڑی ؟

③ ——— امام نے دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد کسی نے امام کی اقتداء کی اور اقتداء صحیح ہوگئی اس کی صورت کیا ہے ؟

④ ——— نماز کی وہ کونسی جماعت ہے کہ جس میں نیا آنے والا مقتدی نہیں شریک ہوسکتا ؟

⑤ ——— امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوجانا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

⑥ ——— مقتدی نماز کی حالت میں تھا۔ امام نے اسے آگے نہیں بڑھایا مگر اس کے باوجود مقتدی امام بن گیا اور امام مقتدی ہوگیا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

⑦ ——— کب تین مقتدی نہ ہوں تو جماعت نہیں ہوسکتی ؟

Marfat.com

جوابات امامت و اقتدار کی پہیلیاں

(۱) —— اس کی صورت یہ ہے کہ دیہات کے ایک امام نے گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو ظہر نماز کی ادا فرض پڑھائی پھر وہ شہر میں جمعہ کی نماز پڑھنے کی نیت سے چلا تو اس کی فرض نماز ظہر کی باطل ہو گئی۔ راستہ میں کسی نے اس کو بتایا کہ شہر میں جمعہ کی نماز ہو گئی تو اس نے گاؤں کی دوسری مسجد میں لوگوں کو پھر ظہر نماز کی ادا فرض پڑھائی۔ اور جب شہر میں پہونچا تو معلوم ہوا کہ ابھی جمعہ کی نماز نہیں ہوئی ہے تو وہ جمعہ پڑھنے کے لئے چلا تو پھر اس کی فرض نماز ظہر کی باطل ہو گئی اور جب جمعہ پڑھنے کیلئے امام کے پیچھے کھڑا ہوا تو جمعہ کے امام کا پہلی رکعت میں وضو ٹوٹ گیا تو اس نے اسی دیہات کے رہنے والے امام کو خلیفہ بنایا۔ اس نے سب کو نماز جمعہ پڑھائی اس طرح تینوں مسجد کے مقتدیوں کی فرض نماز ایک ہی امام کے پیچھے ہو گئی جیسا کہ غنیہ صفحہ ۵۷۶ میں ہے فی العتابیۃ الامام القروی اذا ام الناس فی القریۃ ثم سعیٰ الی المصر للجمعۃ فاخبرہ رجل فی الطریق ان الامام قد فرغ من الصلاۃ قام فی الظہر ثانیا بقوم اٰخرین ثم لما قدم المصر وجد الامام فی الجمعۃ فدخل معہ فاحدث الامام وقدمہ فصلی الجمعۃ جازت صلاۃ الاقوام کلھم۔ فھذا رجل ام فی الصلاۃ فی وقت ثلث مرات وقد جاز الکل۔

(۲) —— نماز مکمل طور پر ہو جانے کے بعد امام مرتد ہو گیا (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور اسی نماز کے وقت میں پھر مسلمان ہو گیا تو صرف امام کو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی جیسا کہ ردالمحتار جلد اول صفحہ ۴۲۹ میں ہے لو ارتد الامام والعیاذ باللہ تعالیٰ

Marfat.com

ثمر اسلم فی الوقت یلزمہ الاعادۃ دون القوم۔

(۳) —— امام پر سجدۂ سہو واجب تھا مگر سہو ہونا اسے یاد نہ رہا اور اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ پھر کوئی فعل منافی نماز کرنے سے پہلے اسے یاد آیا اور اس نے سجدۂ سہو کرلیا تو اس صورت میں امام کے دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد اگر کسی نے امام کی اقتدار کی تو اقتدار صحیح ہو گئی جیساکہ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۰۳ میں ہے سلام من علیہ سجود سھو یخرجہ من الصلاۃ خروجا موقوفاً ان سجد عاد الیھا والا لا وعلی ھذا فیصح الاقتداء بہ

(۴) —— فرض چھوٹنے کے علاوہ اگر کسی دوسرے سبب سے جماعت دوبارہ ہو رہی ہو تو اس جماعت میں نیا آنے والا مقتدی نہیں شریک ہو سکتا۔ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں " نماز اگر ترک فرض کے سبب دُہرائی جائے تو نیا شخص شریک ہوسکتا ہے ورنہ نہیں "
(فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۳۱۹)

(۵) —— جبکہ جانتا ہو کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہونے میں نماز فجر جمعہ یا عیدین کا وقت نکل جائے گا تو اس صورت میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جانا جائز ہے مراقی الفلاح کی عبارت یسن انتظار المسبوق فراغ الامام لوجوب المتابعۃ کے تحت حضرت علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں فان قام قبلہ کرہ تحریما وقد یباح لہ القیام لضرورۃ کما لو خشی ان انتظرہ خروج وقت الفجر او الجمعۃ او العید۔ (طحطاوی صفحہ ۱۵۰)

(۶) —— امام صرف ایک مقتدی مرد کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ امام کو حدث لاحق ہو گیا اور اس نے بعد وضو بنا کیا تو اس صورت میں اگرچہ امام نے مقتدی

Marfat.com

کو آگے نہیں بڑھایا مگر وہ امام بن گیا اور امام مقتدی ہو گیا۔ بشرطیکہ مقتدی اس کا امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (درمختار مع شامی جلد اوّل ص۴۱۲)

⑦ —— جمعہ میں تین مرد مقتدی نہ ہوں تو جمعہ کی نماز نہیں ہو سکتی اور نہ اس کی جماعت۔ درمختار مع شامی جلد اوّل ص۵۴۵ پر شرائط جمعہ میں سے ہے و السادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال سوی الامام۔ تلخیصًا۔

Marfat.com

مفسداتِ نماز کی پہیلیاں

(۱)___ کس صورت میں آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جائے گی؟
(۲)___ آیتِ کریمہ پڑھنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے اس کی صورت کیا ہے؟
(۳)___ وہ کونسی نماز ہے کہ جس کے سبب پڑھی ہوئی نمازیں پھر سے پڑھنی پڑیں گی؟
(۴)___ فرض نماز پڑھنے کے بعد نمازی نے کون سا ایسا کام کیا کہ اس کی پڑھی ہوئی فرض نماز بے کار ہو گئی؟
(۵)___ ایک شخص نے نماز پڑھی اور حقیقت میں نماز کے سارے شرائط و فرائض پائے گئے مگر اس کے باوجود اس شخص کی نماز بالکل نہیں ہوئی اس کی کیا صورت ہے؟
(۶)___ کس صورت میں امام کے ساتھ سلام پھیرنے سے نماز جاتی رہے گی؟
(۷)___ کپڑا پاک و صاف ہے مگر اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں اس کی صورت کیا ہے؟
(۸)___ کس صورت میں کھنکھارنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟
(۹)___ کس طرح کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے؟
(۱۰)___ کس صورت میں لقمہ دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟
(۱۱)___ کس صورت میں الحمد للہ کہنے سے نماز جاتی رہتی ہے؟
(۱۲)___ کس طرح سجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہے؟
(۱۳)___ کس طرح سجدہ کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے؟
(۱۴)___ کس صورت میں عینک لگا کر نماز پڑھنا جائز نہیں؟

Marfat.com

۱۵ — کس طرح تکبیر تحریمہ کہنے سے مقتدی کی نماز نہیں ہوتی ؟

۱۶ — کس طرح اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہے ؟

۱۷ — کس قسم کی دعا پڑھنے سے نماز خراب ہوجاتی ہے ؟

۱۸ — کس طرح اللہ اکبر کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ؟

۱۹ — کس صورت میں درود شریف پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ؟

۲۰ — وہ کونسی صورت ہے کہ مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا تو اس کی نماز بیکار ہوگئی ؟

۲۱ — حالت نماز میں سجدۂ تلاوت واجب ہوا مگر سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہوگئی اس کی صورت کیا ہے ؟

۲۲ — امام نے سجدۂ سہو کیا تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی اس کی صورت کیا ہے ؟

۲۳ — وہ کونسی صورت ہے کہ نمازی نے چار رکعت فرض کی نیت باندھی اور دو رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ سہو کرنے کے باوجود اس کی فرض نماز نہیں ہوتی ؟

۲۴ — دو شخص آواز کے ساتھ اس طرح روئے کہ حروف پیدا ہوئے جس کے سبب ایک کی نماز فاسد ہوگئی اور دوسرے کی نہیں فاسد ہوئی اس کی صورت کیا ہے ؟

۲۵ — زید قرارت کرتے ہوئے رک گیا آگے نہیں پڑھ سکا تو نماز پڑھانے کیلئے دوسرے کو خلیفہ بنایا اس کی نماز ہوگئی اور بکر نے ایسا ہونے پر دوسرے کو خلیفہ بنایا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

۲۶ — امام نے غلط پڑھا اور مقتدی نے لقمہ صحیح دیا اس کے باوجود مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی اور جب امام نے لقمہ لے لیا تو امام اور سب مقتدیوں کی نماز

Marfat.com

فاسد ہوگئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۷)—— کس طرح کلام کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے؟

(۲۸)—— نماز کے اندر ہاں کہا اور نماز نہیں فاسد ہوئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۹)—— وہ کونسی صورت ہے کہ امام کو قعدۂ اولیٰ کے کرنے کا خیال نہ رہا مگر مقتدی لقمہ دے گا تو اس کی نماز برباد ہو جائے گی اور جب امام لقمہ لے گا تو امام اور مقتدی سب کی نماز خراب ہو جائے گی۔

(۳۰)—— وہ کونسی باجماعت نماز ہے کہ عورت اس میں مرد کے محاذی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی اگرچہ امام نے اس کی امامت کی نیت کی ہو۔

(۳۱)—— وہ کونسا مقتدی ہے کہ جس کی اقتدار کے سبب امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی؟

(۳۲)—— ایک شخص وضو، مکمل غسل اور کپڑے وغیرہ کی طہارت کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا مگر اس نے پانی دیکھا تو نماز فاسد ہو گئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۳۳)—— قرآن کی آیت کریمہ پڑھی مگر کسی کے جواب میں یا غلط لقمہ دینے کے لیے نہیں پڑھی۔ اس کے باوجود نماز فاسد ہو گئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جوابات مُفسدات نماز کی پہیلیاں

(۱) —— نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو دوسرے نے کہا یرحمک اللہ۔ اس پر چھینکنے والے نے آمین کہا۔ تو اس صورت میں آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے غنیہ صفحہ ۴۱۷ میں ہے لو عطس رجل فی الصلاۃ فقال لہ اٰخر یرحمک اللہ فقال المصلی العاطس امین تفسد صلاتہ۔

(۲) —— کسی نے پوچھا تیرے پاس کیا کیا مال ہیں؟ تو نماز پڑھنے والے نے جواب میں یہ آیت کریمہ تلاوت کی اَلْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ۔ یعنی گھوڑے خچر اور گدھے (پ۱۴ ع ۷) —— یا کسی نے پوچھا آپ کہاں سے آئے؟ تو جواب میں اس نے یہ آیت کریمہ پڑھی وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ۔ یعنی بہت سے کوئیں جو بیکار پڑے ہیں اور بہت سے محل جو گچ کئے ہوئے ہیں (پ۱۷ ع ۱۳) تو اس طرح ان آیات کے پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۱۷ میں ہے یفسدھا کل ما قصد بہ الجواب کان قیل ما مالک فقال الخیل والبغال والحمیر۔ او من این جئت فقال وبئر معطلۃ وقصر مشید۔

(۳) —— صاحب ترتیب نے اگر قضا نماز کے یاد ہونے اور وقت میں گنجائش ہونے کے باوجود قضا نہیں پڑھی اور وقتی نمازیں پڑھتا رہا پھر پانچویں نماز پڑھنے سے پہلے قضا پڑھ لی تو اس نماز کے سبب قضا کے بعد پڑھی ہوئی نمازیں پھر سے پڑھنی پڑیں گی۔ رد المحتار جلد اوّل صفحہ ۴۹۱ میں ہے ولو فاتتہ صلاۃ ولو وترا فکلما صلی بعدھا وقتیۃ وھو ذاکر لتلک الفائتۃ فسدت

Marfat.com

تلك الوقتية فساد اموقوفا على قضاء تلك الفائتة فان قضاها قبل ان يصلى بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات التى صلاها قبل قضاء المقضية نفلا۔

(۴) —— شہر میں کسی نے جمعہ کی نماز ہونے سے پہلے بلا عذر شرعی ظہر کی فرض نماز پڑھ لی تو اگرچہ وہ گنہ گار ہوا مگر اس کی نماز ہو گئی۔ پھر وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے چلا تو اس کی پڑھی ہوئی فرض نماز بے کار ہو گئی جیسا کہ غنیہ صفحہ ۵۲۱ میں ہے من صلى الظهر يوم الجمعة قبل صلوة الامام الجمعة ولا عذر له صحت ظهره عندنا وان كان عاصيا۔ ثم اذا بدا له ان يصلى الجمعة بعد ذلك فتوجه اليها قبل الفراغ منها بطلت ظهره التى صلاها بمجرد السعى سواء ادرك الجمعة اولم يدرك عند ابى حنيفة رضى الله تعالى عنه۔

(۵) —— نمازی نے یہ گمان کیا کہ فلاں شرط نہیں پائی جا رہی ہے اور اسی حالت میں اس نے نماز پڑھ لی حالانکہ حقیقت میں وہ شرط پائی جا رہی تھی تو اس صورت میں اس کی نماز بالکل نہ ہوئی جیسا کہ بہار شریعت حصہ سوئم صفحہ [illegible] میں ہے "کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا [illegible] نماز [illegible] ہوا کہ بے وضو نہ تھا نماز نہ ہوئی —— اور رد المحتار جلد اول [illegible] میں ہے لو صلى وعنده انه محدث اوان ثوبه نجس اوان الوقت لم يدخل فبان بخلاف ذلك لا يجزيه فى ذلك كله لان عنده ان ما فعله غير جائز اھ۔

(۶) —— مسبوق یعنی جس کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہیں وہ اگر امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرے تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔

(بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۵۴)

Marfat.com

(۷) ——— چرایا ہوا کپڑا یا دھوبی وغیرہ کے یہاں بدلا ہوا کپڑا اگرچہ پاک وصاف ہو مگر اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں ۔ (فتاوی رضویہ وغیرہ)

(۸) ——— کھنکھارنے میں جبکہ دو حرف ظاہر ہوں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے بشرطیکہ نہ کوئی عذر ہو اور نہ کوئی صحیح غرض ۔ لھذا اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے ہو جیسے آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے کوئی غلطی ہو گئی ہے اس لیے کھنکھارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لیے کھنکھارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان صورتوں میں نماز نہیں ٹوٹے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۴۱۵ باب ما یفسد الصلاۃ میں ہے التنحنح بحرفین بلا عذر اما به فان نشأ من طبعه فلا. او بلا غرض صحیح ۔ فلو لتحسین صوته اولیھتدی امامه او للاعلام انه فی الصلاۃ فلا فساد علی الصحیح ۔

(۹) ——— ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے ۔ یعنی اس طرح کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجا یا پھر ہٹایا اسی طرح تین بار کیا اور اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر کئی بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجلانا کہا جائے گا ۔ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۹۷ میں ہے اذا حك ثلاثا فی رکن واحد تفسد صلاته هذا اذا رفع یده فی کل مرة اما اذا لم یرفع فی کل مرة فلا تفسد کذا فی الخلاصة ۔

(۱۰) ——— غلط لقمہ دینے سے لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر امام نے ایسا لقمہ لے لیا تو امام کی اور اس کے ساتھ سب کی نماز خراب ہو جاتی ہے (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۴۱۳)

(۱۱) ——— خوشی کی خبر سن کر الحمدللہ کہنے سے نماز جاتی رہتی ہے فتاوی عالمگیری

Marfat.com

جلد اول صفحہ ۹۲ میں ہے اخبر بما یسرہ فحمد اللہ تعالی وارادبہ جوابہ تفسد صلاتہ اھ تلخیصا۔

(۱۲) —— اس طرح سجدہ کرنا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہیں نماز نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ سجدہ میں کم از کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۵۵۶) اور درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۳۰۰ میں ہے وضع اصبع واحدۃ منھما شرط۔

(۱۳) —— سجدہ کرنے میں اگر ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین سے نہیں لگا۔ یا ناک ہڈی تک نہ دبی تو ان صورتوں میں نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۵۵۶، بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۷۱)

(۱۴) —— اگر عینک کا فریم سونا چاندی کا ہو یا اس کے سبب سجدہ میں ناک ہڈی تک نہ دبی ہو تو ان صورتوں میں عینک لگا کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔
(فتاوی رضویہ جلد اول صفحہ ۵۵۶۔ جلد سوم صفحہ ۴۲۷ و بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۷۱)

(۱۵) —— مقتدی نے اگر تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا اور اکبر کو امام سے پہلے ختم کر دیا تو نماز نہیں ہوگی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۳۲۲ میں ہے لو قال اللہ مع الامام واکبر قبلہ لم یصح فی الاصح اھ تلخیصًا۔

(۱۶) —— اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی تو اس طرح اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہے۔ ایسا ہی بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۷ پر ہے۔ اور درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۳۲۲ میں ہے لو اراد بتکبیرہ التعجب اومتابعۃ المؤذن لم یصر شارعًا۔

(۱۷) —— ایسی دُعا کہ جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے مثلاً اللھم اطعمنی یا اللھم زوجنی تو اس قسم کی دُعا پڑھنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے ایسا ہی بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۰ میں ہے اور فتاوی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۹۴ میں ہے۔ لو دعا بما لا یستحیل سؤالہ من العباد مثل قولہ اللھم اطعمنی۔ او اقض دینی او زوجنی فانہ یفسد۔

(۱۸) —— لفظ اللہ کو آللہ یا اکبر کو آکبر یا اکبار کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے بلکہ ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہنا کفر ہے۔ ایسا ہی بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۶۷ میں ہے اور درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۲۳ میں ہے اذ مد احد الھمزتین مفسد و تعمدہ کفر وکذا الباء فی الاصح۔

(۱۹) —— کسی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام سنے تو اس کے جواب میں درود شریف پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۹۳ میں ہے ان سمع اسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جوابا لہ تفسد صلاتہ۔

(۲۰) —— امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرنے سے مسبوق کی نماز کے بیکار ہونے کی صورت یہ ہے کہ امام پر سجدۂ سہو واجب تھا مگر اسے سہو ہونا یاد نہ تھا اور اس نے نماز ختم کرنے کی نیت سے دونوں طرف سلام پھیر دیا اب مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا یہاں تک کہ اس نے سجدہ بھی کر لیا۔ اس کے بعد امام کو سہو ہونا یاد آیا۔ اور ابھی تک اس نے کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا تھا تو اس نے سجدۂ سہو کیا اور مسبوق اپنی نماز چھوڑ کر امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو گیا تو اس کی نماز بیکار ہو گئی جیسا کہ نور الایضاح ومراقی الفلاح باب مایفسد الصلاۃ میں ہے یفسدھا متابعۃ الامام فی

Marfat.com

سجود السھو للمسبوق اذا تاکد انفرادہ بان قام بعد سلام الامام وقید رکعتہ بسجدۃ فتذکر الامام سجود سھو فتابعہ فسدت صلاتہ اھ ملخصًا۔

(۲۱) —— اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص جو نماز میں نہیں تھا اس نے آیت سجدہ پڑھی۔ اور سجدۂ تلاوت کیا تو ایک نمازی نے اس سے آیت سجدہ سنی اور تلاوت کرنے والے کے ساتھ بہ نیتِ اتباع سجدہ کیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی (بہار شریعت حصۂ چہارم صفحہ ۶۶ بحوالۂ غنیہ و عالمگیری)

(۲۲) —— امام پر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا مگر اس نے سجدہ کیا اور سب مقتدیوں نے اس کی اتباع کی تو مسبوق یعنی جن لوگوں کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی تھیں ان مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگئی جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۳۴ میں ہے کہ " اگر سجدۂ سہو میں مسبوق اتباع امام کرے بعد کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ بے سبب تھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور طحطاوی علی مراقی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۲۵۳ میں ہے لوتابعہ المسبوق ثم تبین ان لاسھو علیہ ان علم ان لاسھو علی امامہ فسدت وان لم یعلم انہ لم یکن علیہ فلاتفسد وھو المختار کذا فی المحیط۔

(۲۳) —— مسافر جس کو دو رکعت پڑھنا ضروری تھا اس نے چار رکعت فرض کی نیت باندھی اور دو رکعت پر قعدہ کرنا بھول گیا تو سجدۂ سہو کرنے کے باوجود اس کی فرض نماز نہیں ہوئی۔ جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۸۶ میں ہے۔ ان صلی اربعا ولم یقعد فی الثانیۃ قدر التشھد بطلت صلاتہ اھ تلخیصًا

(۲۴) —— ایک شخص درد اور مصیبت کی وجہ سے رویا اس کی نماز فاسد ہوگئی اور دوسرا جنت یا جہنم کے ذکر سے رویا اس لیے اس کی نماز نہیں فاسد ہوئی

Marfat.com

جیساکہ فتاوٰی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۹۴ میں ہے لوبکی فارتفع بکاءہ فحصل لہ حروف فان کان من ذکر الجنۃ اوالنار فصلاتہ تامۃ وان کان من وجع اومصیبۃ فسدت صلاتہ۔

(۲۵) —— زید بقدر واجب قرات نہیں کرسکا تھا اس حال میں دوسرے کو خلیفہ بنایا تو اس کی نماز ہو گئی۔ اور بکر نے سورۂ فاتحہ اور تین چھوٹی آیت کی مقدار پڑھنے کے بعد خلیفہ بنایا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی ایسا ہی شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۶۱ میں ہے۔

(۲۶) —— جبکہ مقتدی نے دیوار وغیرہ پر لکھے ہوئے قرآن کو دیکھ کر لقمہ دیا۔ تو اس صورت میں صحیح لقمہ دینے کے باوجود اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ اور ایسا لقمہ امام نے لیا تو سب کی نماز خراب ہوجائے گی جیساکہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۴ میں ہے لو فتح المقتدی امامہ اخذا عن المصحف تفسد صلاتہ وصلاۃ الامام ایضًا ان اخذ فتحہ اھ۔

(۲۷) —— سر یا ہاتھ کے اشارہ سے کلام کرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی ہے جیساکہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۴۳۳ پر ہے لا باس بتکلم المصلی واجابتہ براسہ کما لو طلب منہ شئ او ارٰی درھما وقیل اجید فاومأ بنعم اولا۔ اوقیل کم صلیتم فاشار بیدہ انھم صلوا رکعتین۔

(۲۸) —— امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور زبان سے ہاں نکلا تو اس صورت میں نماز نہیں فاسد ہوگی۔ اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز جاتی رہے گی۔ (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۰)

(۲۹) —— جبکہ امام کے سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد قعدۂ اولیٰ کے لیے مقتدی لقمہ دے گا تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔ اس لیے کہ سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد بیٹھنا گناہ ہے اور گناہ کرنے کے لیے لقمہ دینے سے نماز برباد ہوجاتی ہے

Marfat.com

پھر امام اگر مقتدی کے لقمہ دینے سے بیٹھ جائے گا تو کسی کی نماز نہیں ہو گی۔ اس لیے کہ امام اس مقتدی کے بتانے سے لوٹا جو نماز سے خارج ہو گیا تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اور امام کی نماز باطل ہونے کے سبب مقتدیوں کی نماز بھی خراب ہو جائے گی[1]۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۰۰ میں ہے ان استقام قائما لایعود فلو عاد الی القعود تفسد وقیل لاتفسد لکنہ یکون مسیئاً وھو الاشبہ کما حققہ الکمال وھو الحق بحر اھ ملخصًا۔ شامی میں ہے قولہ لکنہ یکون مسیئا ای ویاثم کما فی الفتح۔

(۳۰) —— وہ نماز جنازہ ہے کہ جس میں عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی اگرچہ امام نے اس کی امامت کی نیت کی ہو ایسا ہی بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۵۶ میں ہے۔ اور فتاوی عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۵۲ میں ہے تفسد صلاۃ الجنازۃ بما تفسد بہ سائر الصلوات الا محاذاۃ المرأۃ کذا فی الزاھدی۔

(۳۱) —— قاری یعنی جو مایجوز بہ الصلاۃ قرات کرتا ہے اگر وہ اقتدا کرے امّی کی یعنی جو مایجوز بہ الصلاۃ قرات نہیں کرتا تو ایسے مقتدی کی اقتدا کے سبب امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جیسا کہ الاشباہ و النظائر صفحہ ۱۶۸ پر ہے اقتدیٰ قاری بامی فصلا تھما فاسدۃ۔

(۳۲) —— وہ شخص تیمم کرنے والے امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس صورت میں جب اس نے پانی دیکھا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۵ میں ہے ای مصل متوضئ اذا ر ئ ماء فسدت صلاتہ؟ فقل المقتدی بامام متیمم اذا راٰہ دون امامہ۔

(۳۳) —— نماز میں ایسا حدث لاحق ہوا جس سے بنا کر سکتا تھا۔ مگر مسجد

[1] فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۵

Marfat.com

سے نکلتے ہوئے اس نے قرآن کی تلاوت کی۔ تو اس صورت میں اگرچہ اس نے
کسی کے جواب میں یا غلط لقمہ دینے کے لئے آیت کریمہ نہیں پڑھی مگر اس کے
باوجود نماز فاسد ہوگئی اب بنا نہیں کر سکتا الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۴ میں
ہے ای مصل تفسد صلاته بقراءة القران؟ فقل من سبقه الحدث
فقرأ فی ذهابه۔

Marfat.com

مسجد کی پہیلیاں

(۱) ـــــ ایک مسلمان نے اپنی زمین میں مسجد بنائی اسے وقف کیا اور اپنی ملک سے الگ بھی کیا اس کے باوجود مسجد نہیں ہوئی۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲) ـــــ کافر نے اپنے مال سے مسجد بنائی اور شرعاً وہ مسجد ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۳) ـــــ ایک مسجد بنائی گئی جس میں کئی سال تک نمازیں پڑھی گئیں پھر اس مسجد کو کرایہ کا مکان بنانا جائز ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۴) ـــــ کس صورت میں مسجد کے اندر بچوں کو پڑھانا جائز نہیں ؟

(۵) ـــــ کس شخص کو مسجد میں کھانا پینا جائز نہیں ؟

(۶) ـــــ وہ کون سا تیل ہے جسے مسجد میں جلانا حرام ہے ؟

(۷) ـــــ داخل مسجد وہ کونسی جگہ ہے کہ جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ؟

(۸) ـــــ مسجد میں خرید و فروخت جائز ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جوابات مسجد کی پہیلیاں

(۱) —— اگر مسجد ایسی جگہ بنائی کہ وہ آباد نہیں ہو سکتی اور نہ وہ مسجد کام میں آئے گی تو وقف کرنے کے باوجود وہ مسجد نہ ہوئی جیسا کہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں ،، جبکہ یہ صحیح ہو کہ وہ جگہ آباد نہیں ہو سکتی اور وہ مسجد کام میں بھی نہیں آئے گی تو وہ مسجد نہ ہوئی ،، عالمگیری میں ہے رجل بنی مسجدا فی مفازۃ حیث لا یسکنھا احد وقل مایمر بہ انسان لم یصر مسجدا لعدم الحاجۃ الی صیرورتہ مسجدا کذا فی الغرائب (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۲۸)

(۲) —— مسجد منہدم ہو گئی تھی اسے کافر نے اپنے مال سے بنایا تو شرعاً وہ مسجد ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۶۰ میں ہے لو انھدم مسجد فاعاد بناءہ کافر بمالہ لم یخرج عن المسجدیۃ۔

(۳) —— جبکہ متولی نے ایسے مکان کو مسجد بنایا جو مسجد کے نام وقف تھا تو اگرچہ اس میں کئی سال تک نمازیں پڑھی گئیں اس مسجد کو گرا کر مکان بنانا جائز ہے (بہار شریعت حصہ دہم صفحہ ۷۷) اور فتاویٰ عالمگیری جلد دوم مصری صفحہ ۴۵۸ میں ہے متولی مسجد جعل منزلا موقوفا علی المسجد مسجدا وصلی الناس فیہ سنین ثم ترک الناس الصلاۃ فیہ فاعید منزلا مستغلا جاز لانہ لم یصح جعل المتولی ایاہ مسجدا کذا فی الواقعات الحسامیۃ)

(۴) —— جب کہ بچے ناسمجھ ہوں خصوصاً اگر پڑھانے والا اجرت لے کر پڑھاتا ہو تو اس صورت میں اور بھی زیادہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۴۴۶) اور

Marfat.com

الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۷ میں ہے تکرہ الصناعة فیہ من خیاطة وکتابة باجر وتعلیم صبیان باجر لا بغیرہ۔

(۵) ـــــ معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز نہیں جیسا کہ درمختار احکام المسجد میں ہے یکرہ اکل ونوم الا لمعتکف وغریب ملخصا۔ لہٰذا جب کھانے پینے اور سونے کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد کھا پی سکتا ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار جلد اول صفحہ ۴۴۴ میں ہے اذا اراد ذلک ینبغی ان ینوی الاعتکاف فیدخل ویذکر اللہ تعالٰی بقدر ما نوی او یصلی ثم یفعل ما شاء۔ فتاوی ہندیہ۔ اور حضرت صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ .. بعضوں نے صرف معتکف کا استثناء کیا اور یہی راجح ہے لہٰذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرلے کہ خلاف سے بچے۔ (بہار شریعت جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

(۶) ـــــ مٹی کا تیل مسجد میں جلانا حرام ہے مگر جبکہ اس کی بو بالکل دور کردی جائے تو جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۵۹۸)

(۷) ـــــ جس جگہ کو اپنے لئے خاص کرلیا ہو مسجد کی اس جگہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے ای مکان فی المسجد تکرہ الصلوٰۃ فیہ؟ فقل ماعینہ لصلاتہ دون غیرہ۔

(۸) ـــــ جبکہ خرید و فروخت بقصد تجارت نہ ہو بلکہ اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے ہو تو اسطرح معتکف کو مسجد میں خرید و فروخت جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے (بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۱۵۲) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۴۴ میں ہے خص المعتکف باکل وشرب ونوم وعقد احتاج الیہ لنفسہ او عیالہ فلو لتجارۃ کرہ۔

Marfat.com

دُعائے قنوت کی پہیلیاں

① ——— کس شخص کو وتر کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنا منع ہے ؟

② ——— کس صورت میں دُعائے قنوت کی تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا منع ہے ؟

③ ——— وتر کی دُو رکعتوں میں دُعائے قنوت پڑھنے کا حکم ہے ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

④ ——— کب وتر کی تین رکعتوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم ہے ؟

⑤ ——— فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جوابات دعائے قنوت کی پہیلیاں

(۱) ـــــ جو شخص کہ وتر کی جماعت میں تیسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا اس شخص کو دعائے قنوت پڑھنا منع ہے۔ (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ) اور فتاوی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۳ میں ہے۔ اذا ادرکہ فی الرکعۃ الثالثۃ فی الرکوع ولم یقنت معہ لم یقنت فیما یقضی کذا فی المحیط

(۲) ـــــ جبکہ نماز وتر قضا ہوگئی اور لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو تو اس صورت میں دعائے قنوت کی تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانا منع ہے (بہار شریعت جلد چہارم صفحہ) اور رد المحتار جلد اول باب الوتر صفحہ ۴۴۰ میں ہے رافعا یدیہ لو فی الوقت اما فی القضاء عند الناس فلا یرفع حتی لا یطلع احد علی تقصیرہ اھ ملخصا۔

(۳) ـــــ جبکہ وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس صورت میں وتر کی دو رکعتوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم ہے۔ ایک اسی رکعت میں اور ایک قعدہ کے بعد والی رکعت میں جیسا کہ بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۵۰ میں ہے کہ "وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے۔ اور اس میں بھی قنوت پڑھے۔ اور سجدۂ سہو کرے"۔ اور فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۲۳ میں ہے لو شک فی الوتر وھو قائم انھا ثانیۃ ام ثالثۃ یتم تلک الرکعۃ ویقنت

Marfat.com

فیھا و یقعد ثم یقوم فیصلی رکعۃ اخریٰ و یقنت فیھا ایضا ھو المختار ھکذا فی الخلاصۃ۔

(۴) —— جبکہ وتر پڑھنے والے کو شبہہ ہوا کہ وہ پہلی رکعت کے قیام میں ہے کہ دوسری یا تیسری رکعت کے۔ تو اس صورت میں جس رکعت میں وہ ہے اس میں بھی دعائے قنوت پڑھے پھر قعدہ کرے اور کھڑا ہو کر دو رکعت دو قعدہ کے ساتھ پڑھے اور ہر ایک میں دعائے قنوت بھی پڑھے۔ اس طرح وتر کی تین رکعتوں میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۰۴ میں ہے لو شک انہ فی الاولیٰ او الثانیۃ او الثالثۃ فانہ یقنت فی الرکعۃ التی ھو فیھا ثم یقوم فیصلی رکعتین بقعدتین و یقنت فیھما۔ و فی قول اٰخر لا یقنت فی الکل اصلا والاول اصح۔

(۵) —— جبکہ بہت بڑا کوئی حادثہ پیش آئے تو اس صورت میں فجر کی نماز میں بھی دعائے قنوت پڑھنا جائز ہے۔ (درمختار و ردالمحتار جلد اول صفحہ ۴۵۱ و بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ،)

Marfat.com

سجدۂ سہو کی پہیلیاں

(۱) ـــــ کن صورتوں میں سجدۂ سہو دوبارہ کرنے کا حکم ہے ؟
(۲) ـــــ وہ کونسا واجب ہے کہ جس کے چھوٹنے پر سجدۂ سہو نہیں ؟
(۳) ـــــ وہ کونسی صورت ہے کہ نماز کا واجب ترک ہوا مگر اس کے باوجود سجدۂ سہو نہیں ؟
(۴) ـــــ نماز میں قرآن مجید پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اس کی کیا صورت ہے ؟
(۵) ـــــ نماز میں تشہد پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اس کی کیا صورت ہے ؟
(۶) ـــــ کس صورت میں رکوع کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے ؟
(۷) ـــــ ایک رکعت میں دوبار سورۂ فاتحہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا اس کی صورت کیا ہے ؟
(۸) ـــــ قعدہ میں الحمد شریف پڑھنے سے سجدۂ سہو نہیں واجب ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جوابات سجدۂ سہو کی پہیلیاں

(۱) —— قعدۂ اخیرہ میں سجدۂ سہو کرنے کے بعد دو رکعت اور ملادی۔ یا مسافر نے سجدۂ سہو کرنے کے بعد ختم نماز سے پہلے اقامت کی نیت کرلی۔ یا نماز کا کوئی سجدہ چھوٹ گیا تھا یا سجدۂ تلاوت رہ گیا تھا جنہیں سجدۂ سہو کرنے کے بعد ادا کیا تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کے دوبارہ کرنے کا حکم ہے مختار مع رد المحتار جلد اول صفحہ ۵۰۳ میں ہے اذا صلی رکعتین فرضًا او نفلًا وسھا فیھما سجد له بعد السلام ثم ار ... ناء شفع علیه لم یکن له ذلك البناء ای یکره له تحریما لئلا یبطل سجوده بلا ضرورة بخلاف المسافر اذا نوی الاقامة لانه لو لم ... لبطلت ولو فعل ما لیس ... من البناء صح ... لبقاء التحریمة ویعد ... السھو والمسافر سجود السھو علی المختار۔ ... شامی جلد اول صفحہ ۵۱۳ میں ہے مثل التلاوة تذکر الصلبیة ای فی ابطال القعدة قبلها واعادة سجود السھو۔

(۲) —— قرآن مجید کی سورتوں کے پڑھنے میں ترتیب واجب ہے مگر اس کے چھوٹنے پر سجدۂ سہو ... اس لیے کہ وہ واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں ہے رد المحتار جلد اول صفحہ ۵۰۷ ... ہے یجب الترتیب فی فی سور القران فلو قرأ منکوسا اثم لکن لا یلزمه سجود ال... ن ذلك من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة کما ذکره ... البحر فی باب السھو۔

(۳) —— جمعہ اور عیدین کی نماز میں واجب ترک ہوا اور جماعت کثیر ہے

تو سجدۂ سہو نہیں۔ اور مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا مثلاً قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ دیا تو اس صورت میں اس پر سجدۂ سہو نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۲۰ میں ہے لایسجد للسہو فی العیدین والجمعة لئلا یقع الناس فی فتنة کذا فی المضمرات ناقلا عن المحیط۔ او [illegible] جوہرہ نیرہ [illegible] جلد اول صفحہ ۸ [illegible] ہے ان سہا المؤتم لم یلزم الامام ولا المؤتم [illegible] سجود۔

(۴) —— غیر قیام [illegible] قرآن مجید [illegible] سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے [illegible] بہار شریعت حصہ [illegible] صفحہ ۵۳ [illegible] رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب [illegible] جلد اول صفحہ ۴۹۸ میں ہے لو قرأ [illegible] ان هنا رای فی التشہد [illegible] اوفی الرکوع یلزمه السہو

(۵) —— حالت قیام [illegible] تشہد [illegible] سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ [illegible]

(۶) —— بقدر واجب قراءت [illegible] پہلے رکوع کرنے پر سجدۂ سہو [illegible] ہوگا۔ اور [illegible] ت پوری [illegible] ع کا دوبارہ کرنا [illegible] نہیں [illegible] گا [illegible] عالمگیری جلد [illegible] ۱۱۵ میں ہے او قد [illegible] لزمه السجود لکن [illegible] بالرکوع [illegible] فرض اعادة القراءة کذا فی البحر الرائق۔

(۷) —— الحمد کے بعد سورت پڑھ [illegible] الحمد پڑھی تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ یوں ہی فرض کی پچھلی رکعتوں [illegible] تکرار سے مطلقاً سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (بہار شریعت حصہ چہارم [illegible] اور فتاوی عالمگیری

Marfat.com

جلداول مصری صفحہ ۱۱۸ میں ہے لوکررھا فی الاولیین یجب علیہ سجود السھو بخلاف مالو اعادھا بعد السورۃ اوکررھا فی الاخریین کذا فی التبیین۔

(۸) ـــــ اگر قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد بھول کر الحمد شریف پڑھ دیا تو اس صورت میں سجدۂ سہو نہیں واجب ہوگا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلداول صفحہ ۱۱۹ میں ہے اذا فرغ من التشھد وقرأ الفاتحۃ سھوا فلا سھو علیہ کذا روی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی علیہ فی الواقعات الناطفیۃ۔ اھ ملخصًا۔

سجدۂ تلاوت کی پہیلیاں

(۱)—— نہ آیت سجدہ پڑھی اور نہ سنی مگر سجدۂ تلاوت واجب۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲)—— حافظ نے تراویح میں پورے قرآن کی تلاوت کی اور کبھی سجدۂ تلاوت نہ کیا مگر اس پر ایک بھی سجدۂ تلاوت واجب نہ رہا اس کی کیا صورت ہے؟

(۳)—— وہ کون سی صورت ہے کہ آیت سجدہ تلاوت کرنے والے پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں؟

(۴)—— سجدۂ تلاوت واجب ہوا مگر ادا نہیں کیا اور گنہگار بھی نہیں اس کی صورت کیا ہے؟

(۵)—— امام سے آیت سجدہ سننے کے باوجود سجدۂ تلاوت ادا کرنا واجب نہیں اس کی صورت کیا ہے؟

(۶)—— آیت سجدہ پڑھی پھر مجلس بدل کر اسی آیت کو دوبارہ پڑھی مگر ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۷)—— وہ کون شخص ہے کہ جس نے آیتِ سجدہ سنی مگر اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوا؟۔

Marfat.com

جوابات سجدۂ تلاوت کی پہیلیاں

①۔۔۔ امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس صورت میں اگرچہ مقتدی نے آیتِ سجدہ نہ
اور نہ سنی مگر امام کے ساتھ اس پر بھی سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے جیسا کہ
فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۴ میں ہے اذا تلا الامام
اٰیۃ السجدۃ سجدھا وسجد الماموم معہ سواء سمعھا منہ اولا
②۔۔۔ اس کی صورت یہ ہے کہ سجدہ کی آیتوں کو پڑھنے کے بعد فوراً نماز
کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیتوں سے زیادہ نہ پڑھی اور
کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو گیا۔ اب اس
ذمہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں رہا (بہارِ شریعت حصّہ چہارم صہ ۶۹)
اور فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۵۴ میں ہے "سجدۂ نماز جب فی ال
کیا جائے تو اس سے سجدۂ تلاوت خود بخود ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نیت نہ
فی ردالمحتار (جلد اوّل صہ ۵۱۹) لو رکع وسجد للصلاۃ فوراً ناب سجو
المقتدی عن سجود التلاوۃ بلا نیۃ تبعا لسجود امامہ لما مر انف
انھا تؤدی بسجود التلاوۃ فوراً وان لم ینو۔ بلکہ ہمارے علما
بحالت کثرتِ جماعت یا اخفائے قرات اسی طریقہ کو مطلقاً افضل ٹھہر
ہیں کہ آیتِ سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کے رکوع و سجود کر لے تاکہ تلاوت کے
لیے جدا سجدہ کی حاجت نہ پڑے جس کے باعث جہال کو اکثر التباس ہو
ہے مراقی الفلاح (مع طحطاوی صفحہ ۲۶۴) میں ہے ینبغی ذلک للاما

Marfat.com

مع کثرۃ القوم او حال المخافتۃ حتی لا یؤدی الی التخلیط ۔ اھ ملخصًا۔

(۳) — مقتدی نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو اس صورت میں اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں یہاں تک کہ امام اور ساتھ کے مقتدیوں نے سنا تو ان پر بھی واجب نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۲۴ میں ہے ان تلا المأموم لم یلزم الامام ولا المؤتم السجود لا فی الصلاۃ ولا بعد الفراغ منھا کذا فی السراج الوھاج اور در مختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۱۶ میں ہے لا تجب من المؤتم لو کان السامع فی صلاتہ ای صلاۃ المؤتم بخلاف الخارج۔

(۴) — عورت نے نماز میں آیتِ سجدۂ تلاوت کی اور ابھی سجدۂ تلاوت نہیں کیا کہ حیض آگیا تو اس صورت میں سجدۂ تلاوت واجب ہوا اگر ادا نہیں کیا اور گنہ گار بھی نہیں جیسا کہ شامی جلد اوّل صفحہ ۵۱۶ میں ہے اذا قرأت آیۃ السجدۃ ولم تسجد لھا حتی حاضت سقطت لان الحیض ینافی وجوبھا ابتداءً فکذا ابقاءً۔

(۵) — جبکہ امام سے آیتِ سجدہ سنی پھر امام کے سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد اسی رکعت میں جماعت کے اندر شامل ہوا تو اس صورت میں امام سے یہ آیتِ سجدہ سننے کے باوجود سجدۂ تلاوت کرنا واجب نہیں۔ لیکن اگر دوسری رکعت میں شامل ہوگا تو نماز سے فارغ ہو کر سجدۂ تلاوت کرے گا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۲۴ میں ہے سمع من امام فدخل فی صلاۃ الامام بعد ما سجدھا الامام لا یسجدھا وھذا اذا ادرکہ فی اخر تلک الرکعۃ اما لو ادرکہ فی الرکعۃ الاخری یسجدھا بعد الفراغ کذا فی الکافی۔ اھ ملخصًا۔

Marfat.com

(۶) —— آیتِ سجدہ تلاوت کی پھر نماز شروع کی جس سے مجلس بدل گئی اور
نماز میں اسی آیتِ سجدہ کو دوبارہ پڑھی تو مجلس بدلنے کے باوجود اس صورت
میں صرف ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جیسا کہ شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۹۲
میں ہے تلاھا ثم شرع فی الصلاۃ واعادھا کفتہ سجدۃ لان غیر
الصلاتیۃ صارت تبعا للصلاتیۃ وان لم یتحد المجلس۔ اھ ملخصًا
(۷) —— حائضہ نے آیتِ سجدہ سنی تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں جیسا کہ
فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۶ میں ہے فی الصغریٰ
الحائض اذا سمعت آیۃ السجدۃ لا سجدۃ علیھا کذا فی التتارخانیۃ

Marfat.com

نمازِ مُسَافِر کی پہیلیاں

① —— جس مقام پر اقامت کی نیت کرنا صحیح ہے مسافر نے وہاں اقامت کی نیت کی مگر اس پر چار رکعت پڑھنا واجب نہ ہوا بلکہ دو ہی رکعت پڑھنا واجب رہا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

② —— وہ کون سی صورت ہے کہ مسافر ایک شہر میں کئی مہینہ ٹھہرا مگر اس پر چار رکعت والی نماز کو دو ہی پڑھنا واجب رہا؟

③ —— وہ صورت کیا ہے کہ ایک مسلمان ساری دنیا میں گھوم آیا مگر اس پر نماز کا قصر کرنا واجب نہ ہوا؟

④ —— وہ کون سا حاجی ہے کہ مکہ شریف میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حاضر ہوا اس کے باوجود نماز کا قصر کرنا واجب رہا؟

⑤ —— وہ کون لوگ ہیں کہ ایک جگہ انھوں نے پندرہ دن قیام کی نیت کی مگر اس کے باوجود وہ مسافر ہی رہے۔ چار رکعت والی فرض ان کو دو دو ہی پڑھنا پڑے گا؟

⑥ —— کس صورت میں شرعی مسافر کو چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے؟

⑦ —— وہ کون سی آبادی ہے کہ مسافر اس میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے نہیں داخل ہوا اس کے باوجود اس پر چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے؟

⑧ —— کس صورت میں مسافر مقیم کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا؟

⑨ —— مسافر نے مقیم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی مگر چار رکعت پڑھنا اس پر لازم نہیں ہوا اس مسئلہ کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

(۱۰) —— کس صورت میں مسافر کے پیچھے مقیم کی نماز نہیں ہوگی ؟

(۱۱) —— وہ کون سی چار رکعت والی نماز ہے جسکے مسافر کو قصر کرنا منع ہے ؟

(۱۲) —— شرعی مسافر کو مقیم کی اقتدار کے بغیر حالتِ سفر میں چار رکعت والی فرض کو چار ہی پڑھنا ضروری ہے ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۳) —— ایک مسافر ایسے پانچ شہر میں داخل ہوا کہ جن کے درمیان سو سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے مگر مسافر نے کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی اس کے باوجود وہ ہر شہر میں مقیم رہا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۴) —— مسافر ایک ایسے شہر میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت سے داخل ہوا کہ جہاں اس کا وطن اصلی نہیں ہے پھر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کے بغیر وہ مقیم ہو گیا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۵) —— مسافر اپنے شہر میں داخل ہوا مگر اس پر چار رکعت پڑھنا واجب نہ ہوا بلکہ دو ہی رکعت فرض پڑھنا واجب رہا ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جواباتِ نمازِ مسافر کی پہیلیاں

(۱)___ مسافر نے مسافر کی اقتداء کی پھر اسے حدث لاحق ہوا تو وہ وضو بنانے کے لیے گیا کسی سے کلام نہیں کیا اور اقامت کی نیت کرلی۔ پھر جب واپس ہوا تو امام نماز سے فارغ ہو چکا تھا۔ تو اس صورت میں اقامت کی نیت کے باوجود بنا کرنے میں مسافر پر چار رکعت پڑھنا واجب نہ ہوا بلکہ دو ہی رکعت پڑھنا واجب رہا جیسا کہ نور الانوار صفحہ ۳۶ میں ہے مسافر اقتدیٰ بمسافر ثم احدث فذھب الی مصرہ للتوضی او نوی الاقامۃ فی موضعھا ثم جاء حتی فرغ الامام ولم یتکلم وشرع فی اتمام الصلاۃ فلا یتم اربعا بل یصلی رکعتین۔

(۲)___ اس کی صورت یہ ہے کہ مسافر کسی کام کے لیے تیرہ چودہ روز کی نیت سے کسی شہر میں ٹھہرا۔ مگر اتنے روز میں کام نہ ہوا۔ تو پھر بارہ تیرہ روز کی نیت سے ٹھہرا اور پھر اتنے روز میں کام نہ ہوا۔ تو پھر تیرہ چودہ روز کی نیت سے ٹھہرا۔ اس طرح کئی مہینہ بلکہ کئی برسیں گذر جائیں جب بھی اس پر چار رکعت والی فرض نماز کو دو ہی پڑھنا واجب رہے گا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۳۱ میں ہے لو بقی فی المصر سنین علی عزم انہ اذا قضی حاجتہ یخرج ولم ینو الاقامۃ خمسۃ عشر یوما قصر کذا فی التہذیب۔

(۳)___ وہ مسلمان گھر سے یہ ارادہ کر کے نکلا کہ ۹۲ کلومیٹر سے کم کی راہ مثلاً ۷۵ کلومیٹر پر پہونچ کر کچھ کام کرنا ہے پھر وہاں سے ۸۰ کلومیٹر کی دوری

Marfat.com

پر جانا ہے پھر وہاں سے ۸۵ کلومیٹر پر جا کے کچھ کرنا ہے اسی طرح وہ ساری دنیا گھوم آیا مگر اس پر قصر کرنا واجب نہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں " اگر دو سو میل کے ارادہ پر چلا مگر ٹکڑے کرکے یعنی بیس میل جا کر یہ کام کروں گا وہاں سے تیس میل جاؤں گا وہاں سے پچیس میل وعلیٰ ہذا القیاس مجموعہ دو سو میل تو وہ مسافر نہ ہوا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۶۷)

(۴) —— وہ ایسا حاجی ہے جو مکہ شریف میں اس وقت حاضر ہوا کہ یوم الترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ پندرہ دن سے کم رہ گیا تو وہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حاضر ہونے کے باوجود مقیم نہ ہوا بلکہ مسافر ہی رہا جیسا کہ بدائع الصنائع جلد اول صفحہ ۱۰۳ میں ہے ذکر فی کتاب المناسک ان الحاج اذا دخل مکۃ فی ایام العشر ولنوی الاقامۃ خمسۃ عشر یومًا او دخل قبل ایام العشر لکن بقی الی یوم الترویۃ اقل من خمسۃ عشر یومًا ولنوی الاقامۃ لا یصح لانہ لا بد لہ من الخروج الی عرفات فلا تتحقق نیۃ اقامۃ خمسۃ عشر یومًا فلا یصح۔

(۵) —— اسلامی لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال کر باغیوں کا محاصرہ کرے تو پندرہ دن قیام کی نیت کے باوجود چار رکعت والی فرض اس کو دو ہی پڑھنا پڑے گا۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۲۹ میں ہے یصلی رکعتین عسکر حاصر اھل البغی فی دارنا فی غیر مصر مع نیۃ الاقامۃ مدتھا۔ اھ ملخصًا۔

(۶) —— مسافر جبکہ مقیم کی اقتدا کرے تو اس کو چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۳۳ میں ہے ان اقتدی مسافر بمقیم اتم اربعًا کذا فی التبیین۔

Marfat.com

(۷) — مسافر نے اپنے وطنِ اصلی میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی اس کے باوجود اس پر چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے فتاویٰ عالمگیری جلد اول ۱۳۲ میں ہے اذا دخل المسافر مصرہ اتم الصلاۃ وان لم ینو الاقامۃ فیہ کذا فی الجوھرۃ النیرۃ۔

(۸) — چار رکعت والی قضا نماز مسافر مقیم کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جیسا کہ درمختار میں ہے اما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت و یتم ولا بعدہ۔ اور شامی جلد اول صفحہ ۵۳۱ میں ہے قولہ لابعدہ ای لا یصح اقتداءہ بعد خروج الوقت لعدم تغیرہ لانقضاء السبب وھذا اذا کانت فائتۃ فی حق الامام والماموم۔

(۹) — مسافر نے مسافر کی اقتداء کی تو امام کو حدث لاحق ہو گیا اس نے مقیم کو خلیفہ بنا دیا تو اس صورت میں مسافر نے مقیم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی مگر چار رکعت پڑھنا اس پر لازم نہیں ہوا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۹۱ میں ہے مسافر اقتدی بمسافر فاحدث الامام فاستخلف مقیماً لم یلزم المسافر الاتمام کذا فی محیط السرخسی۔

(۱۰) — جبکہ مسافر نے چار رکعت پڑھا دی تو اس صورت میں مقیم کی نماز اس کے پیچھے نہیں ہوگی اگرچہ اس نے قعدۂ اولیٰ کیا ہو اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں "مسافر اگر بے نیتِ اقامت چار رکعت پوری پڑھے گا گنہگار ہو گا اور مقیمین کی نماز اس کے پیچھے باطل ہو جائے گی اگر دو رکعت اولیٰ کے بعد اس کی اقتدا باقی رکھیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۶۹)

(۱۱) — وہ چار رکعت نماز سنت ہے جسے مسافر کو قصر کرنا منع ہے موقع ہو تو

Marfat.com

پوری چار رکعت پڑھے ورنہ سب معاف ہے۔ حضرت صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائے گی البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۷۸) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۰ میں ہے بعضھم جوز للمسافر ترك السنن والمختار انہ لا یاتی بھا فی حال الخوف ویاتی بھا فی حال القرار والامن ھکذا فی الوجیز للکردری۔

(۱۲) —— مقیم ہونے کی حالت میں چار رکعت والی فرض نماز قضا ہو گئی تو حالت سفر میں بھی اس فرض کو چار رکعت ہی پڑھنا ضروری ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۱۳ میں ہے یقضی مسافر فی السفر ما فاتہ فی الحضر من الفرض الرباعی اربعا اھ۔

(۱۳) —— ان شہروں میں سے ایک شہر میں تو اس کا ایسا وطن ہے کہ جہاں سے وہ ہجرت کا ارادہ نہیں رکھتا اور باقی چار شہروں میں اس کی چار بیویاں مستقل طور پر رہتی ہیں تو اس صورت میں ان پانچ شہروں میں داخل ہوا اور کسی جگہ اس نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی مگر اس کے باوجود وہ ہر شہر میں مقیم ہی رہا ہے در مختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۳۲ میں ہے الوطن الاصلی ھو موطن ولادتہ او تاھلہ او توطنہ —— اور بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۸۳ میں ہے "دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہونچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ اور علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غنیہ ص۵۰۵ پھر علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رد المحتار جلد اول صفحہ ۵۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں لو کان لہ اھل ببلدتین فایتھما دخلھا صار مقیما۔

(۱۴) —— اس شہر میں مسافر نے ایسی عورت سے شادی کر لی جس کی سکونت وہاں

Marfat.com

مستقل ہے تو اس صورت میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کئے بغیر وہ مقیم ہوگیا جیسا کہ حضرت صدر الشریعۃ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں ''مسافر نے کہیں شادی کرلی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہوگیا'' (بہار شریعت جلد ۴ صفحہ ۸۲) اور غنیہ صفحہ ۵۰۵ ورد المحتار جلد ۱ صفحہ ۵۴۰ میں ہے لو تزوج المسافر ببلد ولم ینو الاقامۃ بہ فقیل لا یصیر مقیما وقیل یصیر مقیما وھو الاوجہ۔

(۱۵) — مسافر نے مسافر کی اقتداء کی پھر اسے حدث ہوا تو وہ اپنے شہر میں وضو بنانے کے لیے گیا۔ کسی سے کلام نہیں کیا اور جب واپس ہوا تو امام نماز سے فارغ ہوچکا تھا تو اس صورت میں اپنے شہر میں داخل ہونے کے باوجود بنا کرنے میں مسافر پر اس نماز کا چار رکعت پوری کرنا واجب نہ ہوا بلکہ دو ہی رکعت پڑھنا واجب رہا جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں مسافر اقتدی بمسافر ثم احدث فذھب الی مصرہ للتوضی ثم جاء حتی فرغ الامام ولم یتکلم وشرع فی اتمام الصلاۃ فلا یتم اربعا بل یصلی رکعتین (نور الانوار ص ۳۶)

Marfat.com

جمعہ کی پہیلیاں

① ــــ کن شہروں میں جمعہ وعیدین کی نماز جائز نہیں ؟

② ــــ دارالاسلام کے شہر کی وہ کون سی مسجد ہے جس میں جمعہ جائز نہیں ؟

③ ــــ کس صورت میں جمعہ کی نماز تنہا پڑھ کر پوری کرنے سے جمعہ کی نماز ہو جاتی ہے ؟

④ ــــ جبکہ جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو اس حالت میں کونسی نماز پڑھنے کا حکم ہے ؟

Marfat.com

جوابات جمعہ کی پہیلیاں

① — روس، فرانس، جرمن، پرتگال وغیرہ کے شہروں میں جمعہ اور عیدین کی نماز جائز نہیں۔ جیسا کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تحریر فرماتے ہیں " جہاں سلطنت اسلامی کبھی نہ تھی نہ اب ہے وہ اسلامی شہر نہیں ہو سکتے نہ وہاں جمعہ وعیدین جائز ہوں اگرچہ وہاں کے کافر سلاطین شعائر اسلام کو نہ روکتے ہوں۔ اگرچہ وہاں مساجد بکثرت ہوں اذان واقامت جماعت علی الاعلان ہوتی ہو اگرچہ عوام اپنے جہل کے باعث جمعہ وعیدین بلا مزاحمت ادا کرتے ہوں جیسے کہ روس، فرانس، جرمن، پرتگال وغیرہا اکثر بلکہ شاید کل سلطنت ہائے یورپ کا یہی حال ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۷۱۶)

② — دارالاسلام کے شہر کے قلعہ کی مسجد میں جمعہ کی نماز جائز نہیں جبکہ قلعہ میں فوج وغیرہ ہونے کے سبب ہر مسلمان کو اس کی مسجد میں آنے کا اذن عام نہ ہو اور یہی حکم ہر کارخانے اور ہر پولیس لائن کی مسجد کا ہے۔ اگر اس میں ہر مسلمان کو بلا روک ٹوک آنے کی اجازت نہ ہو تو اس میں جمعہ جائز نہیں فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۳۹ میں ہے ان جماعة لو اجتمعوا فی الجامع واغلقوا ابواب المسجد علی انفسھم وجمعوا لم یجز۔

③ — جبکہ پہلی رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد مقتدی لوگ چلے گئے ہوں تو اس صورت میں جمعہ کی نماز تنہا پڑھ کر پوری کرنے سے جمعہ کی نماز ہو جاتی ہے

Marfat.com

جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۳۹ میں ہے ان نفروا لبعد ما قید الرکعۃ بالسجدۃ صلی الجمعۃ عند علمائنا الثلاثۃ کذا فی المضمرات۔

(۴) —— جبکہ جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو اس حالت میں صاحب ترتیب کو قضا نماز پڑھنے کا حکم ہے اور جو نماز کہ خطبہ کے پہلے شروع کر چکا ہے اسے جلد پوری کر لینے کا حکم ہے ردالمحتار جلد اول صفحہ ۴۸۷ میں ہے لو تذکر انہ لم یصل الفجر یصلیہا ولو کان الامام یخطب۔ اور درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۵۰ میں ہے لو خرج وھو فی السنۃ او بعد قیامہ لثالثۃ النفل یتم فی الاصح۔

Marfat.com

متفرقاتِ نماز کی پہیلیاں

(۱) —— کون سی نماز کس نبی نے سب سے پہلے پڑھی ؟

(۲) —— وضو ٹوٹنے کے سبب فرض نماز باطل ہونے سے بچ جائے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۳) —— ایک رکعت نماز مسجد میں پڑھی اور ایک رکعت نماز اپنے گھر جا کر پڑھی مگر نماز ہو گئی۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۴) —— سنت نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۵) —— قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز میں کب درود شریف پڑھنا مستحب ہے ؟

(۶) —— قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز میں کب درود شریف پڑھنا سنت ہے ؟

(۷) —— کس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا واجب ہے ؟

(۸) —— کس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہے ؟

(۹) —— کس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے ؟

(۱۰) —— ظہر اور مغرب کی فرض نماز پڑھنے کے بعد کب نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے ؟

(۱۱) —— کس صورت میں ظہر کی دو رکعت سنت کو ظہر کی چار رکعت سنت سے پہلے پڑھنا افضل ہے ؟

(۱۲) —— وہ کون سی نماز ہے کہ اسے لوگوں پر ظاہر کرنا گناہ ہے ؟

(۱۳) —— عشاء کی نماز پڑھ کر سویا پھر بیدار ہونے پر اسی نماز کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

۱۴ — کس حالت میں تراویح جماعت سے پڑھنے کی اجازت نہیں ؟

۱۵ — ایک شخص پر نماز فرض ہوئی مگر اس نے نہیں پڑھی اور گنہ گار بھی نہیں اس کی صورت کیا ہے ؟

۱۶ — کس نماز میں پچھلی صف افضل ہے ؟

۱۷ — وہ کون سا مسلمان ہے کہ اس کو عشاء کی فرض نماز چار رکعت پڑھنا گناہ ہے ؟

۱۸ — وہ کون سا نمازی ہے کہ جس سے چار رکعت فرض کا قعدۂ اخیرہ چھوٹ گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا مگر اس کا فرض باطل ہو کر نفل نہیں ہوا ؟

۱۹ — ایک نماز قضا ہوئی جس کے سبب پانچ نمازوں کے پڑھنے کا حکم ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

۲۰ — عشاء اور وتر کی نماز نہیں پڑھی تو کس صورت میں فجر کی نماز سے پہلے صرف وتر کی قضا پڑھنے کا حکم ہے ؟

۲۱ — وہ کون سی نفل نماز ہے کہ توڑ دینے سے اس کی قضا واجب نہیں ؟

۲۲ — نماز پڑھنے والے کو کس حالت میں نماز کا توڑ دینا ضروری ہے کہ اگر نہ توڑے تو گنہ گار ہوگا ؟

۲۳ — کس صورت میں فرض نماز کو توڑ دینے کا حکم ہے ؟

۲۴ — دو آدمیوں کو ایک نمازی کے سامنے سے گذرنا ہے اور سترہ کے لیے کوئی چیز نہیں تو گذرنے کی صورت کیا ہے ؟

۲۵ — کس حالت میں نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے ؟

۲۶ — وہ کون سے نمازی ہیں کہ ان کے سامنے سے گذرنا جائز ہے ؟

Marfat.com

(٢٧)—— وہ کونسی نماز ہے کہ جس کا پڑھنا فرض عین ہے لیکن اگر وہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا پڑھنا حرام ہے؟

(٢٨)—— وہ کون سی نماز ہے جو کسی عذر کے سبب فوت ہو گئی مگر اس کی قضا صرف دوسرے روز پڑھی جائے گی۔ اس کے بعد نہیں پڑھی جائے گی

(٢٩)—— وہ کون سی نماز ہے کہ اگر وہ چھوٹ جائے تو دوسرے روز اس کی قضا پڑھی جائے گی۔ اور دوسرے روز بھی نہ پڑھے تو تیسرے روز پڑھی جائے گی۔ اور تیسرے روز کے بعد پھر اس کی قضا کبھی نہیں پڑھی جائیگی۔

(٣٠)—— عید کی نماز پڑھنے کے لیے لوگ جمع ہوئے تو سورج گرہن لگ گیا اور جنازہ بھی آ گیا۔ تو ان تینوں میں سے کون سی نماز پہلے پڑھی جائے گی؟

(٣١)—— وتر اور تراویح کے وقت اگر چاند گرہن لگ جائے تو کون سی نماز پہلے پڑھنی چاہیے؟

(٣٢)—— اپنے ماں باپ کی نماز اور روزے کا فدیہ دینا چاہتا ہے لیکن مالدار نہیں ہے تو اس کے لیے کون سی ترکیب اختیار کی جائے؟

(٣٣)—— حیض ونفاس کے علاوہ نماز کے معاف ہونے کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جوابات متفرقات نماز کی پہیلیاں

(۱) ــــ سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام، ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام، عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام، مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام اور عشاء کی نماز حضرت یونس علیہ السلام نے ادا کی۔ (فتاوی رضویہ جلد دوم مطبوعہ لائل پور صفحہ ۱۷۵)

نوٹ:۔ اس کے بارے میں چار قول ہیں لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس قول کو سب پر ترجیح ہے۔

(۲) ــــ بھول سے فرض نماز کا قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ جب سجدہ میں گیا تو اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اس صورت میں اگر چاہے تو وضو کرے پھر قعدہ کے بعد سجدۂ سہو کر کے فرض نماز پوری کرے۔ اس طرح وضو ٹوٹنے کے سبب فرض نماز باطل ہونے سے بچ جائے گی۔ اس لیے کہ اگر سجدہ میں وضو نہ ٹوٹتا تو سر اٹھاتے ہی فرض نماز باطل ہو کر نفل ہو جاتی۔

ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۳۹ میں ہے اذا سبقہ الحدث فی السجود بنی عند محمد خلافا لابی یوسف ـ اسی کے تحت فتح القدیر جلد اوّل صفحہ ۴۴۴ میں ہے قولہ فی السجود ای سجود الخامسۃ بنی ای علی الفرض ای بسبب ذلک الحدث امکنہ اصلاح فرضہ بان یتوضأ و یاتی فیقعد یتشہد و یسلم و یسجد لسہو لان الرفع حصل مع الحدث فلا یکون مکملا للسجدۃ لیفسد الفرض بہ ـ اور غنایہ میں ہے قال فخر الاسلام

Marfat.com

المختار للفتویٰ قول محمد۔

③ —— کسی نے تنہا ایک رکعت نماز مسجد میں پڑھی پھر وضو ٹوٹ گیا اور قریب میں کہیں پانی نہ تھا تو اپنے گھر جاکر وضو بنایا پھر ایک رکعت وہاں پڑھی اور اس درمیان میں کسی سے کلام نہ کیا تو اس طرح ایک رکعت نماز مسجد میں اور ایک رکعت نماز اپنے گھر پڑھی مگر نماز ہو گئی جیساکہ حدیث شریف میں ہے من قاء او رعف فی صلاتہ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علیٰ صلاتہ مالم یتکلم (شرح وقایہ جلد اوّل مجیدی صفحہ ۱۵۹)

④ —— جبکہ جانتا ہو کہ سُنت پڑھنے سے فرض نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں سُنت پڑھنا جائز نہیں۔ شرح وقایہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۱ میں ہے اذا خاف الوقت یترك السنۃ ولیؤدی الفرض حذرًا عن التفویت

⑤ —— قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز میں دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (ردّالمحتار جلد ۱ صفحہ ۳۴۸)

⑥ —— قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز جنازہ میں بھی دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا سُنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری وغیرہ)

⑦ —— مرد کو حالت احرام میں ننگے سر نماز پڑھنا واجب ہے۔ (کتب عامّہ)

⑧ —— خشوع وخضوع کی نیّت سے ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصّہ سوم صفحہ ۱۶۷)

⑨ —— جبکہ نماز کی تحقیر مقصود ہو مثلاً نماز کوئی ایسی مہتم بالشان چیز نہیں کہ جس کے لیے ٹوپی پہنی جائے تو اس نیت سے ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے۔ (درمختار ردّالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۲۱، بہار شریعت حصّہ سوم صفحہ ۱۶۷)

⑩ —— عرفات میں جبکہ ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز ملا کر

Marfat.com

پڑھتے ہیں اس صورت میں ظہر اور مغرب کی فرض نماز پڑھنے کے بعد نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۲۳، بحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)

(۱۱) —— جبکہ ظہر کی چار رکعت سُنت کو فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا ہو تو اس صورت میں ظہر کی دو رکعت سُنت کو ظہر کی چار رکعت سُنت سے پہلے پڑھنا افضل ہے لان سنة الظهر القبلية فاتت عن وقتها فلا حاجة فی قضائها الی ان یغیر وقت السنة البعدیة ویشهد له ماروی الترمذی عن عائشة رضی الله تعالی عنها انه صلی الله تعالی علیه وسلم اذا فاتته الاربع قبل الظهر قضاها بعد الرکعتین هکذا فی عمدة الرعایة حاشیة شرح الوقایة ج ۱ ص ۱۸۱

(۱۲) —— قضاء نماز کا لوگوں پر ظاہر کرنا گناہ ہے اس لیے کہ نماز کا ترک کرنا گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے جیساکہ رَدّ المحتار جلد اوّل صفحہ ۴۹۵ میں ہے اظهار المعصیة معصیة۔

(۱۳) —— نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سویا اور اسے رات میں احتلام ہوا تو بیدار ہونے پر اسے عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہے اور اگر لڑکی احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے جیساکہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۱۱۳ میں ہے صبی صلی العشاء ثم نام واحتلم وانتبه قبل طلوع الفجر یقضی العشاء۔

(۱۴) —— اگر سب لوگ عشاء کی جماعت ترک کردیں تو اس حالت میں تراویح جماعت سے پڑھنے کی اجازت نہیں جیساکہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۰۹ میں ہے لو ترکوا الجماعة لیس لهم ان یصلوا التراویح بجماعة۔ اور ردمختار میں ہے لو ترکوا الجماعة فی الفرض لم یصلوا التراویح جماعة اسی کے تحت رَدّ المحتار جلد اول ص ۴۷۵ میں ہے لان جماعتها تبع لجماعة الفرض فانها لم تقم الا بجماعة

Marfat.com

الفرض فلو اقيمت بجماعة وحدها كانت مخالفة للوارد فيها فلم تكن مشروعة۔

(۱۵) —— عورت پر ابتداء وقت میں نماز فرض ہوئی مگر اس نے نہیں پڑھی یہاں تک کہ آخر وقت میں وہ نفاس یا حیض میں مبتلا ہو گئی تو اس صورت میں وہ گنہ گار نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۳۶ میں ہے اذا حاضت فی الوقت او نفست سقط فرضه بقی من الوقت ما یمکن ان تصلی فیه اولا هکذا فی الذخیرة ۔

(۱۶) —— نماز جنازہ میں پچھلی صف افضل ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں "صلاۃ مطلقہ میں سب سے افضل صف اوّل ہے اور نماز جنازہ میں سب سے افضل صف اخیر"

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۸۰)

(۱۷) —— وہ مسلمان شرعی مسافر ہے کہ جو ۹۲ کلومیٹر کی راہ تک جانے کے ارادہ سے اپنی بستی سے باہر ہوا اس کو عشاء کی فرض نماز صرف دو رکعت پڑھنا واجب ہے چار رکعت پڑھنا گناہ ہے بشرطیکہ مقیم کی اقتداء نہ کی ہو —— اسی طرح ظہر اور عصر کی فرض نماز کو بھی اس پر دو ہی رکعت پڑھنا ضروری ہے یہاں تک کہ اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا بلکہ پوری نماز نفل ہو گئی —— اور اگر دو رکعت پر قعدہ کر لیا تو فرض ادا ہو گئے اس صورت میں بھی صرف پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۲۷ میں ہے صلی الفرض الرباعی رکعتین وجوبًا بقول ابن عباس ان الله فرض علی لسان نبیکم صلاۃ المقیم اربعا والمسافر رکعتین —— اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۳۰ میں ہے فرض المسافر رباعیة رکعتان کذا فی الهدایة ۔ والقصر واجب عندنا

Marfat.com

كذا فى الخلاصة ۔ فان صلى اربعا وقعد فى الثانية قدر التشهد اجزأته والاخريان نافلة ويصير مسيئا لتاخير السلام وان لم يقعد فى الثانية قدرها بطلت كذا فى الهداية ۔

(۱۸) ـــــ امام جس سے چار رکعت فرض کا قعدۂ اخیرہ چھوٹ گیا تھا، پانچویں کا رکوع کرنے کے بعد قعدہ کی طرف واپس ہو گیا مگر مقتدی کو معلوم نہ ہوا اور اس نے سجدہ کر لیا تو اس طرح پانچویں رکعت کا سجدہ کر لینے کے باوجود فرض باطل ہو کر نفل نہیں ہوا۔ جیسا کہ بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۱۰۳ میں ہے لو صلی امام ولم یقعد فی الرابعة من الظهر وقام الی الخامسة فرکع وتابعه القوم ثم عاد الامام الی القعدة ولم یعلم القوم حتی سجد واسجدة لاتفسد صلاتهم

(۱۹) ـــــ جبکہ ایک نماز قضا ہو گئی اور یہ نہیں یاد ہے کہ کون سی نماز قضا ہوئی تو اس صورت میں اس روز کی پانچوں نماز کے پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۱۶ میں ہے رجل نسی صلاة ولا یدریها ولم یقع تحریه علی شیئ یعید صلاة یوم ولیلة عندنا کذا فی الظهیریة ۔

(۲۰) ـــــ جس نے عشاء اور وتر کی نماز نہیں پڑھی اگر وہ صاحب ترتیب ہے اور فجر کی نماز کا وقت صرف اتنا باقی ہے کہ جس میں وہ صرف پانچ رکعت نماز پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں فجر کی نماز سے پہلے صرف وتر کی قضا پڑھنے کا حکم ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۱۸۳ میں ہے اذا فات العشاء والوتر ولم یبق من وقت الفجر الا ان یسع فیه خمس رکعات یقضی الوتر ویؤدی الفجر عند ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه ۔

(۲۱) ـــــ جو نفل نماز کہ قصداً شروع نہ کی اس کے توڑ دینے سے قضا واجب نہیں مثلاً یہ خیال کیا کہ فرض پڑھنا باقی ہے اور فرض کی نیت سے نماز شروع

Marfat.com

کی پھر یاد آیا کہ فرض پہلے پڑھ چکا ہے تو اب یہ نماز نفل ہے یاد آتے ہی فورًا توڑ دینے سے اس کی قضاء واجب نہیں جیسا کہ ردّ المحتار جلد اوّل صفحہ ۴۶۴ میں ہے اذا ظن انہ لم یصل فرضًا فشرع فیہ فتذکر انہ قد صلاہ صار ماشرع فیہ نفلا لا یجب اتمامہ حتی لو نقضہ لا یجب القضاء۔

(۴۲) —— جب کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقًا کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہگیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو اور یہ شخص بچانے پر قادر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز کا توڑ دینا واجب ہے اگر نہیں توڑے گا تو گنہ گار ہو گا (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۷۲) اور ردّ المحتار جلد اوّل صفحہ ۴۷۰ میں ہے۔ ان المصلی متی سمع احدا یستغیث وان لم یقصدہ بالنداء اوکان اجنبیا وان لم یعلم ماحل بہ اوعلم وکان لہ قدرۃ علی اغاثتہ وتخلیصہ وجب علیہ اغاثتہ وقطع الصلاۃ فرضًا کانت اوغیرہ۔

(۴۳) —— کسی نے فرض نماز کو تنہا پڑھنا شروع کیا اس کے بعد اسی فرض کی جماعت قائم ہو گئی تو اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے یا پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا ہے اور نماز دو یا تین رکعت والی ہے تو ان دونوں صورتوں میں حکم ہے کہ حالتِ قیام ہی میں ایک طرف سلام پھیر کر فرض نماز کو توڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔ اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے اور پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو ایک رکعت اور ملا کر جماعت میں شریک ہو جیسا کہ شرح وقایہ مجیدی جلد اوّل صفحہ ۱۷۶ میں ہے من شرع فی فرض منفردًا فاقیمت لھذا الفرض فان لم یسجد للرکعۃ الاولی قطع واقتدی وان سجد فان کان فی غیر الرباعی فکذا۔ وان کان فی الرباعی یضم رکعۃ اخری حتی

Marfat.com

یصیر رکعتان نافلة ثم یقطع و یقتدی اھ ملخصًا۔

اور تنویر الابصار میں ہے شرع فیھا اداء منفردا ثم اقیمت یقطعھا قائما بتسلیمہ واحدۃ ویقتدی بالامام ان لم یقید رکعۃ الاولی بسجدۃ او قیدھا فی غیر رباعیۃ او فیھا وضم الیھا اخری۔

(۲۴) —— دو آدمیوں کو نمازی کے سامنے سے گذرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک ان میں سے نمازی کے سامنے پیٹھ کرکے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گذر جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو جائے اور یہ گذر جائے۔ پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے (بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۷) اور فتاویٰ عالمگیری مصری جلد اوّل صفحہ ۹۸ ورد المحتار جلد اوّل صفحہ ۴۲۸ میں ہے لو مر اثنان یقوم احدھما امامہ ویمر الآخر ویفعل الآخر ھکذا ویمران کذا فی القنیۃ۔

(۲۵) —— کعبہ شریف کا طواف کرنے کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے لان الطواف صلاۃ فصار کمن بین یدیہ صفوف من المصلین ھکذا فی رد المحتار جلد اوّل صفحہ ۴۲۷۔

(۲۶) —— جبکہ امام کے لیے سترہ ہو تو مقتدیوں کے سامنے سے گذرنا جائز ہے اور مسجدوں میں بھی مقتدیوں کے آگے سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو۔ بہار شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۵۶ اور ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۴۲۹ میں ہے لو مر مار فی قبلۃ الصف فی المسجد الصغیر لم یکرہ اذا کان للامام سترۃ۔

(۲۷) —— وہ نماز جمعہ ہے کہ جس کا پڑھنا فرض عین ہے لیکن اگر وہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا پڑھنا حرام ہے اس لیے کہ اس پر ظہر پڑھنا فرض ہے

Marfat.com

الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۵ میں ہے ای فریضۃ یجب اداء ھا ویحرم قضاء ھا۔ فقل الجمعۃ وانما یقضی الظھر۔

(۲۸) ــــ وہ نماز عید الفطر ہے کہ جو کسی عذر کے سبب فوت ہو جائے تو صرف دوسرے روز اس کی قضا پڑھی جائے گی اس کے بعد نہیں پڑھی جائے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۶۱ میں ہے وتؤخر بعذر کمطر الی الزوال من الغد فقط فوقتھا من الثانی کالاول وتکون قضاء لا اداء۔

(۲۹) ــــ وہ عید اضحیٰ (بقرعید) کی نماز ہے کہ اگر وہ دسویں ذی الحجہ کو عذر یا بغیر عذر کے نہ پڑھی جائے تو دوسرے روز اس کی قضا پڑھی جائے گی۔ اور دوسرے روز بھی نہ پڑھی جائے تو تیسرے روز پڑھی جائے گی۔ پھر اس کے بعد کبھی اس کی قضا نہیں پڑھی جائے گی درمختار مع ردالمحتار جلد اول صفحہ ۵۶۲ میں ہے یجوز تاخیرھا الی آخر ثالث ایام النحر بلاعذر مع الکراھۃ وبہ ای بالعذر بدونھا۔ اور شامی میں ہے قولہ یجوز تاخیرھا الخ وتکون فیما بعد الیوم الاول قضاء کما فی اضحیۃ البدائع والزیلعی۔

(۳۰) ــــ پہلے نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اسی طرح جمعہ یا کسی فرض نماز کے وقت جنازہ آجائے تو پہلے اسی کی نماز پڑھی جائے گی بشرطیکہ فرض کے قضا ہونے کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۶۱ میں ہے لو اجتمع عید وکسوف وجنازۃ ینبغی تقدیم الجنازۃ وکذا لو اجتمعت مع جمعۃ وفرض ولم یخف خروج وقتہ۔

(۳۱) ــــ چاند گرہن کی نماز پہلے پڑھنی چاہیے۔ بشرطیکہ وتر اور تراویح کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

تحریر فرماتے ہیں ینبغی تقدیم الخسوف علی الوتر والتراویح۔
(الاشباہ والنظائر صا ۳۶)

(۳۲) ـــــ فدیہ میں جتنا مال دینے کی استطاعت رکھتا ہے اُتنا مال مسکین کو فدیہ کی نیت سے دے۔ مسکین قبضہ کرنے کے بعد اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کرلے۔ پھر مسکین کو دے۔ مسکین پھر لے کر ہبہ کر دے یونہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں اور ہر بار دونوں قبضہ کرتے جائیں یہاں تک کہ پورا ہو جائے۔ تو اس ترکیب سے فدیہ ادا ہو جائے گا الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۴۰ میں ہے ارادالفدیۃ عن صوم ابیہ او صلاتہ وھو فقیر یعطی منوین من الحنطۃ فقیرا ثم یستوھبہ ثم یعطیہ وھکذا الی ان یتم۔

(۳۳) ـــــ جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کی نماز کو گھیر لے تو اس صورت میں بھی نمازیں معاف ہیں۔ اور اگر چھ وقت سے کم ہو تو معاف نہیں ان کی قضا واجب ہے (بہار شریعت حصّہ چہارم صفحہ ۶۲) اور در مختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۱۲ میں ہے من جن او اغمی علیہ ولو بفزع من سبع او ادمی یوما ولیلۃ قضی الخمس وان زادت وقت صلاۃ سادسۃ لا۔

Marfat.com

جنازہ کی پہیلیاں

(۱)— وہ کون سا مُردہ ہے کہ نہ اسے مرد نہلا سکتا ہے اور نہ عورت ؟
(۲)— کہاں پر نمازِ جنازہ جائز نہیں ؟
(۳)— کن لوگوں کی نمازِ جنازہ نہیں ہے ؟
(۴)— ایک بچہ کے صرف ہاتھ اور پیر پائے گئے جس کو کسی جانور نے کھا لیا مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ لڑکا تھا یا لڑکی تو جنازہ کی نماز میں کونسی دُعا پڑھی جائے ؟
(۵)— کچھ مسلمان کافروں کے ساتھ اس طرح جل گئے کہ ان کو پہچانا نہیں جا سکتا تو ان کی نمازِ جنازہ کیسے پڑھی جائے ؟
(۶)— وہ کون شخص ہے کہ جس کی موت پچاس سال کی عمر میں ہوئی مگر اس کے جنازہ میں نابالغ کی دُعا پڑھی جائے گی ؟
(۷)— نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے ؟
(۸)— کس شخص کو نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینا ضروری نہیں ؟
(۹)— جبکہ مسلمان اور کافر مردہ کو نہ پہچان سکیں تو ان کو دفن کہاں کیا جائے ؟
(۱۰)— کہاں مردہ دفن کرنا حرام ہے ؟
(۱۱)— کس صورت میں مُردہ کو دفن کرنا حرام ہے ؟
(۱۲)— وہ کون سے مسلمان مردے ہیں جو زمین میں دفن نہیں کیے جاتے ؟
(۱۳)— وہ کون سا مُردہ ہے کہ قبر میں اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کی جائے گی ؟
(۱۴)— کس صورت میں مُردہ کو قبر سے نکالنا جائز ہے ؟
(۱۵)— کس صورت میں مُردہ کا پیٹ پھاڑنا جائز ہے ؟
(۱۶)— اُمت میں وہ کون لوگ ہیں جو سوالِ نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہتے ہیں ؟
(۱۷)— کس صورت میں نمازِ جنازہ پڑھنے پر ثواب نہیں ؟

Marfat.com

جواباتِ جنازہ کی پہیلیاں

(١) ـــــ خنثیٰ مشکل کو نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے۔ (بہار شریعت جلد ۴ صفحہ ١٣٥) اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ١٥٠ میں ہے الخنثی المشکل المراھق لم یغسلہا رجل ولا امرأۃ و تیمم وراء ثوب کذا فی الزاھدی۔

(٢) ـــــ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں فتاوی رضویہ جلد چہارم صفحہ ٥٧ میں ہے کہ "نماز جنازہ مسجد میں رکھ کر اس پر نماز مذہب حنفی میں مکروہ تحریمی ہے ـــــ تنویر الابصار میں ہے کرہت تحریمًا فی مسجد جماعۃ ھی فیہ اھ۔ اور ہر مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے جیسا کہ ردّ المحتار جلد اول ٣٠٦ میں ہے صرح العلامۃ ابن نجیم فی رسالۃ المؤلفۃ فی بیان المعاصی بان کل مکروہ تحریمًا من الصغائر۔ اور گناہِ صغیرہ تکرار سے گناہِ کبیرہ کے حکم میں ہو جاتا ہے جیسا کہ ردّ المحتار جلد چہارم صفحہ ٣٧٧ میں ہے قال ابن الکمال ان الصغیرۃ تاخذ حکم الکبیرۃ بالاصرار۔ اور گناہِ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے لما ھو مصرح فی الکتب الفقھیۃ۔

(٣) ـــــ باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔ ڈاکو جو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشا دیکھ رہے تھے کہ اسی حالت میں پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں۔ جس نے کسی شخص کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو۔ شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اس

Marfat.com

حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ جس نے اپنے ماں باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں۔ جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اسی حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز نہیں۔ (بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۴۷ بحوالہ عالمگیری و در مختار)

(۴) —— ایسے بچہ کی نماز جنازہ ہی نہیں پڑھی جائے گی بدائع الصنائع جلد اول صفحہ ۳۰۲ میں ہے اذا وجد طرف من اطراف الانسان کیدا و رجل انہ لا یغسل لان الغسل للصلاۃ وما لم یزد علی النصف لا یصلی علیہ۔ اھ ملخصا۔

(۵) —— فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۴۹ میں ہے کہ اس صورت میں اکثر کا اعتبار کیا جائے یعنی اگر مسلمان زیادہ ہیں تو مسلمان کی نیت سے سب پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر کافر زیادہ ہیں تو کسی پر نہ پڑھی جائے۔ اور اگر برابر ہیں تو اس صورت میں بھی کسی پر نہ پڑھی جائے۔ اور در مختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۸۵ میں ہے ان استووا غسلوا و اختلف فی الصلاۃ علیھم۔ یعنی اگر مسلمان اور کافر برابر ہوں تو ان کو غسل دیا جائے لیکن ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے۔ اور شامی میں حلیہ سے ہے کہ اگر کافر زیادہ یا برابر ہوں تو ان دونوں صورتوں میں بھی مسلمان کی نیت سے سب پر نماز پڑھی جائے اور کسی صورت میں بغیر نماز دفن نہ کیا جائے یہی اوجہ ہے —— شامی کی اصل عبارت یہ ہے قال فی الحلیۃ ینبغی ان یصلی علیھم فی الحالۃ الثانیۃ ایضا ای حالۃ ما اذا کان الکفار اکثر لانہ حیث قصد المسلمین فقط لم یکن مصلیا علی الکفار و الا لم تجز الصلاۃ علیھم فی الحالۃ الاولی ایضا مع ان الاتفاق علی الجواز فینبغی الصلاۃ علیھم فی الاحوال الثلاث کما قالت بہ الائمۃ الثلاثۃ وھو اوجہ قضاء لحق المسلمین بلا ارتکاب منھی عنہ اھ ملخصا۔

(۶) —— جو شخص کہ بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہوا اور زندگی بھر پاگل رہا کبھی مکلف

Marfat.com

نہ ہوا تو اس کی موت پچاس سال یا اس سے زیادہ میں ہو اس کے جنازہ میں نابالغ کی دعا پڑھی جائے گی جیساکہ جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۱۰۸ میں ہے اذا کان صغیرا او مجنونا فلیقل اللھم اجعلہ لنا فرطا الخ اور غنیہ صفحہ ۵۸۳ میں ہے ینبغی ان یقید بالجنون الاصلی لانہ لم یکلف فلا ذنب لہ کالصبی بخلاف العارضی فانہ قد کلف وعرض الجنون لا یمحو ما قبلہ۔

⑦ ــــــ نماز جنازہ میں حمد وثناء کی نیت سے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے جیساکہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ مجیدی جلد اول صفحہ ۲۰۷ میں ہے لو قرأ الفاتحۃ بنیۃ الثناء جاز کذا فی الاشباہ۔

⑧ ــــــ محلہ کی مسجد کا امام کہ جس کے پیچھے میت نماز پڑھا کرتا تھا اگر ولی سے وہ افضل ہو تو اسے نماز جنازہ پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینا ضروری نہیں جیسا کہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ " امام الحی یعنی مسجد محلہ کا امام اگر میت ان کے پیچھے نماز پڑھا کرتا تھا اور یہ فضل دینیہ میں ولی سے زائد ہیں تو بے اذن ولی (نماز جنازہ) پڑھا سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۸۵) ــــــ اور جن لوگوں کو ولایت عامہ حاصل ہوتی ہے جیسے سلطان اسلام۔ اس کا نائب یا قاضی شرع وغیرہ۔ ان لوگوں کو بھی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے ولی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ درمختار مع شامی جلد اول صفحہ ۵۹۰ میں ہے یقدم فی الصلاۃ علیہ السلطان ان حضر او نائبہ ثم القاضی ثم امام الحی۔ وتقدیم الولاۃ واجب وتقدیم امام الحی مندوب فقط بشرط ان یکون افضل من الولی والا فالولی اولی کما فی المجتبی۔

⑨ ــــــ اگر مسلمان زیادہ ہوں تو ان کو مسلم قبرستان میں دفن کیا جائے اور کافر زیادہ ہوں تو کافروں کے قبرستان میں گاڑا جائے۔ اور اگر برابر ہوں تو

Marfat.com

احتیاطاً دونوں کے قبرستانوں سے الگ تیسری جگہ دفن کیا جائے (فتاوی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۴۹ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۷۷)

(۱۰) مالک کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں مردہ دفن کرنا حرام ہے (فتاوی رضویہ جلد چہارم صفحہ ۱۵) جگہ ہوتے ہوئے پرانی قبر میں دفن کرنا حرام ہے (فتاوی رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴) اور مسجد تعمیر ہونے کے بعد صحن مسجد میں بھی مردہ کو دفن کرنا حرام ہے (فتاوی رضویہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۴)

(۱۱) نماز جنازہ پڑھے بغیر مردہ کو دفن کرنا حرام ہے اس لیے کہ نماز جنازہ فرض ہے اور فرض کا ترک حرام ہے۔

(۱۲) جو مسلمان کہ سمندر میں بحری جہاز یا کشتی پر مر جاتے ہیں اور ساحل دور ہوتا ہے تو ایسے مسلمان مُردے زمین میں دفن نہیں کیے جاتے بلکہ پانی میں ڈال دیے جاتے ہیں۔ فتاوی عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۹ میں ہے لومات الرجل فی السفینۃ یغسل ویکفن کذا فی المضمرات ویصلی علیہ ویثقل ویرمی فی البحر کذا فی سراج الدرایۃ۔

(۱۳) جو کافرہ ذمیہ مسلمان سے حاملہ ہے۔ اگر بچہ میں جان پڑنے کے بعد مرگئی اور بچہ بھی پیٹ میں حرکت نہیں کر رہا ہے تو اس عورت کو مسلم قبرستان سے علیحدہ دفن کیا جائے گا اور اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کی جائے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۵۷۷ میں ہے ذمیۃ حبلیٰ من مسلم قالوا الاحوط دفنھا علی حدۃ ویجعل ظھرھا الی القبلۃ لان وجہ الولد لظھرھا۔

(۱۴) جبکہ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت مردہ دفن کر دیا گیا ہو تو ایسی صورت میں زمین کے مالک کو قبر سے مُردہ نکالنا جائز ہے جیسا کہ درمختار

Marfat.com

مع شامی جلد اوّل صفحہ ۶۰۲ میں ہے لایخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمی کان تکون الارض مغصوبة او اخذت بشفعة ویخیر المالك بین اخراجه ومساواته بالارض ــــ لیکن اگر زمین کا مالک اپنے مُردہ بھائی کے ساتھ احسان کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے ساتھ احسان فرمائے گا کما اللہ بن نداں۔

⑮ ــــ جبکہ عورت مرگئی اور بچہ اس کے پیٹ میں حرکت کر رہا ہے تو اس صورت میں بچہ کو نکالنے کے لیے مُردہ عورت کا پیٹ پھاڑنا جائز ہے ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۶۰۲ میں ہے حامل ماتت وولدها حی یضطرب شق بطنها من الایسر ویخرج ولدها۔

⑯ ــــ شب جمعہ، روز جمعہ اور ماہ رمضان میں جو مسلمان مریں گے وہ سوالِ نکیرین اور عذابِ قبر سے محفوظ رہیں گے واللہ اکرم ان یعفو من شیٔ ثم یعود فیه۔ یعنی اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ ایک شی کو معاف فرماکر پھر اس پر مواخذہ کرے۔ ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد چہار صفحہ ۱۴۳ میں ہے۔

⑰ ــــ جبکہ جماعت کی مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی جائے تو اس صورت میں نمازِ جنازہ پڑھنے پر ثواب نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۱ میں ہے لا یصلی علی میت فی مسجد جماعة لقوله علیه السلام من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له۔ یعنی جماعت کی مسجد میں نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے اس لیے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھے اس کے لیے کوئی ثواب نہیں ــــ اور

Marfat.com

بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۱۷۶ میں ہے ولا فی مسجد لحدیث ابی داؤد مرفوعًا من صلی علی میت فی المسجد فلا اجر لہ، وفی روایۃ فلا شی لہ۔ یعنی مسجد میں نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے اس لیے کہ ابوداؤد شریف کی حدیث مرفوع ہے کہ جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی ثواب نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے لیے کچھ نہیں۔

Marfat.com

زکوٰۃ وصدقہ فطر کی پہیلیاں

(۱) ـــــ وہ کون سا بالغ مسلمان ہے کہ جس کے پاس بے انتہا مال ہے مگر اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ؟

(۲) ـــــ ایک شخص سونا چاندی کے نصاب کا مالک نہیں ہے نہ ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے سامان تجارت کا مالک ہے اور نہ کسی کی قیمت بھر کے روپے کا مگر اس کے باوجود شخص مذکور پر قربانی اور فطرہ واجب ہے ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۳) ـــــ بالغ اولاد کا صدقۂ فطر باپ پر واجب ہے اس کی صورت کیا ہے؟

(۴) ـــــ روپے کو زکوٰۃ کی نیت سے الگ نہیں کیا اور نہ فقیر کو دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کی مگر اس کے باوجود زکوٰۃ ادا ہو گئی اس کی صورت کیا ہے ؟

(۵) ـــــ کس صورت میں صدقہ دینے والا گنہ گار ہوگا ؟

(۶) ـــــ وہ کون سا زیور ہے کہ جس کی زکوٰۃ واجب نہیں ؟

(۷) ـــــ زمین میں سونا چاندی گاڑ دیا تو کس صورت میں اس مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ؟

(۸) ـــــ کس شخص کو صدقہ دینے میں ایک کے بدلے کم سے کم سات سو کا ثواب ہے ؟

(۹) ـــــ ایک شخص شاندار بلڈنگ کا مالک ہے اور سال میں ہزاروں روپے کرایے کے آتے ہیں مگر اس پر زکوٰۃ نہیں واجب ہوتی بلکہ اس کو زکاۃ

Marfat.com

لینا جائز ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۰)——وہ کون سا مسلمان ہے جو بہت غنی ہے کہ ہر سال اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اسے زکاۃ لینا جائز ہے ؟

(۱۱)——وہ کون سا غریب مسلمان ہے کہ جس کو زکاۃ کا پیسہ دینا جائز نہیں ؟

(۱۲)——مالدار کو زکوٰۃ دی اور زکاۃ ادا ہو گئی اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۳)——کس صورت میں یتیم کو زکاۃ دینا جائز نہیں ؟

(۱۴)——وہ کون شخص ہے کہ اس پر کسی حالت میں زکاۃ نہیں واجب ہوتی مگر اس کی زمین میں عشر و خراج واجب ہوتا ہے ؟

(۱۵)——زکاۃ واجب ہوئی مگر ادا نہیں کیا اور گنہ گار بھی نہیں۔ اسکی صورت کیا ہے ؟

(۱۶)——وہ کون شخص ہے کہ جس پر زکاۃ نہیں واجب ہوتی مگر صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہوتی ہے ؟

(۱۷)——وہ کون شخص ہے کہ جس پر زکاۃ نہیں واجب ہوتی اور نہ وہ بنی ہاشم سے ہے مگر اس کو زکاۃ کا پیسہ لینا حرام ہے ؟

(۱۸)——زکوٰۃ کو ظاہر کر کے دینا مستحب ہے۔ مگر وہ کونسی صورت ہے جبکہ زکاۃ کو چھپا کر دینا مستحب ہے۔

Marfat.com

جواباتِ زکوٰۃ و صدقہ فطر کی پہیلیاں

(۱) ــــ جو شخص پورے سال پاگل رہا اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ بالغ ہو اور اس کے پاس مال بے انتہا ہو جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۶۱ میں ہے لیس الزکوٰۃ علی صبیّ و مجنون اذا وجد منہ الجنون فی السنۃ کلھا ھکذا فی الجوھرۃ النیرۃ۔

(۲) ــــ اس کے پاس کوئی ایسا سامان ہے مثلاً برتن وغیرہ جو تجارت کے لیے تو نہیں ہے مگر حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہونچتی ہے اس لیے شخص مذکور پر قربانی اور فطرہ واجب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۷۹ باب صدقۃ الفطر میں ہے لا یعتبر فیہ وصف النماء ویتعلق بھذا النصاب وجوب الاضحیۃ۔ اور جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۱۳۶ میں ہے لو کان لہ دار واحدۃ یسکنھا ویفضل عن سکناہ منھا ما یساوی نصاباً وجبت علیہ الفطرۃ وکذا فی الثیاب والاثاث۔

(۳) ــــ جبکہ بالغ اولاد پاگل ہو اور مالک نصاب نہ ہو تو اس صورت میں اس کا صدقہ فطر باپ پر واجب ہے جیسا کہ ردّ المحتار جلد دوم صفحہ ۷۴ پر ہے فی التاترخانیۃ عن المحیط ان المعتوہ والمجنون بمنزلۃ الصغیر سواء کان الجنون اصلیا بان بلغ مجنونا او عارضا ھو الظاھر من المذھب اھ

(۴) ــــ فقیر کو دینے کے بعد جبکہ روپیہ اس کی ملکیت میں باقی تھا خرچ نہیں ہوا تھا اس وقت دینے والے نے زکوٰۃ کی نیت کرلی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۶۰ میں ہے اذا دفع الی الفقیر بلا نیۃ ثم نواہ

Marfat.com

عن الزکوٰۃ فان کان المال قائما فی ید الفقیر اجزاہ والا فلا کذا فی معراج الدرایۃ والزاہدی والبحر الرائق والعینی شرح الہدایۃ۔

(۵) — جسے صدقہ مانگنا جائز نہیں اس کے مانگنے پر صدقہ دینے والا گنہگار ہوگا جیسا کہ دُرِّ مختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۹ پر ہے لایحل ان یسئل شیئا من القوت من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب و یاثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم۔

(۶) — جو زیور کہ نابالغ کو ہبہ کر دیا گیا اس کی زکوٰۃ نابالغ اور باپ کسی پر واجب نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۸) اور جو زیور کہ رہن ہو اس کی زکوٰۃ بھی واجب نہیں نہ راہن پر اور نہ مرتہن پر جیسا کہ درمختار میں ہے لا زکوٰۃ فی المرھون اھ تلخیصا۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قول کی شرح میں فرماتے ہیں ای لاعلی المرتھن لعدم ملک الرقبۃ ولاعلی الراھن لعدم الید واذا استردہ الراھن لایزکی عن السنین الماضیۃ (ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۷)

(۷) — اگر سونا چاندی کسی ویران مقام میں گاڑ دیا اور اس کی جگہ بھول گیا پھر کئی سال کے بعد یاد آنے پر مال نکالا تو اس صورت میں گذرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ اس مال پر نہیں واجب ہوگی۔ ہاں باغیچہ اور گھر وغیرہ میں اگر گاڑا تھا تو واجب ہوگی جیسا کہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۲۱۸ میں ہے اذا دفن مالا فی صحراء ونسی مکانہ ثم تذکرہ بعد سنین واستخرجہ لا تجب الزکوٰۃ الماضی بخلاف المدفون فی بیت او بستان ونحو ذلک فانہ تجب فیہ الزکوٰۃ لانہ لیس بضمار کذا فی البنایۃ۔

(۸) — طالب علم دین کو صدقہ دینے میں ایک کے بدلے کم سے کم سات

کا ثواب ہے اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں "طالب علم دین کی اعانت میں کم سے کم ایک کے سات سو" قال اللہ تعالیٰ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم (پ ۳ ع ۴)۔ درمختار میں ہے فی سبیل اللہ ھو منقطع الغزاۃ وقیل الحاج وقیل طلبۃ العلم (فتاوی رضویہ جلد چہارم ص ۵)

(۹) —— شخص مذکور کے پاس نہ سامان تجارت ہے نہ چاندی وغیرہ کا نصاب ہے اور روپے جو کرایے کے آتے ہیں ان میں سے ضروری مصارف اور اہل وعیال کے نفقہ کے بعد اتنے نہیں بچتے کہ وہ اپنی حاجت اصلیہ سے فارغ ساڑھے باون تولہ چاندی خریدنے بھر کے روپے کے مال کا مالک ہو تو اس صورت میں اگرچہ وہ شاندار بلڈنگ کا مالک ہو اور سال میں ہزاروں روپے کرایے کے آتے ہوں مگر اس پر زکاۃ نہیں واجب ہوتی بلکہ اس کو زکاۃ لینا جائز ہے فتاوی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۱۷۷ میں ہے لوکان لہ حوانیت اودار غلۃ تساوی ثلاثۃ الاف درھم وغلتھا لا تکفی لقوتہ وقوت عیالہ یجوز صرف الزکاۃ الیہ فی قول محمد رحمہ اللہ تعالی علیہ۔ ولوکان لہ ضیعۃ تساوی ثلاثۃ الاف ولا تخرج مایکفی لہ ولعیالہ اختلفوا فیہ قال محمد بن مقاتل یجوز لہ اخذ الزکاۃ ھکذا الفتاوی قاضیخان۔

(۱۰) —— (الف) مسافر اگرچہ بہت غنی ہے اور ہر سال اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے لیکن بقدر حاجت اسے زکاۃ لینا جائز ہے جبکہ اسے کوئی قرض دینے کے لیے تیار نہ ہو قال اللہ تعالیٰ۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ (الی ان قال) وَابْنِ السَّبِيْلِ (پ ۱۰ ع ۱۴) اور جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۱۳۱ میں

Marfat.com

ہے وابن السبیل من کان لہ مال فی وطنہ وھو فی مکان لاشیئ لہ فیہ و لا یجد من یدینہ فیعطی من الزکاۃ لحاجتہ وانما یاخذ ما یکفیہ الی وطنہ لا غیر۔

(ب) ــــ غنی اگر عامل زکوٰۃ ہے تو اسے مال زکاۃ لینا جائز ہے جیسا کہ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ "عامل زکوٰۃ جسے حاکم اسلام نے ارباب اموال کے تحصیل زکوٰۃ پر مقرر کیا وہ جب تحصیل کرے تو بحالت غنا بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے اگر ہاشمی نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۲۹۷)

اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۵۹ پر ہے وعامل فیعطی ولو غنیا لا ہاشمیا۔ اھ تلخیصًا۔

(۱۱) ــــ اپنی اصل و فرع یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا اور نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اگرچہ بہت غریب ہوں۔ اسی طرح بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس وحارث بن عبد المطلب کی اولاد کو بھی زکاۃ دینا جائز نہیں۔ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۳ میں لا یصرف الی من بینھما ولاد۔ اھ تلخیصًا۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۷۷ میں ہے لا یدفع الی بنی ھاشم وھم اٰل علی واٰل عباس واٰل جعفر واٰل عقیل واٰل الحارث بن عبد المطلب کذا فی الھدایۃ۔

(۱۲) ــــ مالدار کو فقیر سمجھ کر زکاۃ دی تو زکاۃ ادا ہوگئی اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں "بہتیرے غنی فقیر بن کر بھیک مانگتے اور زکاۃ لیتے ہیں دینے والوں کی زکاۃ ادا ہو جائے گی کہ ظاہر پر حکم ہے اور

Marfat.com

لینے والے کو حرام قطعی ہے (فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۴۶۹) اور فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۷۷ میں ہے راٰہ فی صف الفقراء فدفع فان ظھر انہ محل الصدقۃ جاز بالاجماع وکذا ان لم یظھر حالہ عندہ۔

(۱۳) —— جبکہ یتیم مالکِ نصاب ہو تو اس کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۷۲)

(۱۴) —— نابالغ پر کسی حالت میں زکاۃ نہیں واجب ہوتی کہ اس کے وجوب کے لیے بلوغ شرط ہے مگر اس کی زمین میں عشر و خراج واجب ہوتا ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۰۶ پر احکام الصبیان میں ہے اتفقوا علی وجوب العشر والخراج فی ارضہ۔

(۱۵) —— سال پورا ہونے کے بعد زکاۃ کی ادائیگی سے پہلے نصاب ہلاک ہو گیا تو اس صورت میں زکاۃ واجب ہوئی مگر ادا نہیں کیا اور گنہگار بھی نہیں شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۲۲۳ میں ہے ھلاک النصاب بعد الحول یسقط الواجب۔

(۱۶) —— نابالغ پر زکاۃ نہیں واجب ہوتی مگر صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہوتی ہے (الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۰۶ فتاوی رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۹) اور اسی طرح جس شخص کے پاس مالِ تجارت، جانور اور سونے چاندی کا نصاب نہ ہو اور دوسرا مال مثلاً گھر ہو کہ جو نہ رہنے کے لیے ہو اور نہ تجارت کے لیے مگر اس کی قیمت نصاب کو پہونچتی ہو تو ایسے شخص پر بھی زکاۃ نہیں واجب ہوتی لیکن صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہوتی ہے۔ (جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۱۳۶)

Marfat.com

(۱۷) ــــــ جس شخص کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد اسبابِ غیر تجارت ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت کے ہوں یا اتنی قیمت کا سونا ہو تو اگرچہ اس پر زکاۃ نہیں واجب ہوتی اور نہ وہ بنی ہاشم سے ہے مگر اس کو زکاۃ کا مال لینا حرام ہے۔ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۶۴ میں ہے ان کان لہ فضل عن ذلك تبلغ قیمتہ مائتی درھم حرم علیہ اخذ الصدقۃ۔ اور بہارِ شریعت حصہ پنجم صفحہ ۶۱ میں ہے مثلاً چھ تولے سونا جب دو سو درم قیمت کا ہو تو جس کے پاس ہو اگرچہ اس پر زکاۃ واجب نہیں کہ سونے کا نصاب ۷½ تولہ ہے مگر اس شخص کو زکاۃ نہیں دے سکتے۔

(۱۸) ــــــ جبکہ مال کی زیادتی ظاہر ہونے سے ظالموں کا خوف ہو تو اس صورت میں زکوٰۃ کو چھپا کر دینا مستحب ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر کتاب الزکاۃ صفحہ ۹۵ میں ہے ای رجل یستحب لہ اخفاءھا؟ فقل الخائف من الظلمۃ لئلا یعلموا اکثرۃ مالہ۔

Marfat.com

روزہ کی پہیلیاں

(۱)۔۔۔ کس صورت میں تھوک نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(۲)۔۔۔ کس صورت میں روزہ رکھنا حرام ہے؟

(۳)۔۔۔ وہ کونسی صورت ہے کہ رمضان کا روزہ نہ رکھنے پر نہ قضا ہے اور نہ فدیہ؟

(۴)۔۔۔ روزہ واجب ہوا اور نہیں رکھا مگر گنہگار بھی نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۵)۔۔۔ کس صورت میں بلا عذر شرعی رمضان کا روزہ توڑنے پر قضا بھی واجب نہیں؟

(۶)۔۔۔ کس دن نفلی روزہ رکھکر قصداً توڑنے سے اس کی قضا واجب نہیں؟

(۷)۔۔۔ کس صورت میں بلا عذر شرعی قصداً روزہ توڑنے میں کفارہ نہیں؟

(۸)۔۔۔ وہ کون سا روزہ دار ہے کہ جس پر ماہِ رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہے اس نے بلا عذر شرعی جان بوجھ کر کھا لیا مگر اس پر کفارہ لازم نہیں؟

(۹)۔۔۔ کس صورت میں تھوک نگلنے سے روزہ فاسد ہونے کیساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے؟

(۱۰)۔۔۔ کس صورت میں قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

(۱۱)۔۔۔ وہ کون روزہ دار ہے کہ کھانے پینے کے باوجود اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا؟

(۱۲)۔۔۔ وہ کون سا روزہ دار ہے کہ ماہِ رمضان میں بحالت روزہ جان بوجھ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کی مگر اس پر روزہ کے توڑنے کا کفارہ نہیں؟

(۱۳)۔۔۔ دھواں اور غبار سے کس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(۱۴)۔۔۔ مسلمان کو روزہ رکھنا کب جائز نہیں؟

(۱۵)۔۔۔ وہ کون شخص ہے کہ جس نے نفلی روزہ کی نیت اس کے وقت میں کی مگر اس کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔

(۱۶)۔۔۔ کن لوگوں کو ماہِ رمضان میں رمضان کے علاوہ دوسرا روزہ رکھنا صحیح ہے؟

Marfat.com

جواباتِ روزہ کی پہیلیاں

(۱) ـــــ دوسرے کا تھوک نگلنے سے یا اپنا ہی تھوک ہاتھ پر لینے کے بعد نگلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری مصری جلد اول صفحہ ۱۹۰ میں ہے لو ابتلع بزاق غیرہ فسد صومہ کذا فی المحیط وان ابتلع بزاق نفسہ من یدہ فسد صومہ کذا فی الوجیز للکردری۔

(۲) ـــــ جبکہ عورت حیض یا نفاس میں ہو تو اس کو روزہ رکھنا حرام ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۳۶ میں ہے یحرم علیہما الصوم فتقضیانہ ھکذا فی الکفایۃ۔

(۳) ـــــ مریض نے مرض کے سبب اور مسافر نے سفر کے سبب روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا مگر مریض اچھا نہ ہوا اور مسافر مقیم نہ ہوا تو ان پر قضا واجب نہیں۔ اور اسی حالت میں مریض ومسافر مر گئے تو فدیہ بھی واجب نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۹۴ میں ہے لو فات صوم رمضان بعذر المرض او السفر واستدام المرض والسفر حتی مات لاقضاء علیہ لکنہ ان اوصی بان یطعم عنہ صحت وصیتہ وان لم تجب علیہ۔

(۴) ـــــ ماہ رمضان میں عورت کو حیض آیا پھر عید آنے سے پہلے وہ مر گئی تو زمانہ حیض کا روزہ ساقط ہو گیا لہذا اس صورت میں روزہ واجب ہوا اور نہیں رکھا مگر گنہگار بھی نہیں رد المحتار جلد اول صفحہ ۱۹۴ باب الحیض میں ہے یمنع صحتہ لا وجوبہ۔

(۵) ـــــ جبکہ نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافر دن میں مسلمان ہوا اور وہ وقت ایسا تھا کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے اور نیت کر بھی لی پھر توڑ دیا تو اس روزہ

Marfat.com

کی قضا بھی واجب نہیں درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۰۶ میں ہے مسافر اقام ومجنون افاق ومریض صح وصبی بلغ وکافر اسلم کلھم یقضون ما فاتھم الا الاخیرین وان افطر العدام اھلیتھما فی الجزء الاول من الیوم اھ تلخیصًا۔

(۶) — عید، بقرعید یا ایام تشریق میں نفلی روزہ رکھ کر قصداً توڑنے سے اس کی قضا واجب نہیں ہوتی جیساکہ تنویر الابصار میں ہے لزم نفل شرع فیہ قصدا اداء او قضاء الا فی العیدین وایام التشریق۔

(۷) — رمضان شریف کے علاوہ کسی دوسرے روزہ کے توڑنے میں کفارہ نہیں اگرچہ بلاعذر شرعی اور قصداً ہو جیساکہ قدوری صفحہ ۵۸ میں ہے لیس فی افساد الصوم فی غیر رمضان کفارۃ۔

(۸) — کسی نے اس حال میں صبح کیا کہ روزہ رکھنے کی نیت نہیں تھی پھر زوال سے پہلے نیت کرلی اور اس کے بعد جان بوجھ کر کھا لیا تو اس پر کفارہ لازم نہیں جیساکہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مطبوعہ مصر ۱۹۲ میں ہے اذا اصبح غیر ناو للصوم ثم نوی قبل الزوال ثم اکل فلا کفارۃ علیہ کذا فی الکشف الکبیر۔

(۹) — اپنے محبوب کا تھوک نگلنے سے روزہ فاسد ہونے کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہوتا ہے جیساکہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۹۰ میں ہے لو ابتلع بزاق غیرہ فسد صومہ بغیر کفارۃ الا اذا کان بزاق صدیقہ فحینئذ تلزمہ الکفارۃ کذا فی المحیط۔ اور اسی طرح الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۶ میں بھی ہے۔

(۱۰) — قصداً قے کی اور منہ بھر نہیں ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر بلااختیار ہوئی اور منہ بھر نہیں ہے تو اس صورت میں بھی نہیں ٹوٹا۔ اگرچہ منہ سے لوٹ

Marfat.com

گئی ہو یا اس نے خود لوٹائی ہو۔ اور اگر بغیر اختیار منھ بھر ہوئی تو اس طرح بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں اگر کچھ لوٹائے تو ٹوٹ جائے گا۔ اور بلغم کی قے ہوئی تو مطلقاً روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۱۱۶) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۱۰ میں ہے ان ذرعہ القیئ وخرج ولم یعد لا یفطر مطلقا ملأ اولا فان عاد بلا صنعہ ولو ھو ملأ الفم مع تذکرہ للصوم لا یفسد خلافا للثانی وان اعادہ افطر اجماعًا ان ملأ الفم والا لا ھو المختار۔ وان استقاء عامدًا ان کان ملأ الفم فسد بالاجماع مطلقًا وان اقل لا۔ اھ ملخصًا۔

(۱۱) ــــ جو روزہ دار کہ بھول کر کھائے پئے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۷ میں ہے اذا اکل الصائم او شرب او جامع حال کونہ ناسیا فی الفرض والنفل قبل النیۃ او بعدھا علی الصحیح لم یفطر ملخصًا۔

(۱۲) ــــ مسافر بغیر کچھ کھائے پئے زوال سے پہلے اپنے گھر پہونچا اور روزہ کی نیت کر لی پھر اسی حالت میں جان بوجھ کر ہمبستری کی تو اس پر روزہ توڑنے کا کفارہ نہیں۔ اسی طرح پاگل کا جنون زوال سے پہلے جاتا رہا تو اس نے روزہ کی نیت کی اور پھر جان بوجھ کر ہمبستری کی تو اس پر بھی کفارہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل طبع مصر صفحہ ۱۹۲ میں ہے اذا دخل المسافر مصرہ قبل الزوال ولم یتناول شیئًا ونوی الصوم ثم جامع متعمدًا لا کفارۃ علیہ وکذا اذا افاق المجنون قبل الزوال فنوی الصوم ثم جامع کذا فی السراج الوھاج۔

(۱۳) ــــ جبکہ قصدًا کسی چیز کا دھواں اور غبار حلق یا دماغ میں پہونچائے تو روزہ

Marfat.com

ٹوٹ جاتا ہے یہاں تک کہ لوبان یا اگربتی وغیرہ کی خوشبو سلگ رہی ہو اور کوئی منہ قریب کرکے دھوئیں کو ناک سے کھینچے تو اس صورت میں بھی ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ روزہ دار ہونا یاد ہو جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۸۹ میں درمختار سے ہے مفادہ انہ لو ادخل حلقہ الدخان افطر ای دخان کان ولو عودا او عنبرا لو ذاکرا لامکان التحرز عنہ فلیتنبہ لہ کما بسطہ الشرنبلالی۔

(۱۴) —— عید، بقرعید، اور ذی الحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳، تاریخ کو روزہ رکھنا جائز نہیں مراقی الفلاح مع طحطاوی صفحہ ۳۱۵ میں ہے فقد صرح بحرمۃ صوم العیدین وایام التشریق فی البرھان۔

(۱۵) —— کافر نے زوال سے پہلے مسلمان ہوکر روزہ کی نیت اس کے وقت میں کی مگر اس کا روزہ صحیح نہیں ہوا جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۶ میں ہے ای رجل نوی التطوع فی وقتہ ولم یصح؟ فقل الکافر اذا اسلم قبل الزوال ونواہ۔

(۱۶) —— مسافر اور مریض کو ماہ رمضان میں رمضان کے علاوہ دوسرا روزہ رکھنا صحیح ہے (بہار شریعت حصہ پنجم صہ۱۱) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۸۶ میں ہے یقع عما نوی من نفل او واجب علی ما علیہ الاکثر بحر وھو الاصح سراج

Marfat.com

رویتِ ہلال کی پہیلیاں

(۱)____ کس صورت میں ایک شخص کی خبر سے چاند کا ثبوت شرعاً ہو جاتا ہے؟
(۲)____ کس صورت میں دو عادل گواہوں سے بھی چاند کا ثبوت نہیں ہوتا؟
(۳)____ نیک لوگوں کی ایک بڑی جماعت چاند کی گواہی دے مگر نہیں مانی جائے گی اس کی صورت کیا ہے؟
(۴)____ دو شخص ایسے ہیں جو فاسق نہیں مگر اس کے باوجود ان کی گواہیوں سے عید کا چاند ثابت نہیں ہوگا۔ اس کی صورت کیا ہے؟
(۵)____ وہ کون سے دو گواہ ہیں کہ ایک کی گواہی وقت دوسرے گواہ کا موجود رہنا ضروری ہے؟
(۶)____ وہ کون سا فاسق ہے کہ توبہ کے باوجود اس کی گواہی نہیں قبول کی جاتی ہے؟
(۷)____ رمضان شریف کے تیس روزے ہونے کے باوجود دوسرے دن عید کرنا جائز نہیں اس کی صورت کیا ہے؟
(۸)____ عید کا چاند ہوگیا مگر پھر بھی روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جوابات رویت ہلال کی پہیلیاں

(۱) جبکہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو تو ایک مسلمان مرد یا عورت عادل یا مستورالحال کی خبر سے رمضان کے چاند کا ثبوت شرعًا ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال انی رأیت الھلال یعنی ھلال رمضان فقال اتشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدًا۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے حضور نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اللہ تعالٰی کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور نے فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مشکوۃ ص۱۷۴)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں "دریں حدیث دلیل ست برآں کہ یک مرد مستورالحال یعنی آں کہ فسق او معلوم نہ باشد مقبول ست خبر دے در ماہ رمضان و شرط نیست لفظ شہادت" یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ایک مرد مستورالحال یعنی جس کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو اس کی خبر ماہِ رمضان میں مقبول ہے.... لفظ شہادت کی شرط نہیں (اشعۃ اللمعات جلد دوم ص۷۵)

Marfat.com

اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۰ میں ہے قبل بلا دعوی و بلا
لفظ اشہد وحکم ومجلس قضاء للصوم مع علة کغیم وغبار خبر عدل
او مستور لا فاسق اتفاقاً۔ ملخصاً۔

(۲) —— جبکہ مطلع صاف ہو تو دو عادل گواہوں سے بھی چاند کا ثبوت نہیں
ہوتا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۸۵ میں ہے ان لم یکن
بالسماء علة لم تقبل الا شہادة جمع کثیر یقع العلم بخبرھم وھو مفوض الی
رأی الامام من غیر تقدیر ھو الصحیح کذا فی الاختیار شرح المختار۔

(۳) —— جبکہ میدان عرفات میں وقوف کے بعد گواہی دیں کہ ۲۹ ذی القعدہ
کو چاند ہوا ہے اور آج ۱۰ ذی الحجہ ہے تو اگرچہ وہ نیک لوگوں کی جماعت ہو
ان کی گواہی نہیں مانی جائے گی۔ اسی طرح ۸ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں
اگر بہت سے عادل شہادت دیں کہ ۲۹ کو رویت ہوئی ہے اور آج ۹ ذی الحجہ
ہے تو ان کی شہادت بھی نہیں تسلیم کی جائے گی جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی
صفحہ ۲۸۹ میں ہے اذا وقف الناس وشہد قوم انہم وقفوا بعد یوم
عرفة لا تقبل شہادتہم لان التدارك غیر ممکن فیقع بین الناس فتنة
کما اذا شہدوا عشیة یوم یعتقد الناس انہ یوم الترویة برویة الہلال فی
لیلة یصیر ھذا الیوم باعتبارھا یوم عرفة فانہ لا تقبل البتة ۔ دة۔

(۴) —— اس کی صورت یہ ہے کہ وہ لوگ فاسق نہیں ہیں مگر عادل بھی نہیں
ہیں بلکہ مستور الحال ہیں یعنی بظاہر عادل معلوم ہوتے ہیں کہ پوری داڑھی رکھے
ہوئے ہیں اور پیشانیوں پر سجدے کے نشانات بھی ہیں لیکن ان کے حالات
کی تحقیق نہیں تو ان کی گواہیوں سے عید کا چاند ثابت نہ ہوگا۔ فتاوی عالمگیری
جلد پنجم صفحہ ۲۷۱ میں ہے لا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاہر الروایات

Marfat.com

ھو الصحیح ھکذا فی الکافی۔

(۵) ـــــ جبکہ دو عورتیں گواہ ہوں تو ایک کی گواہی کے وقت دوسرے گواہ کا موجود رہنا ضروری ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۲۸ میں ہے للقاضی ان یفرق بین الشہود الا فی شہادۃ النساء۔ قال فی الملتقط حکی ان امرأۃ شہدت عند الحاکم فقال فرقوا بینہما۔ فقالت لیس لک ذلک قال اللہ تعالیٰ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى (۱) فسکت الحاکم۔

(۶) ـــــ جو فاسق کہ محدود فی القذف ہو۔ یا جھوٹ بولنے میں مشہور ہو۔ توبہ کے باوجود اس کی شہادت نہیں قبول کی جاتی ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۲۹ میں ہے الفاسق اذا تاب تقبل شہادتہ الا المحدود فی القذف و المعروف بالکذب۔

(۷) ـــــ ۲۹ شعبان کو ایک عادل یا مستور الحال کے بیان پر روزہ کا حکم دیا گیا تو اس صورت میں تیس رمضان کو مطلع صاف ہونے کے باوجود اگر چاند نظر نہ آئے تو دوسرے دن عید کرنا جائز نہیں درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۲ میں ہے بعد صوم ثلاثین بقول عدلین حل الفطر ولو صاموا بقول عدل لا یحل علی المذھب لکن نقل ابن الکمال عن الذخیرۃ انہ ان غم ھلال الفطر حل اتفاقا و فی الزیلعی الاشبہ ان غم حل والا لا - اھ ملخصًا۔

(۸) ـــــ جبکہ عید کا چاند دن میں ہو گیا تو اس صورت میں روزہ چھوڑنا جائز نہیں جب تک کہ سورج ڈوب نہ جائے چاہے زوال سے پہلے دیکھے یا بعد میں کہ وہ آنے والی رات کا چاند ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۹۵ میں ہے رویتہ بالنھار للیلۃ الآتیۃ مطلقا علی المذھب۔ اور ردالمحتار میں ہے ای سواء رؤی قبل الزوال او بعدہ۔

(۱) پ ۳ ع ۷

Marfat.com

حج کی پہیلیاں

(۱) ـــــ راستہ پرامن ہے مگر اس حالت میں بھی صاحبِ استطاعت مرد کو حج کے لیے جانا جائز نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲) ـــــ غنی و فقیر میں کس کا حج افضل ہے؟

(۳) ـــــ وہ کون سا کام ہے جو دوسرے حج سے افضل ہے؟

(۴) ـــــ کس صورت میں محرم کو سلا ہوا کپڑا پہننے پر کفارہ لازم نہیں ہوتا؟

(۵) ـــــ محرم نے حالتِ احرام میں جوں یعنی بال یا کپڑے کا کیڑا مارا اور اس پر کوئی صدقہ لازم نہیں ہوا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۶) ـــــ وہ کون سی چیز ہے کہ محرم حالتِ احرام میں اس کی خرید و فروخت کرے تو بیع باطل ہے؟

(۷) ـــــ کس کے لیے بیت اللہ شریف کا طواف دور سے افضل ہے؟

(۸) ـــــ وہ کون سا غریب مسلمان ہے کہ جس کو حج کے لیے قرض لینا لازم ہے؟

(۹) ـــــ مکمل طور پر اپنی طرف سے حج فرض ادا کر لینے کے بعد اگر صاحبِ استطاعت ہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۰) ـــــ وہ کون سا حاجی ہے کہ اسے عرفہ کے دن مغرب کی نماز مغرب کے وقت ہی میں پڑھنا ضروری ہے؟

Marfat.com

جوابات حج کی پہیلیاں

(۱) —— جبکہ ماں یا باپ اجازت نہ دیں اور وہ اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو اس صورت میں حج کے لیے جانا جائز نہیں جیساکہ فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۲۱۹ میں ہے یکرہ الخروج الی الحج اذا کرہ احد ابویہ وھو محتاج الیٰ خدمتہ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۳۲ میں ہے کراھۃ حجہ بدون اذن من ابویہ ان احتاج الیٰ خدمتہ۔

(۲) —— غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے جیساکہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۶ میں ہے حج الغنی افضل من حج الفقیر لان الفقیر یؤدی الفرض من مکۃ وھو متطوع فی ذھابہ وفضیلۃ الفرض افضل من فضیلۃ التطوّع۔

(۳) —— مسلمانوں کے لیے مسافر خانہ بنانا دوسرے حج سے افضل ہے جیساکہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۷۴ میں ہے بناء الرباط بحیث ینتفع بہ المسلمون افضل من الحجۃ الثانیۃ۔

(۴) —— جبکہ محرم سلا ہوا کپڑا اخلافِ معتاد پہنے مثلاً کرتے کو لنگی کے طور پر باندھے تو اس صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوتا جیساکہ جوہرۂ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۱۷۳ باب الجنایات فی الحج میں ہے اذا اتزر بالقمیص فلا شئی علیہ

(۵) —— جبکہ بال، کپڑا یا بدن سے جوں پکڑ کر مارے تو صدقہ لازم ہوتا ہے اور اگر زمین سے پکڑ کر مارے تو کچھ نہیں جیساکہ جوہرہ نیرہ جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ میں ہے من قتل قملۃ تصدق بما شاء۔ ھذا اذا اخذھا من بدنہ

Marfat.com

او راسه او ثوبه اما اذا اخذها من الارض فقدها فلا شی علیه . اھ ملخصا

(۶) ـــــ محرم حالت احرام میں اگر شکار کی خرید و فروخت کرے تو اس کی بیع باطل ہے جیسا کہ جوہرہ نیرہ جلد اول صفحہ ۱۸۲ میں ہے اذا باع المحرم صیدًا او ابتاعه فالبیع باطل۔

(۷) ـــــ عورت کے لیے بیت اللہ شریف کا طواف دور سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲۳ میں ہے والتباعد فی طوافھا عن البیت افضل۔

(۸) ـــــ جو شخص کہ پہلے مالدار تھا اور اس پر حج فرض ہوا مگر اس نے نہیں کیا اور مال کو برباد کر دیا تو ایسے غریب مسلمان کو حج کے لیے قرض لینا لازم ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۲ میں ہے فقیر یلزمه الاستقراض للحج فقل من کان غنیا ووجب علیه ثم استھلکه۔

(۹) ـــــ مکمل طور پر اپنی طرف سے حج فرض ادا کرنے کے بعد مرتد ہو گیا۔ معاذ اللہ تو اس صورت میں پھر مسلمان ہونے پر اگر صاحب استطاعت ہو تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے درمختار مع شامی جلد سوم باب المرتد صفحہ ۳۰۳ میں ہے اذا اسلم وھو غنی فعلیه الحج۔

(۱۰) ـــــ جو حاجی کہ عرفات ہی میں رات کو رہ گیا۔ یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستے سے واپس ہوا تو اسے عرفہ کے دن مغرب کی نماز مغرب کے وقت ہی میں پڑھنا ضروری ہے (بہار شریعت حصہ ششم صفحہ ۹۶) اور شامی جلد دوم صفحہ ۱۷۷ میں ہے لو لم یمر علی المزدلفة لزم صلاة المغرب فی الطریق فی وقتھا لعدم الشرط وکذا لو بات فی عرفات۔

Marfat.com

نکاح کی پہیلیاں

(۱)___ کس صورت میں نکاح کرنا فرض ہے ؟
(۲)___ کس صورت میں نکاح کرنا حرام ہے ؟
(۳)___ کس طرح ایجاب وقبول ہونے سے نکاح جائز نہیں ؟
(۴)___ کس شخص کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا ؟
(۵)___ کس صورت میں حاملہ عورت سے نکاح کرنا جائز ہے ؟
(۶)___ کس شخص کو عورت کی عدت میں نکاح کرنا جائز ہے ؟
(۷)___ شوہر نے عورت کو طلاق مغلظہ دیدی۔ اس نے عدت گذارنے کے بعد دوسری شادی کی شوہر ثانی نے ہمبستری کے بعد اسے طلاق دیدی پھر عورت نے دوبارہ عدت گذار لی مگر اس کے باوجود وہ شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہوئی اس کی صورت کیا ہے ؟
(۸)___ عورت کی عدت گذرے بغیر کس صورت میں شوہر دوسرا نکاح نہیں کرسکتا ؟
(۹)___ وہ کون سا بچہ ہے کہ جس کا نکاح کسی طرح نہیں ہوسکتا ؟
(۱۰)___ بالغہ عورت کا نکاح کس صورت میں نہیں ہوگا ؟
(۱۱)___ کس صورت میں حاملہ بالزنا سے وضع حمل کے پہلے نکاح کرنا جائز نہیں ؟
(۱۲)___ بالغہ لڑکی نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے اسے جائز بھی کردیا مگر نکاح نہ ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟
(۱۳)___ باپ دادا نے نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا مگر نکاح نہ ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟
(۱۴)___ باپ دادا کے علاوہ دوسرے ولی نے لڑکی کا نکاح کیا مگر نکاح نہ ہوا اس

Marfat.com

کی صورت کیا ہے ؟
⑮ ___ کس صورت میں بیٹا نکاح کا ولی ہوتا ہے ؟
⑯ ___ وہ کونسی صورت ہے کہ عورت مہر معاف کردے لیکن اس کے باوجود مہر معاف نہ ہوگا ؟
⑰ ___ ایک عورت نے ایک ہی روز میں تین شوہروں سے تین مہر وصول کیا اسکی صورت کیا ہے ؟
⑱ ___ نکاح ہوا شوہر نے ہمبستری بھی کی لیکن مہر لازم نہیں ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟
⑲ ___ ایک مسلمان کے پاس چار عورتیں تھیں اور بغیر ارتداد و طلاق چاروں عورتیں شوہر پر حرام ہو گئیں اس کی صورت کیا ہے ؟
⑳ ___ بیوی کا دودھ پینے سے کب وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے ؟
㉑ ___ نکاح کے باوجود کن صورتوں میں اپنی بیوی سے ہمبستری حرام ہے ؟
㉒ ___ صحبت حرام لیکن گناہ نہیں اس کی صورت کیا ہے ؟
㉓ ___ اپنی لڑکی کو سوتے سے جگایا تو بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہو گئی اسکی صورت کیا ہے ؟
㉔ ___ بچہ نے ڈھائی سال عمر ہونے سے پہلے دوسرے کا دودھ پیا مگر دودھ کے رشتہ کی حرمت نہیں ثابت ہوئی۔ اس کی صورت کیا ہے ؟
㉕ ___ باپ نے ہوش وحواس کی درستگی میں ایک اجنبی شخص سے کہا میں نے اپنی نابالغہ لڑکی فاطمہ کا نکاح تیرے ساتھ کیا اور اس نے قبول بھی کیا مگر نکاح منعقد نہیں ہوا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟
㉖ ___ ای جماع لایوجب المصاہرۃ ؟
㉗ ___ ایک باپ کے دو بیٹے ہیں ایک بیٹے کو دوسرے بیٹے کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے ؟
㉘ ___ بھائی کی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟
㉙ ___ بیٹے کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جواباتِ نکاح کی پہیلیاں

① ——جو شخص کہ مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو اور اسے یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں وہ زنا کے گناہ میں مبتلا ہو جائے گا تو اس حال میں اسے نکاح کرنا فرض ہے دُرِمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ٢٦٠ میں ہے ان تیقن الزنا الا به فرض نهاية وهذا ان ملك المهر والنفقة اور بدائع الصنائع جلد دوم صفحہ ٢٢٨ میں ہے لاخلاف ان النکاح فرض حالة التوقان حتى ان من تاقت نفسه الى النساء بحيث لايمكنه الصبر عنهن وهو قادر على المهر والنفقة ولم يتزوج يأثم۔

② ——جبکہ یقین ہو کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا۔ یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انھیں پورا نہ کرسکے گا تو ان صورتوں میں نکاح کرنا حرام ہے دُرِمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ٢٦١ میں ہے یکون مکروھا لخوف الجور فان تيقنه حرم ذلك۔ اھ ملخصًا۔

③ ——اس قدر آہستہ ایجاب و قبول ہونے سے نکاح جائز نہیں ہوتا کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ایجاب و قبول کے الفاظ کو نہ سن سکیں۔ فتاوی عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ٢٥١ میں ہے لو سمعا كلام احدهما دون الآخر او سمع احدهما كلام احدهما والآخر كلام الآخر لايجوز النكاح هكذا في البدائع۔

④ ——مرتد کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا اس لیے کہ وہ ولی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور جو ولی بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ نکاح کا گواہ نہیں ہوسکتا

Marfat.com

فتاوی رضویہ حصہ پنجم صفحہ ۳۶ پر ہے "مرتد یا نابالغ صالح ولایت نہیں۔ اور فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۵۰ میں ہے الاصل فی ھذا الباب ان کل من یصلح ان یکون ولیا فی النکاح بولایۃ نفسہ صلح ان یکون شاھدا ومن لا فلا کذا فی الخلاصۃ۔

⑤ ـــــ جبکہ حاملہ عورت کسی کے نکاح اور عدت میں نہ ہو تو اس صورت میں اس سے نکاح کرنا جائز ہے پھر اگر حمل اسی شخص کا ہے کہ جس سے نکاح ہوا تو بعد نکاح وہ اس عورت سے ہمبستری بھی کرسکتا ہے ورنہ نہیں جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۸۰ میں ہے فی مجموع النوازل اذا تزوج امرأۃ قد زنی ھو بھا وظھر بھا حبل فالنکاح جائز عند الکل ولہ ان یطأھا عند الکل کذا فی الذخیرۃ اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے صح نکاح حبلی من زنا لا من غیرہ وان حرم وطأھا ودواعیہ حتی تضع لو نکحھا الزانی حل لہ وطأھا اتفاقا۔ اھ ملخصا۔

⑥ ـــــ جس شخص نے عورت کو ایک یا دو طلاق بائن دی ہو تو خود اس کو اپنی اس عورت سے عدت کے اندر نکاح کرنا جائز ہے جیسا کہ قدوری باب الرجعۃ صفحہ ۲۰۲ میں ہے ان کان الطلاق بائنا دون الثلث فلہ ان یتزوجھا فی عدتھا۔

⑦ ـــــ حلالہ کے لئے عورت نے نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر ثانی کے نکاح میں چار عورتیں پہلے سے تھیں یا اس کی عدت میں عورت کی بہن تھی تو ان تمام صورتوں میں اگرچہ شوہر ثانی نے بعد ہمبستری طلاق دی اور عدت بھی عورت نے گذار لی مگر وہ شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہوئی کہ حلالہ کے لیے نکاح صحیح کا ہونا شرط ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر

Marfat.com

صفحہ ۴۳۱ میں ہے ان کان الطلاق ثلاثا لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بہا ثم یطلقہا او یموت عنہا کذا فی الہدایہ۔ اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۵۰ پر نکاح فاسد کی تعریف میں ہے ھو الذی فقد شرطا من شرائط الصحۃ کشھود اور شامی میں ہے قولہ کشھود ومثلہ تزوج الاختین معا ونکاح الاخت فی عدۃ الاخت ونکاح المعتدۃ والخامسۃ فی عدۃ الرابعۃ۔

(۸) ـــ جس عورت کو طلاق دی ہے عدت گذرے بغیر دوسرا نکاح اس کی بہن سے نہیں کرسکتا۔ اور ایسے ہی جس کے نکاح میں چار عورتیں تھیں اگر ایک کو طلاق دی تو عدت گذرے بغیر پھر چوتھی سے نکاح نہیں کرسکتا جیساکہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۲۶۱ میں ہے لا یجوز ان یتزوج اخت معتدتہ سواء کانت العدۃ عن طلاق رجعی او بائن او ثلاث او عن نکاح فاسد او عن شبھۃ وکما لا یجوز ان یتزوج اختہا فی عدتہا فکذا لا یجوز ان یتزوج واحدۃ من ذوات المحارم التی لا یجوز الجمع بین اثنتین منھن وکذا لا یحل ان یتزوج اربعا سواھا ھکذا فی الکافی۔

(۹) ـــ پیٹ کے بچہ کا نکاح کسی طرح نہیں ہوسکتا اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں "پیٹ کے بچہ کا نکاح نہیں ہوسکتا اذ لا ولایۃ علی الجنین لاحد کما فی غمز العیون۔

(فتاویٰ رضویہ جلد پنجم صفحہ ۵۰)

(۱۰) ـــ اگر ولی کی رضا کے بغیر بالغہ عورت غیر کفو سے نکاح کرے تو نہیں ہوگا جیساکہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۲۹۷ میں ہے یفتی فی غیر الکفوء بعدم جوازہ اصلا وھو المختار للفتوی لفساد الزمان فلا تحل مطلقۃ ثلاثا

Marfat.com

نکحت غیر کفوٌ بلا رضی ولی بعد معرفتہ ایاہ۔

(۱۱) ـــــ جبکہ حاملہ بالزنا سے کسی نے نکاح کیا اور مرگیا۔ یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دی تو اس صورت میں حاملہ بالزنا سے وضع حمل کے پہلے نکاح کرنا جائز نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۴۷۲ میں ہے عدۃ الحامل ان تضع حملھا کذا فی الکافی سواء کان الحمل ثابت النسب ام لا ویتصور ذلک فیمن تزوج حاملا بالزنا۔ کذا فی السراج الوھاج۔ اھ ملخصًا۔

(۱۲) ـــــ جبکہ بالغہ لڑکی نے غیر کفو سے نکاح کیا اور ولی نے بعد نکاح جائز کیا تو اس صورت میں نکاح نہ ہوا کہ غیر کفو سے نکاح صحیح ہونے کے لیے عقد سے پہلے ولی کا جان بوجھ کر اپنی رضا کو ظاہر کرنا ضروری ہے۔ درمختار میں ہے یفتی فی غیر الکفوٌ بعدم جوازہ اصلاً وھو المختار للفتوی لفساد الزمان فلا تحل بلا رضی ولی بعد معرفتہ ایاہ فلیحفظ اھ ملخصًا۔ اسی کے تحت ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۲۹۷ میں ہے ھذا اذا کان لھا ولی لم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضی بعدہ بحر اھ۔

(۱۳) ـــــ اگر باپ دادا کا سوء اختیار معلوم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پہلے اس نے اپنی کسی نابالغہ لڑکی یا پوتی کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تھا۔ پھر دوسرا نکاح غیر کفو سے کیا تو اس صورت میں نکاح نہ ہوا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۰۴ میں ہے لزم النکاح بغیر کفوٌ ان کان الولی ابا او جدا لم یعرف منھما سوء الاختیار وان عرف لا یصح النکاح اتفاقاً اھ ملخصًا۔

(۱۴) ـــــ باپ دادا کے علاوہ بھائی یا چچا وغیرہ نے اگر نابالغہ لڑکی کا نکاح غیر کفو سے کیا تو نکاح نہیں ہوا درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۰۵ پر ہے ان کان المزوج غیرھما ای غیر الاب وابیہ لا یصح النکاح من غیر کفوٌ اصلاً اھ ملخصًا

Marfat.com

(۱۵) ـــــ جبکہ عورت مجنونہ (پاگل) ہو تو بیٹا اس کے نکاح کا ولی ہوتا ہے درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۱۱ میں ہے یقدم ابن المجنونة علی ابیھا۔

(۱۶) ـــــ شوہر نے عورت کو دھمکی دی کہ مہر معاف کر دے ورنہ تجھے ماروں گا اور شوہر مارنے پر قادر ہے تو اس صورت میں عورت کے مہر معاف کرنے سے معاف نہ ہوگا (بہارِ شریعت جلد ۷ صفحہ ۱۱) اور درمختار مع ردالمحتار ج ۵ ص ۸۸ میں ہے خوفھا الزوج بالضرب حتی وھبتہ مھرھا لم تصح الھبة ان قدر الزوج علی الضرب۔ اور مرض الموت میں اگر ورثہ کی اجازت کے بغیر عورت نے مہر معاف کیا تو اس صورت میں بھی مہر معاف نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۹۳ میں ہے لابد فی صحة حطھا من الرضی حتی لو کانت مکرھة لم یصح ومن ان لا تکون مریضة مرض الموت ھکذا فی البحر الرائق۔

(۱۷) ـــــ عورت حاملہ تھی شوہر نے اسے طلاق دیدی تو عورت نے اس سے پورا مہر وصول کیا اور طلاق کے فوراً بعد اسے بچہ پیدا ہوا عدت ختم ہو گئی تو اسی روز اس نے دوسری شادی کر لی مگر دوسرے شوہر نے فوراً خلوتِ صحیحہ کے پہلے طلاق دیدی تو اس سے آدھا مہر وصول کیا۔ اور چونکہ اس صورت میں عدت نہیں اس لیے عورت نے اسی روز تیسرے شوہر سے شادی کی جو فوراً مر گیا تو اس کے ترکہ سے عورت نے پورا مہر وصول کیا اس طرح ایک عورت نے ایک ہی روز میں تین شوہروں سے تین مہر وصول کیا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۶ میں ہے ای امرأة اخذت ثلاثة مھور من ثلاثة ازواج فی یوم واحد؟ فقل امرأة حامل طلقت ثم وضعت فلھا کمال المھر ثم تزوجت وطلقت قبل الدخول ثم تزوجت فمات۔

(۱۸) ـــــ نابالغ نے ولی کی اجازت کے بغیر عاقلہ بالغہ عورت سے اپنا نکاح کر لیا

Marfat.com

اور ہمبستری بھی کرلی۔ پھر اس نکاح کو ولی نے رد کر دیا تو اس صورت میں مہر لازم نہیں ہوا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۸۷ میں ہے تزوج صبی امرأۃ مکلفۃ بغیر اذن ولیہ ثم دخل بہا طوعًا فلاحد ولا مہر کما فی الخانیۃ۔

(۱۹)—— تین عورتیں ڈھائی سال کی عمر سے کم تھیں اور ایک عورت بڑی تھی۔ اس نے تین چھوٹی عورتوں کو اپنا دودھ پلا دیا تو چاروں عورتیں بغیر ارتداد و طلاق شوہر پر حرام ہو گئیں ہدایہ جلد دوم صفحہ ۳۳۳ میں ہے اذا تزوج الرجل صغیرۃ وکبیرۃ فارضعت الکبیرۃ الصغیرۃ حرمتا علی الزوج۔

(۲۰)—— ڈھائی سال کی عمر ہونے سے پہلے اگر شوہر اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو وہ شوہر پر حرام ہو جاتی ہے اور اس سے زیادہ عمر ہونے کے بعد پیا تو حرام نہیں ہوتی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۴۱۴ میں ہے قولہ مص رجل ثدی زوجتہ لم تحرم۔ ردالمحتار میں ہے قولہ مص رجل قید بہ احترازا عما اذا کان الزوج صغیرًا فی مدۃ الرضاع فانہا تحرم علیہ۔

(۲۱)—— نکاح کے باوجود اپنی بیوی سے مندرجہ ذیل صورتوں میں ہمبستری حرام ہے (۱) حالت حیض میں (۲) حالت نفاس میں (۳) فرض اور واجب روزہ کی حالت میں (۴) نماز کا وقت تنگ ہونے کی صورت میں (۵) حالت اعتکاف میں (۶) حالت احرام میں (۷) ایلا میں (۸) ظہار میں کفارہ ادا کرنے سے پہلے (۹) وطی بالشبہ کی عدت میں (۱۰) عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو جانے کی صورت میں جب تک کہ آگے کے مقام میں ہمبستری ہونے کا یقین نہ ہو (۱۱) جبکہ عورت اپنی کمسنی، مرض، یا موٹاپے کی وجہ سے ہمبستری کو برداشت نہ کر سکے (۱۲) جبکہ عورت مہر معجل لینے کے لیے اپنے کو شوہر سے روکے تو اس صورت میں بھی ہمبستری حرام ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں الذی یحرم علیہ وطی زوجتہ مع بقاء

Marfat.com

النکاح الحیض، والنفاس والصوم الواجب، وضیق وقت الصلاۃ، والاعتکاف، والاحرام، والایلاء والظہار قبل التکفیر، وعدۃ وطی الشبھۃ، واذا صارت مفضاۃ اختلط قبلھا ودبرھا فانہ لا یحل لہ اتیانھا حتی یتحقق وقوعہ فی قبلھا، وفیما اذا کانت لا تحملہ لصغر او مرض او سمنہ، وعند امتناعھا لقبض معجل مھرھا لم یحل کرھا (الاشباہ والنظائر ص۳۲۵)

(۲۲)۔۔۔ دوسرے کی عدت گذارنے والی عورت سے لاعلمی میں نکاح کے بعد صحبت کی اور معلوم ہونے پر عورت کو جدا کر دیا تو اس صورت میں صحبت حرام ہوئی مگر گناہ نہ ہوا کما نصوا علیہ وذلک لان الجہل فی موضع الخفاء عذر مقبول

(فتاوی رضویہ جلد ۵ صفحہ ۶۵۱)

(۲۳)۔۔۔ بیوی کو ہمبستری کے لیے جگانا چاہا تو ہاتھ اس کی لڑکی پر پہونچ گیا جو مشتہاۃ تھی تو اسے بیوی سمجھ کر شہوت کے ساتھ جگایا یا اس طرح لڑکی کو سوتے سے جگانے پر بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر صفحہ ۲۵۷ میں ہے لو ایقظ زوجتہ لیجامعھا فوصلت یدہ الی بنتہ منھا فقرصھا بشھوۃ وھی ممن تشتھی یظن انھا امھا حرمت علیہ الام حرمۃ مؤبدۃ کذا فی فتح القدیر۔

(۲۴)۔۔۔ جبکہ مرد کو دودھ اترا تو اگرچہ بچہ نے ڈھائی سال عمر ہونے سے پہلے اس کا دودھ پیا مگر اس صورت میں دودھ کے رشتہ کی حرمت نہیں ثابت ہوئی جیسا کہ شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۶۱ میں ہے اذ انزل للرجل لبن فشربہ صبی لا یتعلق بہ حرمۃ الرضاع۔ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۲۴ میں ہے لبنھا محرم فی الرضاع دونہ۔

(۲۵)۔۔۔ اس کی لڑکی کا نام کوئی دوسرا عائشہ وغیرہ ہے اور اس نے قصدًا

Marfat.com

آیا بول کر یہ کہا کہ میں نے اپنی لڑکی فاطمہ کا نکاح کیا تو اس صورت میں منعقد نہ ہوا
جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۴۵ میں ہے قال فی الخانیۃ رجل لہ بنت
واحدۃ اسمہا عائشۃ۔ فقال الاب وقت العقد زوجت منک بنتی فاطمۃ
لا ینعقد النکاح۔

(۲۶) — جماع الصغیرۃ لا یوجب المصاہرۃ ھکذا فی الاشباہ والنظائر
علی صفحۃ ۳۹۶۔

(۲۷) — جبکہ ایک باپ کے دو بیٹے دو عورتوں سے ہوں تو ایک بیٹے کو دوسرے
بیٹے کی اخیافی یعنی ماں شریکی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے جو دوسرے باپ سے
ہے جیسا کہ قدوری کتاب الرضاع صفحہ ۱۹۱ میں ہے یجوز ان یتزوج باخت
اخیہ من النسب وذلک مثل الاخ من الاب اذا کان لہ اخت من امہ جاز
لاخیہ من ابیہ ان یتزوجہا۔

(۲۸) — نسبی بھائی کی رضاعی ماں، رضاعی بھائی کی نسبی ماں اور رضاعی
بھائی کی رضاعی ماں سے نکاح کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی رضاعی ماں نہ
ہو (شرح وقایہ جلد ثانی کتاب الرضاع صفحہ ۵۸)

(۲۹) — نسبی بیٹے کی رضاعی بہن، رضاعی بیٹے کی نسبی بہن اور رضاعی بیٹے
کی رضاعی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی رضاعی بیٹی نہ ہو۔
فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۳۲۱ میں ہے لا یجوز للرجل ان یتزوج
اخت ابنہ من النسب ویجوز فی الرضاع۔ اور عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ
جلد اول مجیدی صفحہ ۵ میں ہے فان الاخت الرضاعیۃ للابن النسبی
والاخت النسبیۃ للابن الرضاعی والاخت الرضاعیۃ للابن الرضاعی
لیس فیہما الوجہ المحرم۔

Marfat.com

طلاق کی پہیلیاں

(۱) ـــــ شوہر نے ہوش و حواس کی درستگی میں طلاق نامہ لکھا مگر اس کے باوجود طلاق واقع نہیں ہوئی اس کی صورت کیا ہے؟

(۲) ـــــ طلاق کے وقت شوہر کے ہوش و حواس درست نہ تھے مگر اس کے باوجود طلاق واقع ہو گئی اس کی صورت کیا ہے؟

(۳) ـــــ مجنون کی بیوی کو کن صورتوں میں طلاق ہو جاتی ہے؟

(۴) ـــــ نابالغ کی بیوی پر کن صورتوں میں طلاق پڑجاتی ہے؟

(۵) ـــــ طلاق کے اقرار سے طلاق نہیں پڑی اس کی صورت کیا ہے؟

(۶) ـــــ عورت تالاب میں غسل کر رہی تھی شوہر نے کہا کہ اگر تو اس پانی سے نکلے تجھے طلاق۔ پھر عورت گھر چلی گئی اور طلاق نہیں پڑی اس کی صورت کیا ہے؟

(۷) ـــــ ایک شوہر اپنی عورت کے پاس کپڑے سے بندھی ہوئی ایک گٹھری لایا اور کہا کہ اگر تو اسے کھولے تجھے طلاق۔ اور پھاڑے تو طلاق اور جو چیز کہ اس میں ہے اگر اسے نہ نکالے تو طلاق۔ تو گٹھری میں جو چیز تھی عورت نے اسے نکالی اور طلاق نہیں پڑی اس کی صورت کیا ہے؟

(۸) ـــــ شوہر نے قسم کھائی کہ آج میں اپنی عورت کو ضرور طلاق دوں گا پھر اس نے چاہا کہ قسم پوری ہو جائے لیکن عورت کو طلاق بھی نہ پڑے تو اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

(۹)۔۔۔ اگر کہا تجھے طلاق بائن ہے انشاء اللہ۔ تو کس صورت میں طلاق پڑے گی اور کس صورت میں نہیں پڑے گی؟

(۱۰)۔۔۔ شوہر نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر آج میں طلاق نہ دوں تو تجھے تین طلاق اب وہ چاہتا ہے کہ اس کی عورت پر طلاق نہ پڑے تو کون سا طریقہ اختیار کرے؟

(۱۱)۔۔۔ شوہر کے منہ میں لقمہ ہے اس نے کہا کہ اگر میں اس لقمہ کو نگل جاؤں تو میری بیوی کو طلاق اور اگر منہ سے نکال دوں تو طلاق۔ پھر چاہتا ہے کہ اس کی بیوی پر طلاق نہ پڑے تو کون سی ترکیب اختیار کی جائے؟

(۱۲)۔۔۔ شوہر اوپر چڑھتے ہوئے زینہ پر ٹھہر گیا اور کہا کہ اگر میں اوپر جاؤں تو میری بیوی کو طلاق اور اگر نیچے جاؤں تو بھی طلاق۔ اب چاہتا ہے کہ طلاق نہ پڑے تو کون سا طریقہ اختیار کیا جائے؟

(۱۳)۔۔۔ شوہر نے اپنی عورت سے کہا اگر تو فلاں شخص سے کبھی بات کرے تجھے طلاق۔ پھر عورت نے اسی شخص سے بات کی اور طلاق نہیں پڑی اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۴)۔۔۔ ایک شخص نے کہا کہ جب کبھی میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق تو اب کون سا طریقہ اختیار کیا جائے کہ اس شخص کا نکاح ہو جائے اور طلاق نہ پڑے؟

(۱۵)۔۔۔ شوہر نے اپنی عورت کو کہا اے طلاق اس کے باوجود عورت پر طلاق نہیں پڑی اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۶)۔۔۔ طلاق دینے کے باوجود عورت سے ہمبستری کرنا جائز ہے۔ اس کی

Marfat.com

صورت کیا ہے ؟

(۱۷) ــــ کس صورت میں عورت اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے ؟

(۱۸) ــــ وہ کون سی صورت ہے کہ بیوی شوہر کے پاس ہے مگر شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں ؟

(۱۹) ــــ وہ کون سی صورت ہے کہ تندرست باپ کی موجودگی میں بھائی پر نفقہ واجب ہے ؟

(۲۰) ــــ وہ کون سی عورت ہے کہ جس کو طلاق کے بیس سال بعد لڑکا پیدا ہوا اور لڑکا طلاق دینے والے شوہر ہی کا ہے ؟

(۲۱) ــــ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہو تجھے تین طلاق ۔ اب وہ چاہتا ہے کہ عورت اس گھر میں داخل ہو اور طلاق نہ پڑے ۔ تو اس کی ترکیب کیا ہے ؟

(۲۲) ــــ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے طلاق رجعی دی اور عورت ابھی عدت میں ہے مگر شوہر رجعت نہیں کر سکتا حالانکہ اس سے پہلے شوہر نے اس عورت کو کبھی کوئی طلاق نہیں دی ہے ۔ تو اس مسئلہ کی صورت کیا ہے ؟

(۲۳) ــــ ایک طہر میں دو طلاق دی اور گنہ گار نہیں ہوا ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲۴) ــــ نکاح کے بعد طلاق دیدی اور آدھا مہر بھی واجب نہیں ہوا ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲۵) ــــ ایک ہی طلاق بائن کے بعد شوہر اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲۶) ــــ طلاق کی نیت سے ہوش وحواس کی درستگی میں اپنی بیوی کو طلاق

Marfat.com

لکھی مگر واقع نہیں ہوئی. اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۷) ـــــ اگر حلالہ کرنے والے سے طلاق نہ دینے کا اندیشہ ہو تو کون سا طریقہ اختیار کیا جائے؟

(۲۸) ـــــ شراب کے نشہ میں طلاق دی مگر نہیں واقع ہوئی. اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۹) ـــــ شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو ایک ہانڈی میں آدھا حلال اور آدھا حرام ایک ساتھ نہ پکائے تجھے طلاق ۔ عورت چاہتی ہے کہ طلاق نہ پڑے تو وہ کون سا طریقہ اختیار کرے؟

Marfat.com

جواباتِ طلاق کی پہیلیاں

(۱) ـــــ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی نے شوہر کو دھمکی دی کہ اگر تم نے طلاق نہ دی تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے یا بہت ماریں گے اور شوہر کو غالب گمان ہوا کہ طلاق نہ دینے کی صورت میں ایسا کر گذرے گا تو اس نے طلاق کا لفظ زبان سے نہ کہا اور نہ دل میں ارادہ کیا مگر طلاق نامہ لکھ دیا تو ہوش و حواس کی درستگی میں لکھنے کے باوجود طلاق واقع نہ ہوئی فتاویٰ قاضیخان مع ہندیہ جلد اول صفحہ ۴۷۲ میں ہے رجل اکرہ بالضرب والحبس علی ان یکتب طلاق امرأته فلانة بنت فلاں بن فلاں فکتب امرأته فلانة بنت فلاں بن فلاں طالق لا تطلق امرأته لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ههنا۔

(۲) ـــــ شراب یا بھانگ پی کر طلاق دی تو واقع ہو جائے گی اگرچہ اس کے ہوش و حواس درست نہ تھے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۳۲۱ میں ہے طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذ وھو مذھب اصحابنا رحمھم اللہ تعالیٰ کذا فی المحیط ـــ ومن سکر من البنج یقع طلاقه ویحد لفشو ھذا الفعل بین الناس وعلیه الفتوی فی زماننا کذا فی جواھر الاخلاطی۔

(۳) ـــــ مجنون کی بیوی کو چار صورتوں میں طلاق ہو جاتی ہے (۱) جبکہ مجنون نے ہوش و حواس کی درستگی کے زمانے میں طلاق کو کسی چیز پر معلق کیا ہو۔ مثلاً بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھے طلاق۔ پھر شوہر کے مجنون

Marfat.com

ہوشمند کے زمانہ میں عورت فلاں کے گھر گئی تو اس پر طلاق پڑ جائیگی۔
(۲) جبکہ مجنون شوہر مجبوب یعنی مقطوع الذکر والخصیتین ہو تو عورت کے چاہنے پر ان دونوں کے مابین تفریق کر دی گئی تو اس صورت میں بھی مجنون کی عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی (۳) جبکہ مجنون شوہر نامرد ہو تو عورت کے دعویٰ کرنے پر ایک سال کی مدت مقرر کی گئی۔ اور اس درمیان میں وہ جماع نہیں کر سکا پھر مجنون کے ولی کے سامنے تفریق کر دی گئی تو اس کی عورت کو طلاق ہو جائے گی (۴) جبکہ مجنون کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے اور اس کے ماں باپ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو اس صورت میں بھی تفریق کر دی جائے گی اور مجنون کی بیوی پر عند الشرع طلاق واقع ہو جائے گی

جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۸۰ میں ہے المجنون لایقع طلاقہ الا فی مسائل۔ اذا علق عاقلاثم جن فوجد الشرط۔ وفیما اذا کان مجبوبا فانہ یفرق بینھما بطلبھا وھو طلاق۔ وفیما اذا کان عنینا یوجل بطلبھا فان لم یصل فرق بینھما بحضور ولیہ۔ وفیما اذا اسلمت وھو کافر وابی ابواہ الاسلام فانہ یفرق بینھما وھو طلاق۔

(۴) ـــــ نابالغ کی بیوی پر دو صورتوں میں طلاق پڑ جاتی ہے (۱) جبکہ نابالغ کی بیوی مسلمان ہو گئی اور وہ سمجھدار ہے تو اس پر اسلام پیش کیا گیا مگر اس نے انکار کر دیا تو اس صورت میں نابالغ کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی (۲) جبکہ نابالغ لڑکا مقطوع الذکر والخصیتین ہو اور بیوی کے چاہنے پر ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے تو اس صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں الصبی لا یقع طلاقہ الا اذا اسلمت فعرض علیہ ممیز فابی وقع الطلاق علی الصبی۔ وفیما

Marfat.com

اذ کان محجوبا و فرق بینہما فھو طلاق علی الصحیح (الاشباہ والنظائر ص۱۶۱)

⑤ ——— مفتی کے فتویٰ دینے کے سبب شوہر نے طلاق کا اقرار کیا پھر مفتی کا فتویٰ غلط ثابت ہوا تو اس صورت میں طلاق کے اقرار سے طلاق نہیں پڑی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۱ میں ہے لو اقر بطلاق زوجتہ ظانا الوقوع با فتاء المفتی فتبین عدمہ لم یقع کما فی القنیۃ۔

⑥ ——— کسی چیز سے تالاب کا کل پانی نکال لیا گیا پھر عورت گھر چلی گئی اس صورت میں طلاق نہیں پڑی۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹ میں ہے قال لامرأتہ ان خرجت من ھذا الماء فانت طالق فما الحیلۃ؟ فقل تخرج ولا یحنث لان الماء الذی کانت فیہ زال بالجریان۔

⑦ ——— گھڑی میں شکر یا نمک تھا عورت نے اسے پانی میں ڈال دیا ——— تو وہ پگھل کر نکل گیا۔ اس طرح عورت پر طلاق نہیں پڑی۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۷ میں ہے رجل اتی الی امرأتہ بکیس فقال ان حللتہ فانت طالق وان قصصتہ فانت طالق وان لم تخرجی ما فیہ فانت طالق۔ فاخرجت ما فی الکیس ولم یقع ۔ فقل ان الکیس کان فیہ سکرا وملح فوضعتہ فی الماء فذاب ما فیہ

⑧ ——— شوہر اپنی عورت سے کہے کہ تجھے طلاق ہے انشاء اللہ تعالیٰ تو اس صورت میں قسم پوری ہو جائے گی مگر اس کی عورت کو طلاق نہیں پڑے گی حضرت علامہ ابن نجیم مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں حلف لیطلقھا الیوم۔ فالحیلۃ ان یقول لھا انت طالق انشاء اللہ تعالیٰ (الاشباہ والنظائر ص۳۹)

⑨ ——— لفظ "انشاء اللہ تعالیٰ" کا شمار استثناء میں ہے اور استثناء جب

Marfat.com

طلاق سے متصل ہوگا تو نہیں پڑے گی۔ لہٰذا جب طلاق و استثناء کے درمیان کوئی مفید لفظ ہوگا تو اتصال باقی رہے گا اور طلاق نہیں پڑے گی ورنہ پڑ جائے گی تو اگر شوہر نے غیر مدخولہ عورت سے کہا کہ تجھے طلاق بائن ہے انشاء اللہ۔ تو لفظ بائن اس صورت میں چونکہ مفید نہیں اس لیے کہ اگر وہ بائن نہ کہتا تو بھی غیر مدخولہ میں بائن ہی پڑتی۔ لہٰذا استثناء صحیح نہ ہوا اور طلاق پڑ گئی اور اگر مدخولہ عورت سے کہا تجھے طلاق بائن ہے انشاء اللہ تو نہیں پڑے گی اس لیے کہ لفظ بائن کے مفید ہونے کے سبب استثناء صحیح ہو گیا۔ اور اگر کہا کہ تجھے طلاق رجعی ہے انشاء اللہ تو عورت مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ بہر صورت طلاق پڑ جائے گی۔ در مختار مع شامی جلد ۲ صفحہ ۵۱۰ میں ہے انت طالق رجعیا انشاء اللہ وقع وبائنا لا یقع۔ اور رد المحتار میں ہے (قوله وقع) الاولیٰ فانه یقع وانما کان الفاصل هنا لغوا لانه لافائدة فی ذکر الرجعی لکونه مدلول الصیغة شرعاً ط۔

(۱۰) ـــــــ شوہر اپنی عورت سے کہے کہ میں نے تجھے اس شرط پر طلاق دی کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ دے اور عورت اس شرط کو قبول نہ کرے تو یہ طریقہ اختیار کرنے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۹ میں ہے لوقال ان لم اطلقك الیوم فانت طالق ثلاثا. فالحیلة ان یقول لها انت طالق علی الف درهم ولم تقبل لم یقع وعلیه الفتوی اسی طرح دُرّ مختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۴۴۵ میں بھی ہے۔

(۱۱) ـــــــ کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر زبردستی اس کے منہ سے لقمہ نکال لے اس ترکیب سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں فی فیه لقمة فقال ان

Marfat.com

اکلتھا فھی طالق وان طرحتھا فھی طالق۔ فالحیلۃ ان یاخذہ آمن فیہ انسان بغیر امرہ۔

(۱۲) ——— کوئی شخص اس کی اجازت کے بغیر زبردستی اسے اٹھا کر نیچے کر دے اس طریقہ سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں پڑے گی۔ الاشباہ والنظائر ص۲۱۸ میں ہے ان صعدت فکذا وان نزلت فکذا یحملہ او ینزل بھا۔

(۱۳) ——— شخص مذکور مر گیا پھر کسی ولی کی کرامت سے زندہ ہو گیا اس کے بعد عورت نے اس شخص سے بات کی تو اس صورت میں عورت پر طلاق نہیں پڑے گی (بہار شریعت باب تعلیق جلد ۸ صفحہ ۴۲)

(۱۴) ——— فضولی یعنی جسے اس شخص نے نکاح کا وکیل نہ بنایا ہو بغیر اس کے حکم کے کسی عورت سے نکاح کر دے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے اجازت ہو جائے مثلاً اس عورت کے پاس مہر کا کچھ حصہ بھیج دے یا اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا تعلق قائم کرے تو یہ طریقہ اختیار کرنے سے نکاح ہو جائے گا اور طلاق نہیں پڑے گی۔ (بہار شریعت جلد ۸ صفحہ ۱۶)

(۱۵) ——— عورت کا نام طالق ہے اور شوہر نے اس لفظ سے طلاق کی نیت بھی نہیں کی تو اس صورت میں عورت کو طالق کہنے کے باوجود اس پر طلاق نہیں پڑی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۴۶ میں ہے لو قال لھا یا طالق وھو اسمھا ولم یقصد الطلاق لا یقع کما فی الخانیۃ۔

(۱۶) ——— جبکہ طلاق رجعی دی ہو تو ایسی طلاق والی عورت سے ہمبستری کرنا جائز ہے جیسا کہ قدوری باب الرجعۃ صفحہ ۲۰۲ میں ہے الطلاق الرجعی لا یحرم الوطی۔

Marfat.com

(۱۷) ـــــ جبکہ شوہر نے عورت کو اختیار دیا ہو تو وہ اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۳۷۵ میں ہے ان قال لہا طلقی نفسک متی شئت فلہا ان تطلق فی المجلس وبعدہ ولہا المشیئة مرة واحدة وکذا قولہ متی ماشئت واذا ماشئت ولو قال کلما شئت کان ذلک لہا ابداً حتی یقع ثلاث کذا فی السراج الوہاج۔

(۱۸) ـــــ نابالغہ لڑکی جو قابل جماع نہ ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں اگرچہ وہ اپنے شوہر کے پاس ہو جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۴۸۵ میں ہے المرأة ان کانت صغیرة مثلہا لایوطأ ولا یصلح للجماع فلا نفقة لہا عندنا حتی تصیر الی الحالة التی تطیق الجماع سواء کانت فی بیت الزوج او فی بیت الاب ہکذا فی المحیط۔

(۱۹) ـــــ جبکہ باپ تنگدست ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے محتاج ہوں مگر بڑا بیٹا مالدار ہو تو اس صورت میں تندرست باپ کی موجودگی میں بھائی پر نفقہ واجب ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۵۰۰ میں ہے الاب اذا کان فقیرا معسرا وله اولاد صغار محاویج وابن کبیر موسر یجبر الابن علی نفقة ابیه ونفقة اولاده الصغار کذا فی محیط السرخسی۔

(۲۰) ـــــ وہ عورت مطلقہ رجعیہ ہے کہ جس نے طلاق کے بعد عدت ختم ہونے کا اقرار نہ کیا تو اگرچہ بیس سال یا اس سے زیادہ گذر گئے لڑکا پیدا ہوا تو وہ لڑکا طلاق دینے والے شوہر ہی کا ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۲۳ میں ہے یثبت نسب ولد معتدة الرجعی وان ولدت لاکثر من سنتین ولو لعشرین سنة فاکثر لاحتمال امتداد طہرہا وعلوقہا فی العدة مالم تقر بمضی العدة اھ ملخصًا۔

Marfat.com

(۲۱) —— عورت کو ایک طلاق دیدے اور جب عدت گذر جائے تو عورت اس گھر میں داخل ہو پھر اس سے نکاح کرلے۔ اس ترکیب سے اب وہ عورت اس گھر میں داخل ہوگی تو طلاق نہیں پڑے گی جیسا کہ شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۸۹ میں ہے ان قال ان دخلت الدار فانت طالق ثلثا فاراد ان تدخل الدار من غیر ان یقع الثلاث۔ فحیلته ان یطلقها واحدة وتنقضی العدة فتدخل الدار حتی یبطل الیمین ولا یقع الثلث ثم یتزوجها فان دخلت الدار لا یقع شئ لبطلان الیمین۔

(۲۲) —— جبکہ عورت خلوت صحیحہ کی عدت میں ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اس صورت میں رجعت نہیں کرسکتا اگرچہ اس سے پہلے شوہر نے اس عورت کو کبھی کوئی طلاق نہ دی ہو فتاوی رضویہ جلد پنجم نصف ۵۰ میں ہے "اگر بعد نکاح ابھی وطی وجماع کی نوبت نہ پہونچی ہو اگرچہ خلوت ہوچکی ہو تو طلاق دی جائے بائن ہی ہوگی" اور درمختار مع ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۵۲۵ میں ہے لا رجعة فی عدة الخلوة۔

(۲۳) —— جس طہر میں ہمبستری نہیں کی تھی ایک طلاق بائن دی۔ اور اسی طہر میں دوبارہ نکاح کرنے کے بعد پھر طلاق دی —— یا —— ایک طلاق رجعی دی اور اسی طہر میں ہمبستری کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ سے رجعت کرنے کے بعد پھر طلاق دی —— تو ان صورتوں میں ایک ہی طہر میں دو طلاق دینے کے باوجود گنہگار نہیں ہوا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۳۲۶ میں ہے لو ابانها فی طهر لم یجامعها فیه ثم تزوجها فله ان یطلقها فی ذلك الطهر بالاجماع کذا فی البدائع۔ وان طلق امرأته فی طهر لم یجامعها فیه واحدة ثم راجعها فی ذلك الطهر بالقول فله ان یطلقها ثانیا

Marfat.com

فی ذلک الطھر کذا فی الذخیرۃ۔ و و را جعھا بالجماع لیس لہ ذلک بالاجماع کذا فی السراج الوھاج۔

(۲۴) —— اگر نکاح فاسد کے بعد ہمبستری سے پہلے طلاق دیدی تو اس صورت میں آدھا مہر بھی واجب نہیں ہوگا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۳۰۹ میں ہے اذا وقع النکاح فاسداً فرق القاضی بین الزوج والمرأۃ فان لم یکن دخل بھا فلا مھر لھا کذا فی المحیط۔

(۲۵) —— لعان وتفریق کے بعد جو طلاق بائن پڑتی ہے اس صورت میں ایک ہی طلاق بائن کے باوجود شوہر اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں (بہار شریعت) حدیث شریف میں ہے المتلاعنان لا یجتمعان ابداً۔ اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۵۹۰ میں ہے الحاصل ان لہ تزوجھا اذا خرجا او احدھما من اھلیۃ اللعان۔

(۲۶) —— جبکہ پانی یا ہوا پر طلاق لکھی۔ تو اس صورت میں اگرچہ ہوش وحواس کی درستگی میں طلاق کی نیت سے لکھی مگر واقع نہ ہوئی۔ بہار شریعت حصہ ہشتم صفحہ ۵ میں ہے "زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوگی۔" اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۴۰ میں ہے لو کتب علی الھواء والماء لم یقع شئ وان نوی۔

(۲۷) —— حلالہ کرنے والے سے نکاح کے پہلے یہ کہلوا لیا جائے کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو پہلی بار ہمبستری سے فارغ ہونے پر اسے تین طلاق یا طلاق بائن۔ تو اس طرح پہلی بار ہمبستری سے فارغ

Marfat.com

ہونے پر اسے طلاق پڑ جائے گی اور حلالہ کرنے والا پھر رجعت بھی نہیں کرسکتا۔

اور بہتر صورت یہ ہے کہ عورت اس شرط پر اس سے نکاح کرے کہ میں جب چاہوں گی اپنے اوپر طلاق بائن واقع کرلوں گی۔ الاشباہ والنظائر میں صفحہ ۴۰۸ پر ہے والحیلة للمطلقة ثلاثا ان یقول المحلل قبل العقد ان تزوجتک وجامعتک فانت طالق ثلاثا او بائنة فیقع بالجماع سرة والاحسن ان تتزوجه علی ان امرها بیدها فی الطلاق اھ ملخصًا

(۲۸) ——— کسی نے مجبور کرکے شراب پلادی یا بحالت اضطراری مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا۔ پھر نشہ میں طلاق دیدی تو واقع نہ ہوگی درمختار میں ہے اختلف التصحیح فیمن سکر مکرھا او مضطرا۔ شامی جلد دوم صفحہ ۴۲۴ میں ہے قوله اختلف التصحیح الخ فصحح فی التحفة وغیرها عدم الوقوع وجزم فی الخلاصة بالوقوع قال فی الفتح والاول احسن لان موجب الوقوع عند زوال العقل لیس الا التسبب فی زواله بسبب محظور وهو منتف. وفی النهر عن تصحیح القدوری انه التحقیق اھ

(۲۹) ——— ہانڈی میں شراب ڈال کر اس میں کچے انڈے پکائے تو یہ طریقہ اختیار کرنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۹ میں ہے ان لم تطبخ قدرا نصفها حلال ونصفها حرام فهی طالق فالحیلة ان تجعل الخمر فی القدر ثم تطبخ البیض فیه۔

Marfat.com

عدّت کی پہیلیاں

(۱) ــــــ وہ کونسی صورت ہے کہ شوہر زندہ ہے اور اس نے طلاق بھی نہیں دی ہے مگر اس کی عورت پر عدت لازم ہے؟

(۲) ــــــ عورت مدخولہ نہیں ہے اس کے باوجود اس پر عدّت لازم ہونے کی کیا صورت ہے؟

(۳) ــــــ وہ کونسی عورت ہے کہ خلوتِ صحیحہ کے بعد شوہر نے طلاق دی مگر اس پر عدت نہیں؟

(۴) ــــــ وہ کون سی عورتیں ہیں جن کے لئے عدّت نہیں؟

(۵) ــــــ وہ کون سی صورت ہے کہ طلاق کے بعد تیس برس تک عورت کی عدت ختم نہیں ہوئی۔

(۶) ــــــ وہ کونسی صورت ہے کہ چند منٹوں میں عدت ختم ہو گئی؟

(۷) ــــــ بیوہ عورت کی عدت دو برس پر ختم ہوئی اس کی کیا صورت ہے؟

(۸) ــــــ شوہر کے مرنے کی صورت میں کب عورت کی عدت تین حیض ہے؟

(۹) ــــــ کس صورت میں مدخولہ عورت کو طلاق یا موت کی خبر ملنے پر فوراً دوسرا نکاح جائز ہے؟

(۱۰) ــــــ عورت نابالغہ نہیں ہے اور نہ پچپن سالہ ہے مگر اس کو طلاق کی عدت حیض کی بجائے مہینے سے گذارنے کا حکم ہے۔ اسکی صورت کیا ہے؟

(۱۱) ــــــ شوہر مر گیا لیکن عورت کو عدت میں سوگ کا حکم نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جواباتِ عدّت کی پہیلیاں

(۱) ـــــ اس کی عورت کو کسی نے اپنی عورت سمجھ کر شبہہ میں وطی کرلی تو اس عورت پر تین حیض سے وطی بالشبہہ کی عدّت لازم ہے۔ جوہرہ نیرہ جلد دوم صفحہ ۱۳۸ پر ہے الموطوئۃ بشبھۃ فعدتھا الحیض فی الفرقۃ والموت۔

(۲) ـــــ جبکہ شوہر مرگیا تو عورت پر عدّت گذارنا لازم ہے چاہے وہ مدخولہ ہو یا نہ ہو قال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا۔ یعنی تم میں سے جو لوگ مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رہیں (پ۲ ع ۱۴) اور جوہرہ نیرہ جلد دوم ص۱۳۷ پر ہے اذا مات الرجل عن امرأتہ الحرۃ فعدتھا اربعۃ اشھر وعشر اسواء دخل بھا او لم یدخل۔ اھ تلخیصًا

(۳) ـــــ جس عورت کا مقام بند ہو خلوتِ صحیحہ کے باوجود طلاق کے بعد اس پر عدّت نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ہشتم ص۱۴۲)

(۴) ـــــ اوّل مطلقہ غیر مدخولہ کے لیے عدّت نہیں۔ دوم حربیہ عورت جو دارالحرب میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر دارالاسلام میں امان کے ساتھ داخل ہوئی اس پر بھی عدّت نہیں۔ سوم جن دو بہنوں سے ایک شخص نے بیک وقت نکاح کیا۔ چہارم چار عورتوں سے زیادہ کے ساتھ نکاح کیا تو ان دو صورتوں میں بھی ان عورتوں پر فسخ نکاح کے بعد عدّت نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۴۷ میں ہے اربع من النساء لاعدۃ علیھن

Marfat.com

المطلقة قبل الدخول۔ والحربیة دخلت دارنا بامان ترکت زوجہا فی دار الحرب والاختان تزوجہما فی عقد واحد فیفسخ بینہما والجمع بین اکثر من اربع نسوۃ فیفسخ بینہن کذا فی التتارخانیة ناقلا عن الخزانة۔

(۵) ـــــ طلاق والی عورت جبکہ حیض والی ہو یعنی حاملہ، نابالغہ اور پچپن سال نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ لہٰذا اگر تیس سال تک اسے تین حیض نہ آئے تو اس کی عدت ختم نہ ہوئی۔ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: طہر کے لیے زیادت کی جانب کوئی حد مقرر نہیں ممکن ہے کہ تین حیض تیس برس میں آئیں (فتاوی رضویہ جلد پنجم ۶۶۸) اور پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والمطلقٰت یتربصن بانفسھن ثلٰثة قروء۔ یعنی مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک (نکاح سے) روکے رہیں۔

(۶) ـــــ عورت حاملہ تھی شوہر کی موت یا طلاق کے بعد ایک گھنٹہ پر یا اس سے پہلے لڑکا پیدا ہوا تو اس کی عدت ختم ہوگئی۔ فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۴۷۳ پر ہے لیس للمعتدۃ بالحمل مدۃ سواء ولدت بعد الطلاق اوالموت بیوم او اقل کذا فی الجوھرۃ النیرۃ۔

(۷) ـــــ بیوہ عورت کی عدت دو برس پر ختم ہونے کی صورت یہ ہے کہ شوہر کی موت سے دو سال پر لڑکا پیدا ہوا اور اس کے پہلے عورت نے عدت گذرنے کا اقرار نہ کیا تھا۔ اس لیے کہ حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن (پ۲۸ سورۃ طلاق) اور فتاوی عالمگیری جلد اول صفحہ ۴۸۲ میں ہے اکثر مدۃ الحمل سنتان۔

(۸) ـــــ جبکہ نکاح فاسد کی صورت میں شوہر ہمبستری کے بعد مرگیا تو عورت کی

Marfat.com

عدت تین حیض ہے جیسا کہ ھدایہ جلد دوم صفحہ ۴۰۴ میں ہے المنکوحة نکاحا فاسدا او الموطوءة بشبهة عدتها الحیض فی الفرقة والموت ۔

(۹) ــــــ شوہر نے طلاق دی یا وہ مر گیا مگر عورت کو خبر نہ ہوئی اس صورت میں عدت کا زمانہ گذرنے کے بعد خبر ملتے ہی وہ فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے جوہرہ نیرہ جلد دوم صفحہ ۱۴۰ میں ہے ابتداء العدت فی الطلاق عقیب الطلاق و فی الوفاة عقیب الوفاة فان لم تعلم بالطلاق او الوفاة حتی مضت العدة فقد انقضت عدتها ۔

(۱۰) ــــــ جبکہ عورت عمر سے بالغ ہوئی اور اسے حیض نہیں آیا ۔ تو اس صورت میں عورت نابالغہ نہیں اور نہ پچپن سالہ ہے مگر اس کو طلاق کی عدت مہینے سے گذارنے کا حکم ہے جیسا کہ شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۱۲۶ میں ہے لمن لم تحض لصغر او کبرا و بلغت بالسن ولم تحض ثلثة اشہر ۔

(۱۱) ــــــ جبکہ نکاح فاسد ہوا اور اس صورت میں شوہر وطی کے بعد مر گیا تو عورت کو عدت میں سوگ کا حکم نہیں (بہار شریعت حصہ ہشتم صفحہ ۱۳۱) اور درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۶۱۸ میں ہے لاحداد علی معتدة نکاح فاسد اھ ملخصاً ۔

Marfat.com

قسم کی پہیلیاں

① — قسم کھائی کہ نکاح نہیں کرے گا اور نکاح کیا پھر بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

② — قسم کھائی کہ نماز نہیں پڑھے گا مگر نماز پڑھی اور قسم نہیں ٹوٹی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

③ — قسم کھائی کسی گھر میں داخل نہیں ہوگا پھر گھر میں داخل ہوا مگر قسم نہیں ٹوٹی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

④ — قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا مگر پھر گوشت کھایا اور قسم نہیں ٹوٹی اس کی صورت کیا ہے؟

⑤ — قسم کھائی کہ گھر سے نہیں نکلے گا اور پھر بازار چلا گیا مگر قسم نہیں ٹوٹی اس کی صورت کیا ہے؟

⑥ — قسم کھائی کہ میں زید سے بات نہیں کروں گا جب تک کہ فلاں شخص اجازت نہ دے۔ پھر فلاں شخص کی اجازت کے بغیر اس نے زید سے بات کی اور قسم نہیں ٹوٹی اس کی صورت کیا ہے؟

⑦ — قسم کھائی کہ نماز کی امامت نہیں کرے گا۔ پھر امامت کی اور قسم نہیں ٹوٹی اس کی صورت کیا ہے؟

⑧ — قسم کھائی کہ دس میں نہیں خریدے گا۔ پھر دس میں نہیں خریدا مگر اس کے باوجود قسم ٹوٹ گئی اس کی صورت کیا ہے؟

⑨ — وہ کونسی قسم ہے کہ اس کا توڑنا ضروری ہے؟

Marfat.com

۱۰ — قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھوں گا اور جماعت میں شریک ہو کر اس نماز کو پڑھی مگر پھر بھی اس شخص پر قسم کا کفارہ واجب ہوا اس کی صُورت کیا ہے؟

۱۱ — مجنون پر قسم کا کفارہ واجب ہوتا ہے اس کی صُورت کیا ہے؟

۱۲ — کن چیزوں کے بارے میں یمین لغو پر مواخذہ ہے؟

۱۳ — قسم کھائی کہ اس رمضان میں روزہ نہیں رکھے گا۔ اب چاہتا ہے کہ قسم پوری ہو اور گنہ گار نہ ہو تو اس کی صورت کیا ہے؟

۱۴ — قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہیں کرے گا یا اس کو نہیں مارے گا۔ پھر اسی شخص سے بات کی یا اس کو مارا مگر قسم نہیں ٹوٹی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

۱۵ — ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں زید سے بات نہیں کروں گا۔ پھر اس نے زید کو لقمہ دیا۔ تو کس صُورت میں قسم ٹوٹ جائے گی اور کب نہیں ٹوٹے گی؟

۱۶ — بکر نے قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک کہ فلاں شخص اجازت نہ دے۔ پھر شخص مذکور کی اجازت کے بعد بکر نے زید سے بات کی مگر اس کے باوجود قسم ٹوٹ گئی۔ اس کی صورت کیا ہے؟

۱۷ — قسم کھائی کہ روزہ نہیں رکھے گا۔ پھر ایک دن کا بھی روزہ نہیں رکھا مگر قسم ٹوٹ گئی۔ اس مسئلہ کی صُورت کیا ہے؟

۱۸ — نذر مانی کہ اگر میرا بیمار لڑکا اچھا ہو گیا تو میں دو سلام سے چار رکعت نماز پڑھوں گا۔ لڑکا اچھا ہو گیا اور اس نے دو سلام سے چار رکعت نہیں پڑھی مگر گنہ گار بھی نہیں رہا۔ اس کی صُورت کیا ہے؟

Marfat.com

(۱۹) ——— قسم کھائی کہ زید سے کلام نہیں کرے گا جب تک وہ فلاں جگہ پر ہے پھر زید سے اسی جگہ پر کلام کیا مگر قسم نہیں ٹوٹی ۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۲۰) ——— قسم کھائی کہ نماز نہیں پڑھوں گا ۔ پھر دو رکعت بھی نماز نہیں پڑھی اور قسم ٹوٹ گئی ۔ اس مسئلہ کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

جوابات قسم کی پہیلیاں

① ——— قسم کھائی کہ نکاح نہیں کرے گا اور نکاح فاسد کیا مثلاً بغیر گواہوں کے. تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۲ میں ہے فحلفه لا یتزوج امرأة او هذه المرأة فهو على الصحيح دون الفاسد فی الصحیح۔

② ——— نماز جنازہ پڑھی اس لیے قسم نہیں ٹوٹی ۔ جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں لوحلف لا یصلی لم یحنث بصلاۃ الجنازۃ کما فی عامۃ الکتب (الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۷)

③ ——— قسم کھائی کسی گھر میں داخل نہیں ہوگا پھر کعبہ شریف جو ایک گھر ہے اس میں داخل ہوا تو قسم نہ ٹوٹی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۰ میں ہے حلف لا یدخل بیتا فدخل الکعبۃ لا یحنث ۔ ملخصًا

④ ——— قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا پھر مرداری کا گوشت کھایا تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۷ میں ہے حلف لا یأکل لحما لم یحنث باکل المیتۃ ۔

⑤ ——— قسم کھائی کہ گھر سے نہیں نکلے گا پھر کسی نے زبردستی کھینچ کر یا اٹھا کر باہر کر دیا اس صورت میں وہ بازار چلا گیا مگر قسم نہیں ٹوٹی . درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۹۰ میں ہے حنث فی لا یخرج من المسجد ان حمل واخرج مختارا بامرہ وبدونہ بان حمل مکرھا لا یحنث ولو راضیًا بالخروج فی الاصح ۔

Marfat.com

(۶) — شخص مذکور مر گیا۔ اس کے بعد قسم کھانے والے نے زیدسے گفتگو کی تو اس طرح اس شخص کی اجازت کے بغیر بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۰۵ میں ہے لو قال لغیرہ واللہ لا اکلمك حتی یاذن لی فلان فمات فلان قبل الاذن فالیمین ساقطۃ اھ ملخصاً۔

(۷) — قسم کھائی کہ نماز کی امامت نہیں کرے گا پھر نماز جنازہ کی امامت کی تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی۔ ایسا ہی بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۶۸ اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۷ میں ہے۔

(۸) — قسم کھائی کہ دس میں نہیں خریدے گا پھر گیارہ یا اس سے زیادہ میں خریدا تو اس صورت میں قسم ٹوٹ گئی درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۲۰ میں ہے حلف لا یشتریہ بعشرۃ حنث باحد عشر۔

(۹) — گناہ کرنے یا فرائض و واجبات نہ کرنے کی قسم کھائی مثلاً قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا۔ یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو اس طرح کی قسم توڑنا شرعاً ضروری ہے مگر اس صورت میں بھی کفارہ لازم ہوگا ایسا ہی بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۶ میں ہے اور تنویر الابصار میں ہے من حلف علی معصیۃ کعدم الکلام مع ابویہ او قتل فلان الیوم وجب الحنث والتکفیر۔

(۱۰) — جب کہ قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھوں گا اور آدھی سے کم جماعت ملی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو اس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اگرچہ وہ جماعت میں شریک ہونے کا ثواب پائے گا جیسا کہ شرح وقایہ جلد اول مجیدی صفحہ ۱۸۰ میں ہے ان حلف لیصلین الظہر بجماعۃ فادرك رکعۃ یحنث لانہ لم یصل

Marfat.com

جماعة لکن ادرك فضیلة الجماعة۔

(۱۱) — جبکہ ہوش میں قسم کھائی اور جنون میں اسے توڑا تو اس صورت میں مجنون پر قسم کا کفارہ واجب ہوتا ہے جیسا کہ بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۸ پر تبیین سے ہے کہ "بیہوشی یا جنون میں قسم توڑنا ہو اجب بھی کفارہ واجب ہے جبکہ ہوش میں قسم کھائی ہو"۔ اور فتاوی عالمگیری جلد دوم صفحہ ۴۹ میں ہے من فعل المحلوف علیہ عامدا او ناسیا او مکرھا فھو سواء وکذا من فعلہ وھو مغمی علیہ او مجنون کذا فی السراج الوھاج۔

(۱۲) — تین چیزوں کے بارے میں یمین لغو پر مواخذہ ہے طلاق، عتاق اور نذر مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کو فلاں تاریخ میں طلاق دے چکا ہوں اس خیال سے کہ واقعی اس نے طلاق دی ہے حالانکہ حقیقت میں اس نے طلاق نہیں دی ہے۔ تو اس یمین لغو پر مواخذہ ہے یعنی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ وقس علیہ العتاق والنذر الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۸۵ میں ہے یمین اللغو لا مواخذة فیھا الا فی ثلاث الطلاق والعتاق والنذر کما فی الخلاصة۔

(۱۳) — پورا ماہ رمضان مسافر رہے اور روزہ نہ رکھے پھر بعد میں اس کی قضا کرے۔ تو اس طرح قسم پوری ہو جائے گی اور گنہ گار نہیں ہوگا حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں لو حلف لا یصوم رمضان ھذا یسافر ویفطر (الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۰۶)

(۱۴) — قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہیں کرے گا یا اس کو نہیں مارے گا پھر مرنے کے بعد اس شخص سے بات کی یا اس کو مارا۔ تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی جیسا کہ اصول الشاشی صفحہ ۳۱ میں ہے من حلف لا یضرب

فلانا فضربه بعد موته لایحنث وکذالوحلف لایکلم فکلمه بعد موته لایحنث. اھ ملخصاً

(۱۵) ــــ اگر زید امام تھا اور وہ شخص مقتدی. اس حالت میں اس نے زید کو لقمہ دیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر زید نماز میں نہ تھا اور اس نے لقمہ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ بحر الرائق جلد چہارم ص۳۳۳ میں محیط سے ہے لوسبح الحالف للمحلوف علیہ للسھو او فتح علیہ القراءۃ وھو مقتد لم یحنث وخارج الصلاۃ یحنث۔ اور اسی طرح شامی جلد سوم ص۱۰۳ میں بھی ہے۔

(۱۶) ــــ شخص مذکور نے اجازت دی لیکن بکر کو اس کا علم نہیں تھا۔ تو اس صورت میں اگرچہ اس نے اجازت کے بعد زید سے بات کی مگر قسم ٹوٹ گئی۔ جیساکہ درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۰۳ میں ہے حلف لایکلمہ الاباذنہ فاذن لہ ولم یعلم بالاذن فکلمہ حنث۔

(۱۷) ــــ روزہ رکھنے کے تھوڑی دیر بعد توڑ دیا تو اس صورت میں اگرچہ ایک دن کا بھی روزہ نہیں رکھا مگر قسم ٹوٹ گئی جیساکہ درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۵ میں ہے حلف لایصوم حنث بصوم ساعۃ بنیۃ۔ اور اسی طرح بہار شریعت حصۂ نہم صفحہ ۶۸ میں بھی ہے۔

(۱۸) ــــ ایک ہی سلام سے چار رکعت نماز پڑھی گنہ گار نہیں رہا۔ ھدایہ جلد اول صفحہ ۱۲۷ میں ہے لونذر ان یصلی اربعا بتسلیمۃ لایخرج عنہ بتسلیمتین وعلی القلب یخرج۔

(۱۹) ــــ زید اس جگہ سے چلا گیا پھر واپس آیا اس کے بعد زید سے اس نے اسی جگہ پر کلام کیا تو اس صورت میں قسم نہیں ٹوٹی (بہار شریعت حصۂ نہم صفحہ ۶۰) اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۰۵ میں ہے لوحلف لا یفعل کذا مادام ببخاری فخرج منھا ثم رجع ففعل لایحنث

Marfat.com

لانتہاء الیمین۔

(۴۰) — دو رکعت نماز نہیں پڑھی بلکہ ایک ہی رکعت پڑھ کر توڑ دی تو اس صورت میں بھی قسم ٹوٹ گئی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۱۲۶ میں ہے حنث فی لا یصلی برکعۃ۔ اور اسی طرح بہار شریعت حصہ نہم ص۲۶ میں بھی ہے۔

Marfat.com

بیع کی پہیلیاں

(۱)۔۔۔ کس صورت میں گیہوں بیچنا جائز نہیں؟

(۲)۔۔۔ کس صورت میں گیہوں کو چنا وغیرہ سے بیچنا حرام ہے؟

(۳)۔۔۔ گیہوں کو گیہوں سے برابر برابر بیچنا جائز ہے لیکن ایک کنٹل گیہوں کو ایک کنٹل گیہوں سے کیوں نقد بیچنا بھی حرام وناجائز ہے؟

(۴)۔۔۔ گیہوں کو گیہوں سے گھٹا بڑھا کر بیچنا سود ہے حرام ہے مگر وہ کون سی صورت ہے کہ گیہوں کو گیہوں سے کم زیادہ کرکے بیچنا جائز ہے؟

(۵)۔۔۔ وہ کون سا جانور ہے کہ جس کا گوشت کھانا حلال ہے مگر اس کا بیچنا جائز نہیں؟

(۶)۔۔۔ زمین کو بیچنے کی وہ کون سی صورت ہے کہ پڑوسی کا حق شفعہ ساقط ہوجائے گا؟

(۷)۔۔۔ کن چیزوں میں شرکت جائز نہیں؟

(۸)۔۔۔ کس صورت میں دوسرے کو گائے بکری دینا جائز نہیں؟

(۹)۔۔۔ کس صورت میں دوسرے کو مرغی پالنے کے لیے دینا جائز نہیں؟

(۱۰)۔۔۔ کس صورت میں بٹائی پر کھیت دینا جائز نہیں؟

(۱۱)۔۔۔ کس صورت میں ہبہ قبول کرنا جائز نہیں؟

(۱۲)۔۔۔ وہ کون سا جائز کام ہے کہ اس پر اجرت لینا جائز نہیں؟

(۱۳)۔۔۔ زید کی بیوی ہندہ اس کے نکاح میں ہے اس کے باوجود زید سے اس کے بچہ کو دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔ اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

(۱۴) ——— وہ کون سا جائز کام ہے کہ اس کے لیے مکان کرایہ پر نہیں لے سکتے؟

(۱۵) ——— وہ کون سی کتابیں ہیں کہ ان کو پڑھنے کے لیے کرایہ پر لینا جائز نہیں؟

(۱۶) ——— کس صورت میں کھیت رہن لینا حرام ہے؟

(۱۷) ——— کس صورت میں کھیت رہن رکھنا جائز ہے؟

(۱۸) ——— روپیہ دے کر نفع لینا جائز ہے۔ اس کی کیا صورت ہے؟

(۱۹) ——— کس صورت میں سود دینے کی شرط پر قرض لینا جائز ہے؟

(۲۰) ——— کن صورتوں میں یتیم کی جائداد کا بیچنا جائز ہے؟

(۲۱) ——— وہ کون سی بیع ہے جو بیچنے والے کے مرنے سے باطل ہو جاتی ہے؟

(۲۲) ——— دو مسلمانوں کے درمیان سود کا لین دین جائز ہے اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۳) ——— کس صورت میں مُردار چمڑا بیچنا جائز ہے؟

(۲۴) ——— وہ کون سا ہبہ ہے کہ جس میں موہوب لہٗ پر موہوب کا ثمن ہبہ کرنے والے کو دینا واجب ہے

Marfat.com

جواباتِ بیع کی پہیلیاں

(۱) ــــ جبکہ گیہوں کو آٹا سے بیچے تو جائز نہیں جیسے کہ بعض لوگ چکی والوں کے ہاتھ آٹا سے گیہوں بیچتے ہیں درمختار مع شامی جلد چہارم صفحہ ۱۸۶ میں ہے لایجوز بیع البربدقیق۔ اور ہدایہ جلد سوم صفحہ ۶۵ میں ہے لایجوز بیع الحنطۃ بالدقیق ولا بالسویق لان المجانسۃ باقیۃ من وجہ لانہما من اجزاء الحنطۃ والمعیار فیہما الکیل لکن الکیل غیر مسو بینہما وبین الحنطۃ لاکتنازھا فیہ وتخلخل حبات الحنطۃ فلایجوز وان کان کیلا بکیل۔

(۲) ــــ گیہوں کو چنا وغیرہ سے ادھار بیچنا سود اور حرام ہے اگرچہ دونوں برابر ہوں البتہ نقد بیچنا کمی بیشی کے ساتھ بھی جائز ہے ہدایہ اخرین صفحہ ۳ میں ہے اذا وجد احدھما وعدم الاخرحل التفاضل وحرم النساء مثل ان یسلم ھروی فی ھروی او حنطۃ فی شعیر۔

(۳) ــــ ایک کنٹل گیہوں کو ایک کنٹل سے بیچنا اس لیے حرام وناجائز ہے کہ گیہوں عندالشرع وزنی چیز نہیں ہے بلکہ کیلی ہے لہذا اسے پیمانہ ہی سے ناپ کر ایک دوسرے کے برابر بیچنا جائز ہے۔ وزن سے ایک دوسرے کے برابر بیچنا جائز نہیں جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد سوم مصری صفحہ ۱۰۷ میں ہے لوباع البربجنسہ متساویا وزنا لم یجز۔ اور ہدایہ جلد ثالث صفحہ ۶۴ میں ہے لوباع الحنطۃ بجنسہا متساویا وزنا لایجوز عندھما (ای الطرفین) وان تعارفوا ذلک لتوھم الفضل علی ماھو المعیار فیہ کما اذا باع مجازفۃ۔

(۴) ــــ گیہوں کو گیہوں سے کم زیادہ کرکے بیچنے کی صورت یہ ہے کہ گیہوں

Marfat.com

نصف صاع سے کم ہو مثلاً ایک کلو گیہوں کو ڈیڑھ کلو گیہوں سے بیچنا جائز ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد سوم مصری صفحہ ۱۰۷ میں ہے یجوز بیع الحفنة بالحفنتین وما دون نصف صاع فی حکم الحفنة کذا فی الکافی۔

انتباہ:- صدقۂ فطر میں نصف صاع احتیاطاً ایک سو پچہتر روپے بھر یعنی دو کلو تقریباً ۴۷ گرام مانا گیا ہے مگر سود کے مسئلہ میں نصف صاع احتیاطاً ایک سو چالیس روپے بھر قرار دیا جائے گا یعنی ایک کلو چھ سو پچہتر گرام تقریباً۔ تاکہ سود کا شبہہ نہ رہے لانہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الربٰو والریبة۔

جیسے کہ حطیم نماز کے مسئلہ میں احتیاطاً کعبہ سے خارج مانا گیا ہے اور طواف کے مسئلہ میں احتیاطاً کعبہ کا جز قرار دیا گیا ہے۔ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۱۶۷ میں ہے اذا استقبله المصلی لم تصح صلاته لان فرضیة استقبال الکعبة ثبتت بالنص القطعی وکون الحطیم من الکعبة ثبت بالآحاد فصار کانه من الکعبة من وجه دون وجه فکان الاحتیاط فی وجوب الطواف وراءه وفی عدم صحة استقباله۔

(۵) —— جو شخص مالک نصاب نہیں ہے اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو وہ ایسا جانور ہے کہ جس کا گوشت کھانا حلال ہے مگر اس کا بیچنا جائز نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۳ میں ہے ان کان فقیرا وقد اشتراھا بنیتھا تعینت فلیس له بیعھا۔

(۶) —— زمین کا جو حصہ کہ پڑوسی کی زمین سے متصل ہے اس کو پوری لمبائی میں ایک ہاتھ زمین چھوڑ کر باقی حصہ بیچنے سے پڑوسی کا حق شفعہ ساقط ہو جائے

Marfat.com

گا جیسا کہ ھدایہ جلد چہارم صفحہ ۳۹۲ میں ہے اذا باع دارا الامقدار ذراع منھا فی طول الحد الذی یلی الشفیع فلا شفعۃ لہ لانقطاع الجوار ـ وھذہ حیلۃ ـ وکذا اذا وھب منہ ھذا المقدار وسلمہ الیہ ـ

(۷) ـــ مباح چیز حاصل کرنے کے لیے شرکت جائز نہیں مثلاً جنگل کی لکڑیاں یا گھاس کاٹنے کی شرکت کی کہ جو کچھ کاٹیں گے وہ ہم دونوں میں مشترک ہوگی یا جنگل اور پہاڑ کے پھل چننے میں شرکت کی یا جاہلیت یعنی زمانۂ کفر کے دفینہ نکالنے میں شرکت کی یا مباح زمین سے مٹی اٹھا لانے میں شرکت کی یا ایسی ہی زمین سے مٹی کی اینٹ بنانے یا اینٹ پکانے میں شرکت کی۔ یہ سب شرکتیں فاسد اور ناجائز ہیں۔ (بہار شریعت حصہ دہم ص ۳۷)

اور اس طرح کی شرکت کرنا کہ ایک شکار پکڑے اور دوسرا جال اٹھا کر لے جائے تو یہ شرکت بھی ناجائز ہے۔ شکار کا مالک وہی ہے جس نے اسے پکڑا اور دوسرے کو اس کے کام کی اجرت مثل دی جائے گی۔ اور اگر جال تاننے میں شریک نے مدد کی اور شکار ہاتھ نہیں آیا جب بھی اسے واجبی اجرت ملے گی۔ (بہار شریعت حصہ دہم ص ۳۸)

اسی طرح بھیک مانگنے والوں نے شرکت کی کہ جو کچھ مانگ کر لائیں گے وہ دونوں میں مشترک ہوگا تو یہ شرکت بھی ناجائز ہے۔ جس نے جو کچھ مانگ کر جمع کیا ہے وہ اسی کا ہے۔ (بہار شریعت حصہ دہم ص ۳۸)

اسی طرح ایک نے دوسرے کو اپنا جانور دیا یا سائیکل دی کہ اس پر تم اپنا سامان لاد کر پھیری کرو جو نفع ہوگا وہ ہم دونوں تقسیم کریں گے تو یہ شرکت بھی جائز نہیں نفع کا مالک وہ ہے جس نے پھیری کی اور جانور یا سائیکل والے کو مناسب کرایہ ملے گا۔

Marfat.com

یوں ہی اپنا جال دوسرے کو مچھلی پکڑنے کے لیے دیا کہ جو مچھلی ملے گی وہ ہم لوگ بانٹ لیں گے تو مچھلی اس کو ملے گی جس نے پکڑی اور جال والے کو مناسب کرایہ ملے گا۔ (بہار شریعت حصہ دہم صفحہ ۳۹) ـــــ اور جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۳۴۹ میں ہے لا تصح شركة في احتطاب واحتشاش واصطياد واستقاء وسائر مباحات كاجتناء ثمار من جبال وطلب معدن من كنز وطبخ اجر من طين مباح ۔ ماحصله احدهما فله ۔ وماحصله احدهما باعانة صاحبه فله ولصاحبه اجر مثله ۔ اھ تلخیصا

اور فتاوی عالمگیری جلد دوم مصری صفحہ ۳۰۵ میں ہے لا تصح الشركة في الاحتطاب والاصطياد والاستقاء كذا في الكافي ۔ وكذا الاحتشاش والتكدي وسوال الناس وما اصطاد كل واحد منهما او احتطب او اصابه من التكدي فهو له دون صاحبه وعلى هذا الاشتراك في كل مباح كاخذ الكلأ والثمار من الجبال كالجوز والتين والفستق وغيرها وكذا في نقل الطين وبيعه من ارض مباحة او الجص او الملح او الثلج او الكحل او المعدن او الكنوز الجاهلية وكذا اذا اشتركا على ان يبنيا من طين غير مملوك او يطبخا آجرا كذا في فتح القدير ولو اعانه بنصب الشباك ونحوه فلم يصيبا شيئا له قيمة كان له اجر مثله بالغا ما بلغ بلا خلاف كذا في السراج الوهاج ۔

(۸) ـــــ دوسرے کو گائے بکری اس شرط کے ساتھ دینا جائز نہیں کہ جتنے بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لے لیں گے۔ اس صورت میں شرعاً بچے اسی کے ہیں جس کی گائے بکری ہے اور دوسرے کو صرف اس کے کام کی واجبی اجرت ملے گی۔ (بہار شریعت جلد ۱۴ ص ۱۴۳)

Marfat.com

اور جیسا کہ شامی جلد سوم صفحہ ۳۵۱ میں ہے اذا دفع البقرۃ بعلف فیکون الحادث بینھما نصفین فما حدث فھو لصاحب البقرۃ وللاخر مثل علفہ واجر مثلہ تاتارخانیہ۔ اور اسی طرح فتاوی عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۴۴۰ میں بھی ہے۔

(۹) —— جبکہ مرغی کسی کو اس شرط پر دی کہ جتنے انڈے وہ دے گی دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں گے یہ صورت ناجائز ہے انڈے اسی کے ہیں جس کی مرغی ہے دوسرے کو اس کے کام کی مناسب مزدوری ملے گی۔ (بہار شریعت حصہ چہاردہم صفحہ ۱۴۳ وعالمگیری جلد چہارم مصری صفحہ ۴۴۰)

(۱۰) —— زمین اور بیل ایک شخص کے اور کام و بیج دوسرے کے ذمہ —— یا بیل اور بیج ایک شخص کے اور زمین اور کام دوسرے کا —— یا ایک کے ذمہ فقط بیل باقی سب کچھ دوسرے کا —— یا ایک کا بیج باقی سب دوسرے کے ذمہ —— بٹائی پر کھیت دینے کی یہ چاروں صورتیں ناجائز اور باطل ہیں بہار شریعت جلد ۱۵ صفحہ ۹۶ اور دُرِّ مختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۱۷۶ میں ہے بطلت فی اربعۃ اوجہ لو کانت الارض والبقر لزید او البقر والبذر لہ والاخران للاخر او البقر او البذر لہ والباقی للآخر اھ۔

(۱۱) —— جبکہ ہبہ کرنے والا نابالغ ہو تو اس صورت میں ہبہ قبول کرنا جائز نہیں در مختار مع شامی جلد چہارم صفحہ ۵۰۸ میں ہے لا تصح ھبۃ صغیر اور بہار شریعت حصہ چہاردہم صفحہ ۷۲ میں ہے " بعض لوگ دوسرے کے بچے سے پانی بھروا کر پیتے یا وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اس پانی کا وہ بچہ مالک ہو جاتا ہے اور ہبہ نہیں کر سکتا پھر دوسرے کو اس کا استعمال کیونکر جائز ہوگا انتہی بالفاظہ۔

Marfat.com

(۱۲) ——— سوم وغیرہ کے موقع پر قرآن مجید پڑھنا جائز مگر اس پر اجرت لینا جائز نہیں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں "سوم وغیرہ کے موقع پر اجرت پر قرآن پڑھوانا ناجائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار اسی طرح اکثر لوگ چالیس روز تک قبر کے پاس یا مکان پر قرآن پڑھوا کر ایصال ثواب کرواتے ہیں اگر اجرت پر ہو یہ بھی ناجائز۔ بلکہ اس صورت میں ایصال ثواب بے معنی بات ہے کہ جب پڑھنے والے نے پیسوں کی خاطر پڑھا تو ثواب ہی کہاں جس کا ایصال کیا جائے۔ اس کا ثواب یعنی بدلہ پیسہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ اعمال جتنے ہیں نیت کے ساتھ ہیں جب اللہ کے لیے عمل نہ ہو ثواب کی اُمید بیکار ہے۔ (بہار شریعت حصہ چہاردہم ص۱۳۹)

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں قال تاج الشریعۃ فی شرح الھدایۃ ان القراٰن بالاجرۃ لا یستحق بالثواب لاللمیت ولا للقاری وقال العینی فی شرح الھدایۃ ویمنع القاری للدنیا والآخذ والمعطی اٰثمان فالحاصل ان ماشاع فی زماننا من قراءۃ الاجزاء بالاجرۃ۔ لایجوز لان فیہ الامر بالقراءۃ واعطاء الثواب للآمر والقراءۃ لاجل المال فاذالم یکن للقاری ثواب لعدم النیۃ الصحیحۃ فاین یصل الثواب الی المستاجر (ردالمحتار جلد پنجم ص۳۵)

اور اسی طرح نر جانور کو جفتی کرنے کے دینا جائز ہے مگر اس کام کی اجرت لینا جائز نہیں جیسا کہ ھدایہ جلد سوم صفحہ ۲۸۷ میں ہے لایجوز اخذ اجرۃ عسب التیس وھو ان یواجر فحلا لینزو علی اناث۔

(۱۳) ——— زید کا جو بچہ کہ دوسری بیوی سے ہو اس کی بیوی ہندہ زید سے اس بچہ کی دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم

صفحہ ۶۷ میں ہے جاز استیجار منکوحتہ لولد لا من غیرھا اھ ۔ تلخیصاً۔ اور
فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری صفحہ ۴۹۷ میں ہے۔ ان استاجرھا وھی
منکوحتہ او معتدتہ لارضاع ابن لہ من غیرھا جاز کذا فی الھدایۃ۔

(۱۴) — نماز پڑھنے کیلئے مکان کرایہ پر نہیں لے سکتا۔ بہار شریعت حصہ
چہاردہم صفحہ ۱۴۱، رد المحتار جلد پنجم صفحہ ۲۱

(۱۵) — قرآن مجید ہو یا کوئی دوسری کتاب چاہے وہ شاعروں کے دیوان ہوں
یا قصے کہانی کی کتابیں کسی کو پڑھنے کے لیے کرایہ پر لینا جائز نہیں۔ (درمختار
مع شامی جلد ۵ صفحہ ۲۱) اور حضرت صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر
فرماتے ہیں "قرآن مجید یا کتاب کو پڑھنے کے لیے کرایہ پر لیا یہ ناجائز ہے
یوں ہی شعراء کے دواوین اور قصے کی کتابیں پڑھنے کے لیے اجرت پر
لینا ناجائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ چہاردہم صفحہ ۱۲۲)

(۱۶) — کھیت کو اس شرط پر رہن لینا کہ ہم اس کی پیداوار سے فائدہ
اٹھاتے رہیں گے اور جب ہمارا روپیہ مل جائے گا تو ہم کھیت واپس
کردیں گے۔ اس طرح رہن لینا سود اور حرام ہے۔ اگرچہ رہن لینے
والا گورنمنٹی لگان بھی دیتا رہے۔ حدیث شریف میں ہے کل قرض
جر منفعۃ فھو ربا۔ البتہ یہاں کے کافروں کا کھیت اس شرط پر رہن
لینا جائز ہے اگرچہ گورنمنٹی لگان بھی نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں
جیسا کہ رئیس الفقہا حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرات احمدیہ
صفحہ ۳۰۰ میں فرماتے ہیں ان ھم الا حربی وما یعقلھا الا العالمون
اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ
عزیزیہ جلد اوّل صفحہ ۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں "گرفتن سود از حربیاں

Marfat.com

بایں وجہ حلال ست کہ مال حربی مباح ست اگر در ضمن آں نقض عہد نباشد و حربی چوں خود بخود بدہد بلا شبہہ حلال خواہد بود۔

(۱۷) ـــــ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ "بعض لوگ قرض لے کر مکان یا کھیت رہن رکھ دیتے ہیں کہ مرتہن مکان میں رہے اور کھیت کو جوتے بوئے اور مکان یا کھیت کی کچھ اجرت مقرر کر دیتے ہیں مثلاً مکان کا کرایہ پانچ روپئے ماہوار یا کھیت کا پٹہ دس روپئے سال ہونا چاہیئے۔ اور طے یہ پاتا ہے کہ رقم زر قرض سے مجرا ہوتی رہے گی جب کل رقم ادا ہو جائے گی اس وقت مکان یا کھیت واپس ہو جائے گا۔ اس صورت میں بظاہر کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی اگرچہ کرایہ یا پٹہ واجبی اجرت سے کم طے پایا ہو اور یہ صورت اجارہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لیے مکان یا کھیت اجرت پر دیا اور زر اجرت پیشگی لے لیا۔ (بہار شریعت حصۂ ہفدہم صہ ۳۹)

(۱۸) ـــــ جبکہ کسی کو اس شرط پر روپیہ دیا کہ وہ تجارت کرے اور روپیہ دینے والا آدھا یا تہائی یا چوتھائی نفع لے گا یہ طے پایا تو اس طرح روپیہ دے کر نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ اسے مضاربت کہتے ہیں۔ (کتب عامہ)

(۱۹) ـــــ صحیح شرعی مجبوری کی صورت میں سود دینے کی شرط پر قرض لینا جائز ہے۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۹۲ میں ہے فی القنیۃ والبغیۃ یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح ـــ اور اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں "سود دینے والا اگر حقیقۃً صحیح شرعی مجبوری کے سبب دیتا ہے اس پر الزام نہیں ـــ دُرِّ مختار

Marfat.com

میں ہے یجوز للمحتاج الاستقراض بالربح ــــ اور اگر بلا مجبوری شرعی سود دیتا ہے مثلاً تجارت بڑھانے یا جائداد میں اضافہ کرنے یا اونچا محل بنانے یا اولاد کی شادی میں بہت کچھ لگانے کے واسطے سودی قرض لیتا ہے تو وہ بھی سود کھانے والے کے مثل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص۲۴۳)

اور حدیث شریف میں ہے درھم ربا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد عند اللہ من ستۃ وثلاثین زنیۃ فی الحطیم۔ یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درم سود کا جان بوجھ کر کھالے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ شریف کے حطیم میں چھتیس بار زنا سے زیادہ سخت ہے۔ احمد وطبرانی۔ فتاویٰ رضویہ جلد دوم مطبوعہ لائلپور۔

(۲۰) ــــ سات صورتوں میں یتیم کی جائداد بیچنا جائز ہے ــــ (۱) جب جائداد کو اس کی مالیت سے دوگنی قیمت پر بیچے ــــ (۲) جبکہ یتیم کے پاس اس جائداد کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو اور اس کے ضروری اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں ــــ (۳) جبکہ میت پر کسی کی رقم باقی ہو اور یتیم کی جائداد بیچے بغیر اس کی ادائیگی ممکن نہ ہو ــــ (۴) جبکہ میت کی کوئی وصیت ہو اور یتیم کی جائداد بیچے بغیر وہ پوری نہ کی جاسکے ــــ (۵) جبکہ جائداد کی آمدنی اس کے اخراجات سے زائد نہ ہو ــــ (۶) جبکہ یتیم کی دوکان یا مکان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو ــــ (۷) جبکہ جائداد پر کسی کے قبضہ کے سبب یتیم کی ملکیت سے نکل جانے کا ڈر ہو جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں لا یجوز للوصی بیع عقار الیتیم عند المتقدمین۔ ومنعہ المتاخرون ایضاً الا فی ثلاثۃ کما ذکرہ الزیلعی۔ اذا بیع بضعف قیمتہ۔ وفیما اذا

Marfat.com

احتاج الیتیم الی النفقۃ ولا مال لہ سواہ ۔ وفیما اذا کان علی المیت دین لا وفاء لہ الامنہ ۔ وزدت اربعا فصار المستثنی سبعا۔ ثلاث من الظہیریۃ ۔ فیما اذا کان فی الترکۃ وصیۃ مرسلۃ لا نفاذ لہا الامنہ ۔ وفیما اذا کانت غلاتہ لاتزید علی مؤنتہ ۔ وفیما اذا کان حانوتا او دارًا یخشی علیہ النقصان (انتہی) والرابعۃ من بیوع الخانیۃ فیما اذا کان العقار فی ید متغلب وخاف الوصی علیہ فلہ بیعہ ۔ (الاشباہ والنظائر صـ۲۹۲)

(۲۱) —— بیع استصناع یعنی وہ بیع کہ جس میں کاریگر سے میز، کرسی یا جوتا وغیرہ بنوانے کی فرمائش دے کر بیع ہوتی ہے وہ بیع بیچنے والے کے مرنے سے باطل ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں البیع لا یبطل بموت البائع الا فی الاستصناع فیبطل بموت الصانع ۔ (الاشباہ والنظائر صـ۲۱۳)

(۲۲) —— جبکہ دو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوئے اور دار الاسلام میں نہیں آئے۔ تو ان دونوں کے درمیان ۔ اور مسلمان مولٰی اور اس کے غلام کے درمیان سود کا لین دین جائز ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صـ۲۱۴ میں ہے الربا حرام الا فی مسائل. بین مسلمین اسلم ثمہ ولم یخرجا الینا وبین المولی وعبدہ کما فی ایضاح الکرمانی ۔ اھ ملخصًا

(۲۳) —— جبکہ خریدنے والا کافر حربی ہو تو اس کے ہاتھ مُرداری چمڑا بیچنا جائز ہے ایسا ہی بہار شریعت حصہ یازدہم صفحہ ۵۳ میں ہے ۔ اور رد المحتار جلد چہارم صفحہ ۱۸۸ میں ہے لو باعھم دراھما بدراھین او باعھم میتۃ بدراھم فذلک کلہ طیب اھ ۔ اور ہندوستان کے کافر

Marfat.com

حربی ہیں جیسا کہ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۳۰۰ میں ہے ان ھم الاحربی وما یعقلھا الا العالمون۔

(۴۴) ـــــ جبکہ بیع سلم میں رب السلم مسلم الیہ کو مسلم فیہ ہبہ کر دے تو اس صورت میں مسلم الیہ پر ہبہ کرنے والے کو موہوب کا ثمن دینا واجب ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۰ میں ہے ای موھوب وجب دفع ثمنہ الی الواھب؟ فقل المسلم فیہ۔ اذا وھبہ رب السلم الی المسلم الیہ وجب علیہ رد راس المال۔

نوٹ:۔ جس عقد میں مبیع اُدھار اور ثمن نقد ہو اسے بیع سلم کہتے ہیں۔ اور جو روپیہ دیتا ہے اس کو رَبّ السّلم کہتے ہیں اور دوسرے کو مسلَم الیہ۔ اور مبیع کو مسلَم فیہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

Marfat.com

قربانی کی پہیلیاں

(۱) — کس صورت میں مالدار مالک نصاب پر قربانی واجب نہیں ؟

(۲) — جو مالک نصاب نہیں ہے اس پر قربانی واجب ہونے کی کیا صورت ہے ؟

(۳) — ایک شخص پر قربانی واجب ہوئی مگر اس نے قربانی نہیں کی اور گنہگار بھی نہیں ہوا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۴) — کس صورت میں ایک قربانی کرنے کے باوجود پھر اسی سال دوسری قربانی کرنا واجب ہے ؟

(۵) — دیہاتی نے نماز عید سے پہلے قربانی کی مگر قربانی جائز نہیں ہوئی۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۶) — جانور ذبح کیا گیا اور قربانی کی نیت نہیں کی گئی مگر قربانی ہو گئی۔ اسکی صورت کیا ہے ؟

(۷) — دیہات میں قربانی کا مستحب وقت کب سے شروع ہوتا ہے ؟

(۸) — شہر میں رہنے والا اگر عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا چاہے تو اس کی صورت کیا ہے ؟

(۹) — شہر میں دسویں ذی الحجہ کو طلوع فجر کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے اسکی صورت کیا ہے ؟

(۱۰) — شہر میں طلوع فجر کے بعد سے قربانی کرنا جائز نہ رہا مگر عید کی نماز پڑھنے سے پہلے جائز ہو گیا۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۱۱) — وہ کون سا جانور ہے کہ اس کی قربانی چھ مہینہ کی عمر میں جائز ہے ؟

(۱۲) — وہ کون سا جانور ہے کہ اس کا ایک عضو پورے طور پر کٹا ہوا ہے مگر اس کی قربانی جائز ہے ؟

(۱۳) — کس صورت میں قربانی کرنے والا قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا ؟

(۱۴) — کس صورت میں قربانی کے چمڑے کا پیسہ مسجد میں خرچ کرنا جائز نہیں ؟

(۱۵) — کس صورت میں قربانی کا گوشت تقسیم نہ کرے بلکہ بیچ ڈالے ؟

Marfat.com

جوابات قربانی کی پہیلیاں

(۱) —— مالدار مالک نصاب اگر مسافر ہے تو اس صورت میں اس پر قربانی واجب نہیں کہ وجوب قربانی کے لیے مقیم ہونا شرط ہے فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۵۷ میں ہے لا تجب علی المسافر۔

(۲) —— جو مالک نصاب نہیں ہے اس نے قربانی کی منت مانی تو اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہے یا اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا تو اس جانور کی قربانی واجب ہے فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۲۵۷ میں ہے اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذور بہ بان قال للہ علی ان اضحی شاۃ او بدنۃ او ھذہ الشاۃ او ھذہ البدنۃ اور ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۴۳۱ میں ہے تجب علی الفقیر بالشراء بنیۃ التضحیۃ عندنا۔

(۳) —— جبکہ ابتدائے وقت میں قربانی واجب ہوئی اور اس نے نہیں کی یہاں تک کہ آخر وقت میں وجوب قربانی کے شرائط جاتے رہے تو اس صورت میں وہ گنہ گار نہ ہوا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۲۵۹ میں ہے لو کان اھلا فی اولہ ثم لم یبق اھلا فی اخرہ بان ارتد او عسر او سافر فی اخرہ لا تجب۔

(۴) —— جبکہ پہلی قربانی کی تو مالک نصاب نہ تھا پھر قربانی کے ہی دنوں میں مالک نصاب ہو گیا تو اس صورت میں ایک قربانی کرنے کے باوجود پھر اسی سال دوسری قربانی کرنا اس پر واجب ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۵۹ میں ہے لو ضحی فی اول الوقت وھو فقیر فعلیہ

Marfat.com

ان یعید الاضحیۃ وھو الصحیح۔

⑤ —— اگر دیہاتی نے شہر میں نمازِ عید سے پہلے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوئی اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ "اگر قربانی شہر میں ہو جہاں نمازِ عید واجب ہے تو لازم ہے کہ بعد نماز ہو اگر نماز سے پہلے کرلی قربانی نہ ہوئی۔ (فتاوی افریقہ مطبوعہ لاہور ص۱۳) اور درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۲ میں ہے اول وقتہا بعد الصلاۃ ان ذبح فی مصر اھ۔

⑥ —— قربانی کی نیت سے جانور خریدا۔ پھر مالک نے اجازت نہیں دی اور دوسرے نے اسے قربانی کی نیت کے بغیر ذبح کر دیا تو مالک نے گوشت لے لیا اور ذبح کرنے والے سے تاوان نہیں لیا — اس صورت میں جانور ذبح کیا گیا اور قربانی کی نیت نہیں کی گئی مگر قربانی ہو گئی جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں لو اشتراھا بنیۃ الاضحیۃ فذبحہا غیرہ بلا اذن فان اخذھا مذبوحۃ ولم یضمنہ اجزأتہ۔ (الاشباہ والنظائر ص۲۲)

⑦ —— دیہات میں دسویں ذی الحجہ کو طلوع صبح صادق کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہو جاتا ہے مگر وہاں کے لیے قربانی کا مستحب وقت سورج نکلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے چاہے عید کی نماز وہاں ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو فتاوی عالمگیری جلد ۵ ص۲۹۶ میں ہے الوقت المستحبۃ للتضحیۃ فی حق اھل السواد بعد طلوع الشمس۔

⑧ —— شہر میں رہنے والا اگر عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ جانور کو دیہات میں بھیج کر دن نکلتے ہی قربانی

Marfat.com

کرلے درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۲ میں ہے حیلۃ مصری اراد التعجیل ان یخرجھا لخارج المصر فیضحی بھا اذا طلع الفجر۔

(۹) —— جبکہ شہر میں ایسا فتنہ ہو کہ اس کے سبب بقرعید کی نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں دسویں ذی الحجہ کو شہر میں بھی طلوع فجر کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۳ میں ہے فی البزازیۃ بلدۃ فیھا فتنۃ فلم یصلوا وضحوا بعد طلوع الفجر جاز فی المختار۔ اور شامی میں ہے قولہ جاز فی المختار لان البلدۃ صارت فی ھذا الحکم کالسواد اتقانی۔ وفی التتارخانیۃ وعلیہ الفتویٰ۔

(۱۰) —— جبکہ دوپہر کے بعد گواہوں سے ثابت ہوا کہ آج دسویں ذی الحجہ ہے تو اس صورت میں شہر کے اندر طلوع فجر کے بعد قربانی کرنا جائز نہ رہا مگر اب عید کی نماز پڑھنے سے پہلے جائز ہو گیا جیسا کہ شامی جلد پنجم صفحہ ۲۰۳ میں ہے لو شھدوا بعد نصف النھار انہ العاشر جاز لھم ان یضحوا ویخرج الامام من الغد فیصلی بھم العید۔

(۱۱) —— دنبہ یا بھیڑ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس صورت میں ان جانوروں کی قربانی چھ مہینے کی عمر میں جائز ہے (بہار شریعت ج ۱۵ صفحہ ۱۳۹) اور درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۲۲۴ میں ہے صح الجذع ذو ستۃ اشھر من الضان ان کان بحیث لو خلط بالثنایا لا یمکن التمییز من بعد اھ۔

(۱۲) —— وہ جانور خصی ہے کہ اس کا خصیہ پورے طور پر کٹا ہوا ہوتا ہے مگر اس کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری

Marfat.com

جلد پنجم مصری صفحہ ۲۶۴ میں ہے الخصی افضل من الفحل لانہ اطیب لحما کذا فی المحیط اور جوہرہ نیرہ جلد دوم صفحہ ۲۵۴ میں ہے یجوز ان یضحی بالخصی لانہ اطیب لحما من غیر الخصی قال ابوحنیفۃ مازاد فی لحمہ انفع مما ذھب من خصیتہ۔

(۱۳) —— جبکہ قربانی منت کی ہو تو اس صورت میں قربانی کرنے والا اس کا گوشت نہیں کھا سکتا اور اگر میت نے قربانی کی وصیت کی ہے تو اس صورت میں بھی اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کردے۔ بہار شریعت حصہ پانزدہم صفحہ ۱۴۴ میں ہے "قربانی اگر منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیاء کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے"۔

(۱۴) —— پیسے کو اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے قربانی کے چمڑے کو بیچا تو اس پیسے کو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں اس لیے کہ اس پیسے کا صدقہ کرنا واجب ہے اور صدقۂ واجبہ کو بلا حیلۂ شرعی مسجد میں لگانا جائز نہیں کفایہ علی فتح القدیر جلد ہشتم صفحہ ۴۳۷ میں ہے اذا تمولھا بالبیع وجب التصدق کذا فی الایضاح۔

(۱۵) —— جبکہ نابالغ کے مال سے قربانی کرے تو جس قدر ہو سکے نابالغ اس میں سے کھائے اور جو بچ رہے اسے تقسیم نہ کرے بلکہ باقی رہنے والی چیزیں مثلاً کتاب یا کپڑا وغیرہ کے عوض بیچ ڈالے جیسا کہ عنایہ شرح ہدایہ مع فتح القدیر جلد ہشتم صفحہ ۴۲۹ میں ہے الاصح ان یضحی من مالہ

Marfat.com

ای من مال الصغیر ویاکل ای الصغیر من الاضحیۃ التی هی من ماله ما امکنه ویبتاع بما بقی ما ینتفع بعینه کالغربال والمنخل کما فی الجلد وهو اختیار شیخ الاسلام ۔ وهکذا روی ابن سماعۃ عن محمد رحمهم اللہ ۔ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۰۶ پر احکام الصبیان میں ہے واختلفوا فی وجوب صدقۃ الفطر فی ماله والاضحیۃ والمعتمد الوجوب فیؤدیها الولی ۔ یذبحها ولا یتصدق بشیء من لحمها فیطعمه منه ویبتاع بالباقی ما ینتفع بعینه ۔

Marfat.com

کھانے کی پہیلیاں

(۱) —— وہ کون سا مسلمان ہے کہ اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا؟

(۲) —— ایک صحیح العقیدہ عاقل بالغ مسلمان نے حلال جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھکر ذبح کیا مگر اس جانور کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۳) —— وہ کون سا گوشت ہے کہ جو سُنّی صحیح العقیدہ غیر محرم کا تسمیہ کے ساتھ ذبیحہ ہے مگر اس گوشت کا کھانا حرام ہے؟

(۴) —— کس صورت میں بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے اور کس صورت میں مستحب ہے؟

(۵) —— مردار اور سوئر کا گوشت کھانا کس صورت میں فرض ہے کہ اگر نہ کھائے تو گنہ گار ہوگا؟

(۶) —— کس صورت میں یتیم کا مال کھانا جائز ہے؟

(۷) —— کس قسم کا پان کھانا حرام ہے؟

(۸) —— وہ کون سا گدھا ہے کہ جس کا گوشت حلال ہے؟

(۹) —— کس صورت میں تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے؟

(۱۰) —— ایک عادل نے خبر دی کافر کا ذبیحہ ہے اور دوسرے عادل نے بتایا کہ مسلمان کا ذبیحہ ہے تو اس صورت میں گوشت کے متعلق کس کی خبر مانی جائے گی؟

(۱۱) —— بسم اللہ اللہ اکبر کے بغیر جانور ذبح کیا مگر اس کے باوجود اس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے۔ اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جوابات کھانے کی پہیلیاں

(۱) ــــ پاگل جس کی عقل جاتی رہی اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا فتاوی عالمگیری جلد اول مصری صفحہ ۱۸۹ میں ہے ذاھب العقل اذا ذبح لم تؤکل ذبیحتہ کذا فی فتاوی قاضی خان۔

(۲) ــــ جبکہ محرم نے حالت احرام میں کسی شکار کو ذبح کیا تو اس جانور کا گوشت کھانا حرام ہے جیسا کہ قدوری کتاب الحج باب الجنایات صفحہ ۵۷ میں ہے ان ذبح المحرم صیدا فذبیحتہ میتۃ لا یحل اکلھا۔

(۳) ــــ جو گوشت کہ سڑ کر بدبودار ہو گیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ وہ صحیح العقیدہ مسلمان غیر محرم کا تسمیہ کے ساتھ ذبیحہ ہو جیسا کہ بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۰۱ میں ہے "جو گوشت سڑ گیا بدبو آ گیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں ہے"۔

(۴) ــــ شہوت پیدا کرنے کے لیے بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے۔ اور روزہ کی قوت حاصل کرنے کے لیے یا مہمان کا ساتھ دینے کے لئے اتنا زیادہ کھانا مستحب ہے کہ جتنے سے معدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۸ میں ہے الاکل فوق الشبع حرام بقصد الشھوۃ وان قصد بہ التقوی علی الصوم او مؤاکلۃ الضیف فمستحب۔

(۵) ــــ کسی سے کہا گیا کہ اگر تو مرداری یا سور کا گوشت نہیں کھائے گا تو تجھے قتل کر دیا جائے گا اور اسے غالب گمان ہوا کہ میرے ساتھ ایسا کیا

Marfat.com

جائے گا تو اس صورت میں مرداری یا سوئر کا گوشت کھانا فرض ہے اگر نہیں کھایا اور مر ڈالا گیا تو گنہ گار ہوا ـــــ لیکن اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقفی کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو گنہ گار نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت ج ۱۵ ص۱)

(۶) ـــــ جبکہ ولی یا وصی یتیم کا کوئی کام کریں تو اس صورت میں انھیں اپنے کام کی اجرت کی مقدار یتیم کا مال کھانا جائز ہے جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں (یجوز) اکل الولی والوصی من مال الیتیم بقدر اجرۃ عمله (الاشباہ والنظائر ص۷۹)

(۷) ـــــ جس پان پر سیپ کا چونا لگا ہو اس کا کھانا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۱۰۷)

(۸) ـــــ جنگلی گدھا کہ جسے گورخر بھی کہتے ہیں حلال ہے جیسا کہ درمختار مع شامی جلد پنجم صفحہ ۱۹۳ میں ہے لا یحل الحمر الاهلية بخلاف الوحشية فانها ولبنها حلال اھ تلخیصًا۔

(۹) ـــــ جبکہ تیجہ وغیرہ میت کے ترکہ سے کیا جائے اور ورثہ میں کوئی نابالغ ہو تو اس صورت میں تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے۔ حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یوں ہی اگر بعض ورثہ موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے جبکہ غیر موجودین سے اجازت نہ لی ہو۔ اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ

Marfat.com

موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں — (بہار شریعت حصہ چہارم ۱۶۹)

(۱۰) — جبکہ گوشت کے بارے میں اختلاف ہو تو جو شخص کہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہے اس کی خبر نہیں مانی جائے گی بلکہ جو کہے کافر کا ذبیحہ ہے اس کی بات مانی جائے گی اور گوشت کو حرام قرار دیا جائے گا۔ البتہ دوسرے کھانے اور پانی کے بارے میں اگر دو طرح کی خبریں دی جائیں تو کھانے کو حلال اور پانی کو پاک ہی قرار دیا جائے گا جیسا کہ درمختار میں ہے یعمل بخبر الحرمة فی الذبیحة وبخبر الحل فی ماء وطعام۔ اور شامی جلد اوّل صفحہ ۲۳۲ میں ہے اذا اخبرہ عدل بان ھذا اللحم ذبیحة مجوسی اومیتة وعدل اٰخر انه ذبیحة مسلم لایحل لانه لما تهاتر الخبران بقی علی الحرمة الاصلیة لایحل الابالذکاة ولو اخبرا عن ماء وتهاترا بقی علی الطهارة الاصلیة۔

(۱۱) — بھول کر بسم اللہ اللہ اکبر کے بغیر جانور ذبح کر دیا تو اس صورت میں اس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۹ میں ہے ان ترك الذابح التسمیة عمداً فالذبیحة میتة لاتوکل وان ترکها ناسیا اکل۔

Marfat.com

سونے اور جاگنے کی پہیلیاں

(۱) — کس طرح سونا منع ہے ؟
(۲) — کس وقت سونا مکروہ ہے ؟
(۳) — کس چیز پر لوگ عام طور پر سوتے ہیں حالانکہ اس پر سونا منع ہے ؟
(۴) — کس صورت میں پاؤں پر پاؤں رکھکر سونا منع ہے ؟
(۵) — کس صورت میں جاگنا منع ہے ؟
(۶) — سونے والا کتنی باتوں میں جاگنے والے کے حکم میں ہے ؟

Marfat.com

جوابات سونے اور جاگنے کی پہیلیاں

(۱)___ پیٹ کے بل سونا منع ہے جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ ان ھذہ ضجعۃ لا یحبھا اللہ یعنی اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۴) اور ابن ماجہ شریف میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے تو پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا اے جندب (یہ حضرت ابوذر کا نام ہے) انما ھی ضجعۃ اھل النار یعنی یہ جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۵)

(۲)___ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۷۰)

(۳)___ بغیر منڈیر کی چھت پر سونا منع ہے جیسا کہ ابوداؤد شریف میں حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا من بات علی ظھر بیت لیس علیہ حجاب فقد برأت منہ الذمۃ یعنی جو شخص ایسی چھت پر رات میں رہے کہ جس پر روک نہیں ہے تو اس سے ذمہ بری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر رات میں چھت سے گر جائے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۴) اور ترمذی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام

Marfat.com

الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر روک نہ ہو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۴)

④ ــــ جبکہ ایک پاؤں کھڑا ہو اور لنگی وغیرہ پہنے ہو تو اس صورت میں پاؤں پر پاؤں رکھ کر سونا منع ہے کہ اس حالت میں بے ستری کا اندیشہ ہے۔ اور اگر پائجامہ وغیرہ پہنے ہو یا پاؤں کو پھیلا کر ایک کو دوسرے پر رکھے ہوئے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۶۸)

⑤ ــــ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا منع ہے (بہار شریعت حصہ چہارم ص۴۳)

⑥ ــــ سونے والا پچیس باتوں میں جاگنے والے کے حکم میں ہے

① جبکہ روزہ دار سو رہا ہو اور اس کے حلق میں پانی کا قطرہ چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا ــــ ② سونے کی حالت میں عورت سے کوئی ہمبستری کرے تو اس کا روزہ چلا جائے گا ــــ ③ احرام کی حالت میں سو رہا ہو اور کوئی اس کا بال مونڈ دے تو کفارہ واجب ہو گا ــــ ④ احرام کی حالت میں عورت سو رہی ہو اور شوہر اس سے ہمبستری کرے تو عورت پر کفّارہ لازم ہو گا ــــ ⑤ احرام باندھے ہوئے سو رہا تھا کہ اسی حالت میں کسی شکار پر گر گیا جس کے سبب وہ مر گیا تو کفارہ لازم ہو گا ــــ ⑥ احرام کی حالت میں کسی سواری پر سو رہا تھا کہ نویں ذی الحجہ کو سورج ڈھلنے کے بعد اور ۱۰ ذی الحجہ کو اُجالا ہونے سے پہلے اس کی سواری کسی وقت میدان عرفات سے ہو کر گذر گئی تو اس نے حج پا لیا ــــ ⑦ جبکہ شکار پر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر تیر پھینکا

Marfat.com

گیا اور وہ تیر کے زخم کے سبب کسی سونے والے کے پاس گر کر مر گیا تو حرام ہو گا جیسے کہ جاگنے والے کے پاس گر کر مرنے سے حرام ہوتا ہے جبکہ وہ ذبح پر قادر ہوتا ہے — ⑧ سونے والا کسی سامان پر گر جائے جس کے سبب وہ ٹوٹ جائے تو ضمان واجب ہو گا — ⑨ جبکہ باپ دیوار کے کنارے سو رہا ہو اور بیٹا سونے کی حالت میں باپ کے اوپر چھت سے گر کر ہلاک ہو جائے تو بعض فقہاء کے قول پر باپ وراثت سے محروم ہو گا۔ اور یہی صحیح ہے — ⑩ کسی سونے والے کو اٹھا کر دیوار کے نیچے کر دیا اس کے بعد دیوار گری اور وہ مر گیا تو دیوار کے نیچے کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہو گا — ⑪ مرد اپنی عورت کے ساتھ ایسی جگہ پر تنہائی میں ہوا کہ جہاں کوئی اجنبی سو رہا تھا تو خلوت صحیحہ نہیں پائی گئی۔ ⑫ مرد کسی گھر میں سو رہا تھا کہ اس کی بیوی وہاں آئی اور تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی گئی تو خلوت صحیحہ ثابت ہو گئی — ⑬ عورت کسی گھر میں سو رہی تھی کہ اس کا شوہر وہاں آیا اور تھوڑی دیر بعد چلا گیا تو خلوت صحیحہ پائی گئی — ⑭ عورت سو رہی تھی کہ ڈھائی سال سے کم عمر کا بچہ آیا اور اس کی پستان سے دودھ پی لیا تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی — ⑮ نمازی سو گیا اور اسی حالت میں اس نے کلام کیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی — ⑯ نمازی سو گیا اور حالت قیام میں اس نے قرارت کی تو وہ قرارت ایک روایت میں معتبر ہو گی ⑰ تیمم کرنے والی کی سواری ایسے پانی سے گذری کہ جس کا استعمال ممکن تھا اور وہ سویا اس کا تیمم ٹوٹ گیا — ⑱ سونے والے نے آیت سجدہ تلاوت کی جسے کسی شخص نے سن لیا تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو گا جیسے کہ جاگنے

Marfat.com

والے سے سُننے پر واجب ہوتا ہے۔ (۱۹) یہ سونے والا جبکہ بیدار ہوا تو اسے کسی شخص نے بتایا کہ تم نے سونے کی حالت میں آیت سجدہ تلاوت کی ہے تو بعض فقہاء کے نزدیک اس پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے۔ (۲۰) کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے بات نہیں کروں گا۔ پھر قسم کھانے والا اس کے پاس آیا جبکہ وہ سو رہا تھا تو اس نے کہا اٹھ مگر سونے والا اٹھا نہیں تو بعض فقہاء کے قول پر اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی لیکن صحیح یہ ہے کہ ٹوٹ جائے گی۔ (۲۱) عورت کو طلاق رجعی دی پھر عورت جبکہ سو رہی تھی شوہر نے اسے شہوت کے ساتھ چھوا تو رجعت ہو گئی۔ (۲۲) طلاق رجعی دینے والا شوہر سو رہا تھا کہ عورت نے اسے شہوت کے ساتھ بوسہ لے لیا تو حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک مراجعت ہو جائے گی۔ (۲۳) مرد سو رہا تھا کہ اسی حالت میں اجنبی عورت نے مرد کے ذکر کو اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا اور مرد نے بیدار ہونے کے بعد عورت کے اس فعل کو جانا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی۔ (۲۴) عورت نے کسی سونے والے مرد کو شہوت کے ساتھ بوسہ لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ (۲۵) جبکہ نماز میں سو جائے اور احتلام ہو تو غسل واجب ہوگا اور بنا نہیں کر سکتا۔

(الاشباہ والنظائر صہ ۳۱۹ تا صہ ۳۲۱)

Marfat.com

حظر واباحت کی پہیلیاں

(۱) ـــــ کس صورت میں خودکشی کرنا گناہ نہیں؟
(۲) ـــــ کس صورت میں مسکین سائل کو بھی کھانا دینا جائز نہیں؟
(۳) ـــــ کس صورت میں ختنہ کرانا جائز نہیں؟
(۴) ـــــ کس صورت میں رشوت دینا جائز ہے؟
(۵) ـــــ وہ کون سا مُردار جانور ہے جو حلال ہے؟
(۶) ـــــ وہ کون سا مسلمان ہے کہ نہ کسی کا قاتل ہے اور نہ مرتد مگر اس کے قتل کا حکم ہے؟
(۷) ـــــ کس صورت میں مرد کو سونا استعمال کرنا جائز ہے؟
(۸) ـــــ ساڑھے چار ماشہ سے کم انگوٹھی کے علاوہ اور کس صورت میں مرد کو چاندی استعمال کرنا جائز ہے؟
(۹) ـــــ وہ کون سا برتن ہے جو سونا چاندی کا نہیں ہے مگر اس کا استعمال کرنا حرام ہے؟
(۱۰) ـــــ وہ کون سا برتن ہے کہ جس کا استعمال کرنا جائز ہے مگر اس سے وضو بنانا مکروہ ہے؟
(۱۱) ـــــ کس صورت میں بلا اجازت دوسرے کے گھر میں داخل ہونا جائز ہے؟
(۱۲) ـــــ راستہ کی پڑی ہوئی چیز اٹھانا کب جائز ہے اور کب ناجائز؟
(۱۳) ـــــ وہ کون سا قلم ہے کہ اس سے لکھنا جائز نہیں؟

Marfat.com

(۱۴)—— مچھلی وغیرہ کا شکار کس صورت میں حرام ہے ؟

(۱۵)—— ہاتھ دھونے کے بعد کس صورت میں اسے تولیے سے پوچھنا منع ہے؟

(۱۶)—— کن صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے ؟

(۱۷)—— کس صورت میں قبلہ رُخ بیٹھنا منع ہے ؟

(۱۸)—— کن صورتوں میں قبلہ کی طرف پیر کرنا جائز ہے ؟

(۱۹)—— کن لوگوں کو بھیک مانگنا حرام ہے ؟

(۲۰)—— کن لوگوں کو سوال کرنا یعنی بھیک مانگنا جائز ہے ؟

(۲۱)—— وہ کون سا مسلمان ہے کہ اس کو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے ؟

(۲۲)—— کس صورت میں قرآن مجید چھونا حرام ہے ؟

(۲۳)—— کس صورت میں منت کا پوری کرنا ضروری نہیں ؟

(۲۴)—— کس منت کو پوری نہ کرنے کا حکم ہے ؟

(۲۵)—— کس صورت میں خطبہ بیٹھ کر پڑھنے میں حرج نہیں ؟

(۲۶)—— کس صورت میں کالا خضاب لگانا بہتر ہے ؟

(۲۷)—— کن صورتوں میں حضور کا نام مبارک سننے پر ہاتھ چوم کر آنکھوں پر لگانا منع ہے ؟

(۲۸)—— وہ کون سا زوال ہے جس پر نماز پڑھنا بہتر نہیں ؟

Marfat.com

جوابات حظر واباحت کی پہیلیاں

(۱) — ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو اپنے کو تلوار سے قتل کر دے ورنہ میں تجھے نہایت بُرے طریقہ سے قتل کروں گا۔ تو اس شخص کو غالب گمان ہو اکہ اگر میں اپنے کو قتل نہ کروں گا تو یہ شخص جیسی دھمکی دے رہا ہے ویسا ہی کر گزرے گا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا تو اس صورت میں خودکشی گناہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۳۶ میں ہے لو قال لہ لتقتلن نفسک بالسیف اولا قتلنک بالسیاط او ذکر لہ نوعا من القتل هو اشد مما امره ان یفعل بنفسه وسعه ان یقتل نفسه بالسیف۔

(۲) — دوسرے کے مکان پر کھانا کھا رہے ہوں تو اس کے کھانے میں سے مسکین سائل کو دینا جائز نہیں (بہارِ شریعت ج ۴ ص ۹۶) اور درمختار مع شامی جلد چہارم صفحہ ۵۲۲ پر ہے دعا قوما الی طعام و فرقهم علی اخونة لیس لاهل خوان مناولة اهل خوان اخر ولا اعطاء سائل۔

(۳) — بالغ آدمی کو ڈاکٹر یا نائی سے ختنہ کروانا جائز نہیں۔ اس لیے کہ ختنہ سُنّت ہے اور بالغ آدمی کا ڈاکٹر یا نائی کے سامنے شرمگاہ کھولنا حرام ہے۔ اور سُنّت کے لیے حرام کا ارتکاب جائز نہیں۔ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں "جوان آدمی آپ اپنا ختنہ کر سکے تو کرے ورنہ ممکن ہو تو ایسی عورت سے نکاح کرے یا ایسی کنیز شرعی خریدے جو ختنہ کر سکے یہ بھی نہ ہو سکے تو اسے معاف ہے (فتاویٰ افریقہ لاہوری صفحہ ۳۶) اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے تحریر فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ "بالغ شخص مشرف باسلام ہوا۔ اگر وہ خود ہی اپنی مسلمانی کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کرلے ورنہ نہیں۔ ہاں اگر ممکن ہو تو ایسی کوئی عورت جو ختنہ کرنا جانتی ہو اس سے نکاح کرے تو نکاح کر کے اس سے ختنہ کرالے

(بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۱)

(۴) ــــ اپنا حق پانے کے لیے یا اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینا جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں الرشوۃ مایعطی لابطال حق اولاحقاق باطل اما اذا اعطیٰ لیتوصل بہ الیٰ حق اولیدفع بہ عن نفسہ ظلما فلا بأس بہ۔

(مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۱۵۳)

(۵) ــــ دو مردار جانور حلال ہیں۔ ایک مچھلی دوسرے ٹڈی۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان و دمان المیتتان الحوت والجراد والدمان الکبد والطحال۔ یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے دو مردار جانور اور دو خون حلال کیے گئے ہیں مردار جانور تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی، مشکوٰۃ صفحہ ۳۶۱)

(۶) ــــ جو شخص ماہ رمضان میں علانیہ بلا عذر قصداً کھائے اس مسلمان کے قتل کا حکم ہے اگرچہ وہ کسی کا قاتل اور مرتد نہ ہو جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۱۱۰ میں ہے لواکل عمدا شہرۃ بلاعذر یقتل وتمامہ فی شرح الوھبانیۃ۔

Marfat.com

(۷)۔۔۔ بغیر زنجیر سونے کا بٹن مرد کو استعمال کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ ۵۲)

(۸)۔۔۔ جبکہ چاندی کا بٹن بغیر زنجیر ہو تو مرد کو اس کا استعمال بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں "سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگانا جائز ہے جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے (درمختار) یعنی جبکہ بٹن بغیر زنجیر ہوں اور اگر زنجیر والے بٹن ہوں تو ان کا استعمال ناجائز ہے کہ زنجیر زیور کے حکم میں ہے جس کا استعمال مرد کو ناجائز ہے (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۲)

(۹)۔۔۔ جو برتن کہ آدمی یا خنزیر کے اجزاء سے بنایا گیا ہو اس کا استعمال کرنا حرام ہے الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے ای اناء من غیر النقدین یحرم استعمالہ فقل المتخذ من اجزاء الآدمی۔

(۱۰)۔۔۔ جس برتن کو اپنے لیے خاص کر لیا ہو اس کا استعمال جائز ہے مگر اس سے وضو بنانا مکروہ ہے جیسا کہ بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۲ میں ہے کہ اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا مکروہ ہے۔ اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے ای اناء مباح الاستعمال یکرہ الوضوء منہ فقل ماخصہ لنفسہ۔

(۱۱)۔۔۔ جبکہ کسی کا قیمتی سامان دوسرے کے گھر میں گر گیا اور مالک کو خوف ہے کہ اگر وہ گھر والے سے مانگے گا تو وہ چھپالے گا تو اس صورت میں بلا اجازت دوسرے کے گھر میں داخل ہونا جائز ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۸۸ میں ہے جواز دخول بیت غیرہ اذ اسقط متاعہ فیہ وخاف صاحبہ انہ لو طلبہ منہ لاخفاہ۔

Marfat.com

(۱۲) ـــــ مالک کو دینے کی نیّت سے اٹھانا جائز ہے ۔ اور اپنے لئے اٹھانا جائز نہیں ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں قالوا فی باب اللقطۃ ان اخذھا بنیۃ ردھا حل لہ رفعھا وان اخذھا بنیۃ نفسہ کان غاصبا آثما (الاشباہ والنظائر ص۲۸)

(۱۳) ـــــ جس قلم کی نب سونا، چاندی کی ہو اس سے لکھنا جائز نہیں (بہار شریعت ج ۱۶ ص۳۵)

(۱۴) ـــــ جبکہ شکار محض بغرض تفریح ہو بندوق، غلیل کا ہو خواہ مچھلی کا روزانہ ہو خواہ کبھی کبھی تو وہ مطلقاً بالاتفاق حرام[1] ہے ۔ (احکام شریعت حصہ اول ص۱۲)

(۱۵) ـــــ کھانے کے لیے ہاتھ دھوئے تو اسے تولیہ وغیرہ سے پوچھنا منع ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۲۹۶ میں ہے لا یمسح یدہ قبل الطعام بالمندیل لیکون اثر الغسل باقیا وقت الاکل ۔

(۱۶) ـــــ اپنا حق پانے کے لیے یا اپنے اوپر سے ظلم کو دفع کرنے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تحریر فرماتے ہیں "جب آدمی کا حق مارا جاتا ہو اور وہ بغیر کسی ایسے اظہار کے جو بظاہر خلاف واقع ہے حاصل نہ ہو سکتا ہو تو اپنے احیائے حق کے لیے ایسی بات کا بیان شرعاً جائز ہے اگرچہ سامع اسے کذب پر محمول کرے ۔ درمختار میں ہے الکذب مباح لاحیاء حقہ ودفع الظلم عن نفسہ ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۹۲)

اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ "تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے ۔ اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو تو اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے ۔ دوسری

(۱) درمختار مع شامی جلد پنجم ص۲۶۰ میں ہے ھو مباح الا للتلھی ۔ ملخصاً ۔

Marfat.com

صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمھیں اچھا جانتا ہے تمھاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمھیں سلام کہلا بھیجا ہے۔ اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے (بہار شریعت حصہ شانزدہم صفحہ ۱۳۶ بحوالہ عالمگیری) اور سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور بے گناہ کو قتل سے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے۔

(بہار شریعت جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷)

(۱۷) ــــ بعد سلام امام کو قبلہ رُخ بیٹھنا مکروہ و منع ہے (فتاوی رضویہ جلد سوم صفحہ ۶۶) اور پیشاب و پاخانہ کرنے کے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا حرام ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں "مذہب امام اعظم ابوحنیفہ آنست کہ استقبال قبلہ و استدبار آں در بول و غائط حرام ست چہ در صحرا و چہ در خانہا" یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ پیشاب و پاخانہ کرنے میں قبلہ کی جانب مونھ یا پیٹھ کرنا حرام ہے چاہے جنگل میں ہو یا گھروں میں۔ (اشعۃ اللمعات جلد اوّل صفحہ ۱۹۸)

(۱۸) ــــ مُردہ کو نہلانے میں اور قبرستان جبکہ ہمارے ملک میں پورب ہو تو مردہ کو وہاں پہونچانے میں اس کے پیروں کو قبلہ کی طرف کرنا کوئی حرج نہیں۔ اور مریض جبکہ بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔ مگر اس صورت میں پاؤں نہ پھیلائے بلکہ

Marfat.com

گھٹنے کھڑے رکھے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۱۲۸ میں ہے ان تعذر القعود اومأ بالرکوع والسجود مستلقیا علی ظہرہ وجعل رجلیہ الی القبلۃ ۔ اور اسی کتاب میں صفحہ ۱۴۸ پر ہے وکیفیۃ الوضع عند اصحابنا الوضع طولا کما فی حالۃ المرض اذا اراد الصلاۃ بایماء ۔

(۱۹) ـــ جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے بھیک مانگنا حرام ہے جیسے اکثر قوم کے فقیر، جوگی، سادھو وغیرہ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صفحہ ۴۶۶)

(۲۰) ـــ جو لوگ کہ عاجز و ناتواں ہیں کہ نہ مال رکھتے ہیں اور نہ کمانے پر قادر ہیں یا جتنے کی حاجت ہے اتنا کمانے کی قدرت نہیں رکھتے تو ایسے لوگوں کو بقدر حاجت سوال کرنا جائز ہے ۔ اور یہی لوگ ہیں جنھیں جھڑکنا حرام ہے ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۴ صفحہ ۴۶۸)

(۲۱) ـــ جس مسلمان پر غسل فرض ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اسے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے ۔ درمختار مع شامی جلد اوّل صفحہ ۱۱۶ میں ہے یحرم بالحدث الاکبر تلاوۃ قرآن ولو دون اٰیۃ علی المختار بقصدہ فلو قصد الدعاء او الثناء او افتتاح امر او التعلیم ولقن کلمۃ کلمۃ حل فی الاصح ۔

(۲۲) ـــ بے وضو ہونے کی صورت میں قرآن شریف چھونا حرام ہے ۔ حیض و نفاس کی حالت اور غسل فرض ہونے کی صورت میں بھی قرآن شریف چھونا حرام ہے البتہ جزدان میں ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۱۱۶ میں ہے یحرم بالاکبر وبالاصغر مس مصحف الا بغلاف متجاف غیر مشرز ۔ تلخیصًا ۔

(۲۳) ـــ یہ منت مانی کہ اگر بیمار اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا

Marfat.com

کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں اس کا پورا کرنا اس پر ضروری نہیں (بہارِ شریعت حصۂ نہم صفحہ ۳۳) اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۶۸ میں ہے فی القنیۃ نذر التصدق علی الاغنیاء لم یصح مالم ینو ابناء السبیل۔

(۲۴) ـــــ علم تعزیہ بنانے، پیک بننے محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات جو روافض اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت مانی ہو تو پوری نہ کرے (بہارِ شریعت حصۂ نہم صفحہ ۳۵)

(۲۵) ـــــ جبکہ نکاح کا خطبہ ہو تو اسے بیٹھکر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں (فتاوی رضویہ جلد پنجم صفحہ ۵۲)

(۲۶) ـــــ لڑائی میں کافروں کو مرعوب کرنے کے لیے کالا خضاب لگانا بہتر ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد پنجم صفحہ ۲۸۱ میں ہے اما الخضاب بالسواد للغزو لیکون اھیب فی عین العدو فھو محمود بالاتفاق۔

(۲۷) ـــــ خطبے کے وقت میں یا جس وقت کہ قرآن مجید سن رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے ان حالتوں میں نام مبارک سُننے پر ہاتھ چوم کر آنکھوں پر لگانے کی اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد دوم مطبوعہ لائلپور ص ۴۱۷)

(۲۸) ـــــ وضو کے بعد جس رومال سے اعضاء کو پونچھتا ہو اس رومال پر نماز پڑھنا بہتر نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۶۹ میں ہے الاولی ان لایصلی علی منديل الوضوء الذی یمسح بہ۔

Marfat.com

وراثت کی پہیلیاں

(۱) ـــــ وہ کون لوگ ہیں جو کسی کی جائداد کے وارث نہیں ہوتے اور نہ ان کی جائداد کا کوئی دوسرا وارث ہوتا ہے ؟

(۲) ـــــ وہ کون شخص ہے جو کسی کا وارث نہیں ہوتا مگر دوسرے اس کی جائداد کے وارث ہوتے ہیں ؟

(۳) ـــــ مرنے کے بعد مردہ دنیا کی کس چیز کا مالک ہوتا ہے ؟

(۴) ـــــ کس صورت میں لڑکا باپ کی جائداد کا وارث نہ ہوگا ؟

(۵) ـــــ مرا ہوا بچہ پیدا ہوا پھر بھی وہ اپنے باپ وغیرہ کا وارث ہوا اس کی صورت کیا ہے ؟

(۶) ـــــ اسلام میں سب سے پہلے کس کی میراث تقسیم کی گئی ؟

(۷) ـــــ وہ کون شخص ہے کہ جس کے لیے مال کی وصیت کرنا جائز نہیں ؟

Marfat.com

جوابات وراثت کی پہیلیاں

(۱) ـــــ وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں جو کسی کی جائداد کے وارث نہیں ہوتے اور نہ ان کی جائداد کا کوئی دوسرا وارث ہوتا ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں الانبیاء علیہم السلام لا یرثون ولا یورثون (الاشباہ والنظائر ۲۵۸)

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔ یعنی ہم گروہ انبیاء کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہے (بخاری مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۰)

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضور کے وصال فرما جانے کے بعد ازواج مطہرات نے چاہا کہ حضرت عثمان غنی کے ذریعہ حضور کے مال سے اپنا حصہ تقسیم کروائیں۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔ یعنی کیا حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ کسی کو اپنے مال کا وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔ (مسلم شریف ج ۲ صفحہ ۹۱)

اور بخاری و مسلم میں حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجمع صحابہ میں جن میں حضرت عباس۔ حضرت عثمان

Marfat.com

حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سب کو قسم دے کر فرمایا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے تو سب نے اقرار کیا کہ ہاں حضور نے ایسا فرمایا ہے۔

حدیث شریف کے اصل الفاظ یہ ہیں انشدکم باللہ الذی باذنہ تقوم السماء والارض ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لانورث ماترکناہ صدقۃ قالوا قد قال ذلک واقبل عمر علی علیّ وعباس فقال انشدکما باللہ ھل تعلمان ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد قال ذلک قال نعم۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا بیشک حضور نے ایسا فرمایا ہے۔ پھر وہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو خدائے تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے؟ توان لوگوں نے بھی کہا کہ ہاں حضور نے ایسا فرمایا ہے۔ (اللفظ للبخاری جلد دوم صفحہ ۵۷۵، مسلم جلد دوم صفحہ ۹۰)

ان احادیث کریمہ کے صحیح ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ

Marfat.com

خیبر اور فدک وغیرہ ان کے قبضہ میں ہوا اور پھر ان کے بعد خلفائے کرام وغیرہ کے اختیار میں رہا۔ مگر ان میں سے کسی نے ازواج مطہرات، حضرت عباس، اور ان کی اولاد کو باغ فدک وغیرہ سے حصہ نہ دیا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ نبی کے ترکہ میں وراثت جاری نہیں ہوتی ——— اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باغ فدک نہیں دیا نہ کہ بغض و عداوت کے سبب جیسا کہ رافضیوں کا الزام ہے۔

انتباہ: آیت کریمہ وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ یا اس کے علاوہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں جہاں بھی انبیائے کرام کی وراثت کا ذکر ہے اس سے علم شریعت و نبوت ہی مراد ہے نہ کہ درہم و دینار۔

(۲) ——— مرتد کسی کا وارث نہیں ہوتا مگر مسلمان ورثہ اس کی جائداد کے وارث ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں المرتد لا یرث و ترثہ ورثتہ المسلمون (الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۷)

(۳) ——— جبکہ مرنے سے پہلے شکار کے لیے کہیں جال پھیلایا اور مرنے کے بعد اس میں شکار پھنسا۔ تو اس صورت میں مرنے کے بعد مردہ اس شکار کا مالک بنتا ہے اور اس میں وراثت جاری ہوتی ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۷ میں ہے المیت لا یملک بعد الموت الا اذا نصب شبکۃ للصید ثم مات فتعقل الصید فیہا بعد الموت فانہ یملکہ و یورث عنہ۔

(۴) ——— جبکہ لڑکے نے اپنے باپ کو ناحق قتل کیا تو اس صورت میں اس کی جائداد کا وارث نہ ہوگا۔ اسی طرح کوئی بھی قاتل اپنے مقتول کا وارث نہ ہوگا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم مصری صفحہ ۲۲۴ میں ہے القاتل بغیر حق لا یرث من المقتول شیئًا عندنا سواء قتلہ عمدًا او خطأً

Marfat.com

وكذلك كل قاتل هو فى معنى الخاطى كالنائم اذا انقلب على مورثه وكذلك ان سقط مع سطح على مورثه فقتله او اوطأ بدابة مورثه وهو راكبها كذا فى المبسوط

(۵) —— بچہ جب پیٹ میں تھا اس کے باپ وغیرہ فوت ہو گئے۔ پھر کسی نے پیٹ میں اس کو مار ڈالا۔ تو اس صورت میں مرا ہوا بچہ پیدا ہوا پھر بھی وہ اپنے باپ وغیرہ کا وارث ہوا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد ششم مصری صفحہ ۴۳۳ میں ہے اذا ضرب انسان بطنها فالقت جنينا ميتا فهو ا لجنين من جملة الورثة۔

(۶) —— اسلام میں سب سے پہلے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میراث تقسیم کی گئی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے ما اول ميراث قسم فى الاسلام؟ فقل ميراث سعد بن الربيع۔

(۷) —— کسی وارث کے لیے مال کی وصیت کرنا جائز نہیں بشرطیکہ اس کے علاوہ اور بھی کوئی وارث ہو رد المحتار جلد پنجم صفحہ ۴۱۵ میں ہے روى فى السنن مسند الى ابى امامة رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول ان الله اعطى كل ذى حق حقه فلا وصية لوارث واخرجه الترمذى وابن ماجة وقال الترمذى حسن وهذا الحديث مشهور تلقته الامة بالقبول۔

Marfat.com

متفرق مسائل کی پہیلیاں

(۱) ـــــ وہ کون سا مستحب ہے جو فرض سے افضل ہے ؟

(۲) ـــــ وہ کون سی سُنّت ہے جو فرض سے افضل ہے ؟

(۳) ـــــ وہ کون سی سُنّت ہے جو واجب سے افضل ہے ؟

(۴) ـــــ وہ کون سا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے ؟

(۵) ـــــ وہ کون سی چوری ہے کہ لاکھوں روپئے کا مال چرالے مگر شریعت ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دے گی ؟

(۶) ـــــ کس صورت میں دوسرے کی زمین کو زبردستی لینے کا حکم ہے ؟

(۷) ـــــ لڑکے کو احتلام نہیں ہوا اور نہ وہ پندرہ سال کا ہے مگر بالغ ہے۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

(۸) ـــــ لڑکی کو احتلام نہ ہوا اور نہ اسے حیض آیا اور نہ وہ پندرہ سال کی ہے مگر بالغہ ہے اس کی صورت کیا ہے ؟

(۹) ـــــ وہ کون لوگ ہیں کہ جن کو کبھی احتلام نہیں ہوا ؟

(۱۰) ـــــ ایک شخص نے اپنی حلال کمائی سے خالصاً لوجہ اللہ مسجد و مدرسہ بنایا ان پر دوکانیں وقف کیں اور اپنے ماں باپ کے مرنے پر غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا، کپڑا پہنایا، اور ہر سال محرم، ربیع الاوّل اور ربیع الآخر میں کئی کئی دیگیں پلاؤ و بریانی پکا کر لوگوں کو کھلاتا اور بانٹتا ہے مگر ان کاموں پر ثواب ملنے کی امید نہیں۔ اس کی صورت کیا ہے ؟

Marfat.com

(۱۱) — گناہوں سے باز رہنے پر کس صورت میں ثواب پائے گا اور کب نہیں پائے گا؟

(۱۲) — کس صورت میں قرآن شریف پڑھنے والا گنہ گار ہوگا؟

(۱۳) — حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک جتنی عبادتیں ہمارے لیے مشروع ہوئی ہیں ان میں سے کون سی عبادت جنت میں رہے گی؟

(۱۴) — کس صورت میں داڑھی منڈانا مستحب ہے؟

(۱۵) — وہ کونسی کتاب ہے کہ پڑھنے سے افضل اس کا سننا ہے؟

(۱۶) — کس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب ہے؟

(۱۷) — کس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب نہیں؟

(۱۸) — کتنے جانور جنت میں جائیں گے؟

(۱۹) — امانت دار امانت کے ہلاک ہونے پر کس صورت میں ذمہ دار ہوتا ہے؟

(۲۰) — مسلمان خمر وخنزیر کا مالک ہو۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۱) — وہ کون سا وکیل ہے جو مؤکل کی اجازت کے بغیر دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے؟

(۲۲) — وہ کون شخص ہے جو اپنے معاملہ کا دوسرے کو وکیل نہیں بنا سکتا ہے؟

(۲۳) — وکیل کو ہر چیز کا اختیار دینے کے باوجود اسے کس چیز کا اختیار نہیں ہوتا؟

(۲۴) — باپ کا مال چرانے سے بیٹے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

(۲۵) — وہ کون سا مرتد ہے جو قتل نہیں کیا جائے گا؟

(۲۶) — کس چیز کو عاریت پر لینے والا کس صورت میں واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے؟

(۲۷) — کس صورت میں ایک چیز ضائع کرنے پر دو چیز دینی پڑے گی؟

(۲۸) — دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر ذبح کر دیا مگر معاوضہ نہیں دینا پڑے گا۔ اس کی صورت کیا ہے؟

Marfat.com

جوابات متفرق مسائل کی پہیلیاں

(۱) ـــــ نماز کا وقت ہونے سے پہلے وضو بنانا ایسا مستحب ہے جو وقت ہونے کے بعد فرض وضو سے افضل ہے جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۵۷ میں ہے الوضوء قبل الوقت مندوب افضل من الوضوء بعد الوقت وھو الفرض۔

(۲) ـــــ مسافر کا ماہ رمضان میں روزہ رکھنا ایسی سُنت ہے جو مقیم کے فرض روزے سے افضل ہے ـــــ اسی طرح جمعہ کی نماز کے لیے اذان سے پہلے جانا ایسی سُنّت ہے جو اذان کے بعد جانے کے فرض سے افضل ہے جیسا کہ شامی جلد اوّل صفحہ ۸۵ میں ہے صوم المسافر فی رمضان فانہ اشق من صوم المقیم فھو افضل مع انہ سنۃ وکالتبکیر الی صلاۃ الجمعۃ فانہ افضل من الذھاب بعد النداء مع انہ سنۃ والثانی فرض۔

(۳) ـــــ ابتدا بسلام ایسی سُنّت ہے جو واجب یعنی سلام کے جواب سے افضل ہے جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں الابتداء بالسلام سنۃ افضل من ردہ الجواب (الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۵۷)

(۴) ـــــ جتنی رقم واجب ہو اس سے زیادہ دینا ایسا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے ـــــ اسی طرح ایک قربانی واجب ہو تو اس سے زیادہ کرنا ایسا مستحب ہے جو واجب سے افضل ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۸۵ میں ہے من وجب علیہ درھم فدفع درھمین (ای افضل)

Marfat.com

او وجب علیه اضحیۃ فضحی بشاتین (ای افضل)۔

⑤ —— مسجد کا مال اگرچہ لاکھوں روپے کا چرالے شریعت ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دے گی جیسا کہ ملفوظات اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصہ دوم مطبوعہ لاہور صفحہ ۸۹ میں ہے کہ "مسجد کی کوئی شئی لاکھ روپئے کی چرالے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ کا حکم ہے۔

⑥ —— جبکہ نمازیوں سے مسجد تنگ ہو گئی اور مسجد کے پہلو میں کسی کی زمین ہو تو اسے واجبی قیمت دے کر زمین کو زبردستی لینے کا حکم ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد دوم مصری صفحہ ۳۵۶ میں ہے لو ضاق المسجد علی الناس وبجنبہ ارض لرجل توخذ ارضہ بالقیمۃ کرھًا کذا فی فتاوی قاضیخان —— اور درمختار مع شامی جلد سوم صفحہ ۳۱۴ میں ہے توخذ ارض ودار وحانوت بجنب مسجد ضاق علی الناس بالقیمۃ کرھًا درر وعمادیہ۔

⑦ —— لڑکے کو احتلام نہیں ہوا اور نہ وہ پندرہ سال کا ہے مگر اس کی ہمبستری سے عورت حاملہ ہو گئی تو اس صورت میں وہ بالغ ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۵۴ میں ہے بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال او الانزال۔

⑧ —— لڑکی کو نہ احتلام ہوا نہ اسے حیض آیا اور نہ وہ پندرہ سال کی ہے مگر اسے حمل قرار پا گیا تو اس صورت میں وہ بالغہ ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۵۴ میں ہے بلوغ الجاریۃ بالاحتلام والحیض والحبل کذا فی المختار۔

⑨ —— انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو کبھی احتلام نہیں ہوتا وہ

Marfat.com

اس سے پاک و منزہ ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ما احتلم نبی قط وانما الاحتلام من الشیطان یعنی کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا اور احتلام شیطان ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۱۷۰)

(۱۰) ــــــ شخص مذکور مالک نصاب ہونے کے باوجود زکاۃ نہیں دیتا اس لیے ان کاموں پر ثواب ملنے کی اُمید نہیں۔ اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں "اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے، سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے"، یہ شیطان کا بڑا دھوکا ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے کہ نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکا کی ٹٹی ہے تو اس کے قبول کی اُمید مفقود اور زکاۃ کے ترک کا عذاب گردن پر موجود لاجرم حدیث شریف میں ہے لما حضر ابا بکر الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم ان لہ عملا بالنھار لا یقبلہ باللیل وعملاً باللیل لا یقبلہ النھار واعلم انہ لا یقبل نافلۃ حتی تؤدی الفریضۃ یعنی جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔ اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انہیں دن میں کرو تو قبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔ رواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی الجامع الکبیر۔

Marfat.com

حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں۔ جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ فرماتے ہیں اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لیے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن قریب آئے حمل ساقط ہوگیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔ یعنی جب پورے دنوں پر حمل ساقط ہوا تو محنت پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے اُمید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ اُمید ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے — ایسے ہی اس نفلی خیرات کرنے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

اسی کتاب مبارک میں حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین یعنی فرض چھوڑ کر سُنت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور ذلیل کیا جائے گا۔

بالجملہ اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی، مسجد و مدرسہ بنایا اور دوکانیں وقف کیں یہ سب امور صحیح و لازم تو ہوگئے کہ اب نہ دی ہوئی خیرات فقیر سے واپس کر سکتا ہے نہ کئے وقف کو پھیر لینے کا اختیار

Marfat.com

رکھتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازم وحتمی ہو جاتا ہے جس کے ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔

مگر بایں ہمہ جب تک زکاۃ پوری پوری نہ ادا کر دے ان افعال پر اُمید ثواب وقبول نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لیے نماز پڑھے نماز صحیح تو ہوگئی فرض اتر گیا پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا بلکہ اُلٹا گنہ گار ہوگا۔ یہی حال اس شخص کا ہے۔ انتہی کلام الامام ملخصًا

(فتاوی رضویہ جلد چہارم صفحہ ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸)

(۱۱)____ جبکہ نفس کسی گناہ پر ابھارے اور بندہ اُس کے کرنے پر قادر ہو مگر خدائے تعالیٰ کے خوف کے سبب گناہ سے باز رہے تو اس صورت میں ثواب پائے گا اور اگر گناہ کرنے پر قادر نہ ہو یا لوگوں کے خوف کے سبب گناہوں سے باز رہے تو ان صورتوں میں ثواب نہیں پائے گا الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۶ میں ہے ان تدعوہ النفس الیہ قادرا علی فعلہ فیکف نفسہ عنہ خوفا من ربہ فھو مثاب والا فلا ثواب علی ترکہ فلا یثاب علی ترک الزنا وھو یصلی ولا یثاب العنین علی ترک الزنا ولا الاعمیٰ علی ترک النظر المحرم۔

(۱۲)____ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں۔ لوگ نہ سنیں گے تو پڑھنے والا گنہ گار ہوگا۔ اگرچہ کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۰۲ بحوالہ غنیہ)

(۱۳)____ جتنی عبادتیں اب تک ہمارے لیے مشروع ہوئی ہیں ان میں

Marfat.com

سے دو عبادتیں ایمان اور نکاح جنت میں بھی رہیں گی جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۷۷ میں ہے لیس لنا عبادۃ شرعت من عند آدم الی الآن ثم تستمر فی الجنۃ الا الایمان والنکاح۔

(۱۴) ــــ جبکہ عورت کو داڑھی نکلے تو اسے منڈانا مستحب ہے (اعفار اللحی بحوالہ ردالمحتار) اور الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۲۲ میں ہے یسن حلق لحیتہا

(۱۵) ــــ دہ کتاب قرآن مجید ہے پڑھنے سے اس کا سننا افضل ہے اس لئے کہ خارج نماز قرآن مجید پڑھنا فرض نہیں مگر سننا فرض ہے اور فرض غیر فرض سے افضل ہوتا ہے۔ سورۂ اعراف میں ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون (پ ۹ ع ۱۴) اور حضرت علامہ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں استماع القرآن افضل من تلاوتہ وکذا من الاشتغال بالتطوع لانہ یقع فرضا والفرض افضل من النفل (غنیہ صفحہ ۴۶۵)

(۱۶) ــــ اگر غالب گمان ہو کہ نصیحت قبول کریں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس صورت میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۳۰۹ میں ہے ان الامر بالمعروف علی وجوہ ان کان یعلم باکبر رایہ انہ لو امر بالمعروف یقبلون ذلک منہ ویمتنعون عن المنکر فالامر واجب علیہ۔

(۱۷) ــــ جبکہ غالب گمان ہو کہ نصیحت کرنے پر لوگ برا بھلا کہیں گے یا مار پیٹ کریں گے یا جانتا ہے کہ برا بھلا تو نہ کہیں گے مگر نصیحت قبول نہ کریں گے تو ان صورتوں میں اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ ۳۰۹)

Marfat.com

(۱۸)— پانچ جانور جنت میں جائیں گے (۱) اصحاب کہف کا کتا (۲) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مینڈھا (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی (۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا (۵) سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا براق جیسا کہ الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۸۲ پر مستطرف سے ہے لیس من الحیوان من یدخل الجنۃ الاخمسۃ کلب اصحاب الکھف، وکبش اسمٰعیل و ناقۃ صالح وحمار عزیر و براق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۹)— مالک کے مانگنے پر اگر امانت دار نے قدرت کے باوجود امانت کے مال کو واپس نہ کیا یا امانت دار نے اپنے مال کے ساتھ امانت کے مال کو اس طرح ملا لیا کہ ان کے درمیان کوئی تمیز نہیں رہ گئی تو ان صورتوں میں امانت دار امانت کے ہلاک ہونے پر ذمہ دار ہوگا جیسا کہ ہدایہ جلد سوم صفحہ ۲۵۷ میں ہے ان طلبہا صاحبہا فمنعہا، وھو یقدر علی تسلیمہا ضمنہا۔ وان خلطہا المودع بمالہ حتی لا یتمیز ضمنہا۔

(۲۰)— کوئی کافر جس کی ملکیت میں خمر و خنزیر تھے وہ مسلمان ہوگیا پھر خمر کو سرکہ بنانے یا پھینکنے سے پہلے اور خنزیر کو چھوڑ کر بھگانے سے پہلے وہ مرگیا اور اس کا وارث مسلمان تھا تو اس صورت میں مسلمان خمر و خنزیر کا مالک ہو جائے گا جیسا کہ کفایہ مع فتح القدیر جلد ششم ص۵ میں ہے اسلم النصرانی ولہ خنازیر و خمور، ومات قبل تسـ[illegible]یر و تخلیل الخمر و لہ وارث مسلم یملکھا۔

(۲۱)— [illegible]وۃ کے ادا کرنے کے وکیل کو جائز ہے کہ وہ بلا اجازت مؤکل دوسرے کو وکیل بنا دے جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم صفحہ ۱۲ میں ہے للوکیل بدفع الزکاۃ ان یؤکل غیرہ بلا اذن بحر عن الخانیۃ۔

Marfat.com

(۲۲) ــــ پاگل اور ناسمجھ بچہ اپنے کسی معاملے کا دوسرے کو وکیل نہیں بنا سکتا اور سمجھ والا بچہ بھی اپنے اس معاملے کا کسی کو وکیل نہیں بنا سکتا کہ جس کو وہ خود نہیں کر سکتا جیسے بیوی کو طلاق دینا، ہبہ کرنا، اور صدقہ دینا وغیرہ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد سوم صفحہ ۲۴۳ میں ہے لا یصح التوکیل من المجنون وَالصبی الذی لا یعقل اصلاً وکذا من الصّبی العاقل بمالا یملکه بنفسه کالطلاق والعتاق والهبة والصدقة. و نحوها من التصرفات الضارة المحضة۔

(۲۳) ــــ وکیل کو ہر چیز کا اختیار دینے کے باوجود اسے مؤکل کی بیوی کو طلاق دینے، اس کے غلام کو آزاد کرنے اور اس کی جائداد کو وقف کرنے کا اختیار نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں الوکیل اذا کانت وکالته عامة مطلقة ملك کل شئ الا طلاق الزوجة وعتق العبد ووقف البیت۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۵۱)

(۲۴) ــــ جبکہ رضاعی باپ کا مال چرائے تو اس صورت میں بیٹے کا ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ الاشباہ وَالنظائر صفحہ ۳۹۸ میں ہے ای رجل سرق من مال ابیه وقطع؟ فقل ان کان من الرضاعة۔

(۲۵) ــــ جو کسی کی اتباع میں مسلمان قرار دیا گیا ہو وہ اگر مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ حضرت علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ای مرتد لا یقتل؟ فقل من کان اسلامه تبعًا۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۳۹۸)

(۲۶) ــــ جبکہ عاریت پر دینے والا اپنی چیز کو ایسے وقت میں طلب کرے

Marfat.com

کہ عاریت پر لینے والے کا نقصان ظاہر ہو تو ایسے وقت میں وہ واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے مثلاً کشتی کو عاریت پر دینے والا بیچ سمندر میں اپنی کشتی طلب کرے تو لینے والا واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۱ میں ہے ای مستعیر ملک المنع بعد الطلب ؟ فقل اذا طلب السفینۃ فی لجۃ البحر۔

(۲۷) ـــ جبکہ ایک پاؤں کا موزہ ضائع کرے تو اس صورت میں دونوں پاؤں کا موزہ دینا پڑے گا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۱ میں ہے ای رجل استھلک شیئاً فلزمہ شیئان ؟ فقل اذا استھلک احد زوجی خف۔

(۲۸) ـــ جبکہ قربانی کے جانور کو اس کے ایام میں ذبح کر دیا۔ یا قصاب نے جس جانور کو ذبح کے لیے باندھا اس کو ذبح کر دیا۔ تو ان صورتوں میں اجازت کے بغیر ذبح کر دینے سے معاوضہ نہیں دینا پڑے گا۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۴۰۲ میں ہے ای رجل ذبح شاۃ غیر متعد یا ولم یضمن؟ فقل شاۃ الاضحیۃ فی ایامھا او قصاب شدھا للذبح۔

Marfat.com

عالم فقری ایم اے اسلامیات کی

تصانیف

اسلام کے نظامِ عبادت پر کتب کا عام فہم مکمل سیٹ

احکامِ طہارت

آداب رفع حاجت۔ استنجا۔ غسل۔ وضو۔ تیمم۔ حیض و نفاس کے مسائل کا مکمل مجموعہ۔ یہ وہ مسائل ہیں جن کا ہر فرد کے لیے جاننا ضروری ہے قیمت ۔/۸ روپے

احکامِ نماز

نماز کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں عام فہم زبان میں مسائلِ نماز پر مکمل کتاب۔

احکامِ روزہ

رمضان المبارک کے مسائل اور فضائل پر مقبولِ عام کتاب۔ ہر خاص و عام اور واعظین کے لیے نادر تحفہ۔ قیمت ۔/۲۴ روپے

احکامِ زکوٰۃ

زکوٰۃ و عشر کی فرضیت، فضائل ، مسائل نصابِ زکوٰۃ، مصارف و فوائد پر دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق منہ بولتا زندہ شاہکار۔

احکامِ حج

حج و عمرہ کرنے کے لیے مکمل مسائل اور فضائل کا مجموعہ۔ حج کرنے کا مکمل طریقہ۔ دعائیں۔ زیارتِ مدینہ کے محبت بھرے آداب۔

اذکارِ قرآنی

قرآنی دعاؤں اور وظائف کے فوائد اور خواص کا انمول تحفہ۔

قیمت ۔/۱۵ روپے

ناشر: شبیر برادرز پبلشرز ◉ اردو بازار، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com